

از صدقات بی بی لوی و بی بی علی

بن ناصر علی بن فضل اندرونی جاموی

خالد بن عبد الرحمن



علی اعدا بن مریم در
امر علی اعدا

طبع سنه ۱۲۸۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم

گواہی نہیں جن کا شریک نہ تھا	حمد کی لائق بھی ای وحید
جس نبی سچا کو بنا یا بشیر	حمد کی لائق ہی ہے رب قدیر
مدح محمد کر ہی جب تک ہی	ناخبر آمد احمد سے
جانِ جانِ مخزنِ لطفِ کرم	تو نہ محمد وہ شفیع الامم
فخر زمان سرور پیغمبران	احمد مرسل شرف انس جان
مہر نبوت تھی عیان پشت ہی	مہ کو دو پارہ کیا انگشت ہی

اب جانا چاہی کہ راقم اس کتاب کی کجی علی بن ناصر علی بن فضل اللہ فاروقی
 جاجموی کتابھی کہ لکھی کتاب صولۃ الضیغ علی اعداؤ ابن مریم مذہب بشاری کی
 بدین جمع کی تھی لیکن جو اس کا حجم بہت تھا اس واسطے کہ یہ مختصر ترتیب یا جسکو اس

کسی طرح کا شبہ ہی وہ اصل کثرت رجوع کری مخلص رضاری کہتی ہیں کہ تورتیت و نخل ہی
 قرآن کی مانند تحریف سی ہر اہل کتب ہونیں نخلین چاہیں اور چاروں نام مختلف ہیں
 اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ضرورتاً تحریف اور تبدیل واقع ہوئی ہی اور تورتیت کی نسخی
 ہی مختلف ہیں اور بالفضل اسکی چار نسخی موجود و مشہور ہیں ایک قرآنیوں کی ہیں
 ایک بانیوں کی ہیں ایک نصرانیوں کی ہیں ایک سامریوں کی ہیں سو یہ ساریہ نسخہ
 اون تینوں سے زیادہ ہی اور قرآن تمام مسلمانوں کی ہیں ایک ہی ہی علاوہ اسکی
 ان نخلیوں اور تورتیوں کی ترتیب کتب تواریخ کی موافق ہی اونین حضرت عیسیٰ
 موسیٰ علیہ السلام کا حال بیان ہی کہ وہ خلائی جاکئی اور فلائی سی لیا کیا اور ایسا کہا اور
 احوال کی ضمن میں ونکی اقوال بھی بجا ہیں یہ نہیں معلوم ہوتا کہ ان کتابوں کا منشی و
 صنایع خدا ہی ہماری کتابوں میں جو طرز و وضعہ الاحباب غیرہ کی ہی ہی طرز انکی ہی علاوہ
 اسکی کتاب پیدا پیش کی ۳۴ باب میں ہی کہ یعقوب کی بیٹی سی شخانی زنا کیا
 اور ۱۹ میں ہی کہ لوط پیغمبر کی بیٹیاں لوط سی ہم بستہ ہوئیں اور کتاب الحساب کی
 ۴۲ میں ہی کہ میں باپ دادی کی کنا ہونکو اونکی اور کوشی مطالبہ کرتا ہوں حالانکہ یہ
 عدل کی خلاف ہی اور مناقض اسکی کتاب استثنائ کی ۲۴ میں ہی کہ اولاد کی بیٹی
 باپ دادی ہاری بنجائیں نہ باپ دادی کی بدلی اولاد قتل کی بجائی ہر ایک اپنی کناہ کی
 مارا جاویگا اور اسی قول کی طرف قرآن میں اشارہ ہی کہ اَقْرَبُ رِجَالٍ اِمَانٍ اَتَى حَقِّ
 مَوْسٰی اَبْرٰهِيْمَ الَّذِي وَفٰى اَنْ لَا يَزِيْرَ وَاَزٰىرُكَ وَاَنْ لَا يَخْرٰى اَوْرَ صِحْفَةِ حَزْقِيَالِ
 ۸۱ میں ہی کہ نہ بیٹا باپ کی عوض گرفتار ہوگا نہ باپ بیٹی کی عوض اور پیدا پیش کی
 ۴۱ میں ہی کہ خدائی فرمایا میں آدمیکو بنائی سی پھٹاتا ہوں حالانکہ وہ ان مذہب کا دخل

نہیں اسے تو لازم آتا ہی کہ حقیقتاً بی خرید ہو کہ مال کار کو اندیشہ نہیں کرتا صاحبو
 وہ کلمہ ہی جسے نصاریٰ بھی حجاز کرتی ہیں چنانچہ دلائل و عینیں کبھی کبھی اگر ہم غافل
 ہوں کہ خدائی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف کی بہترین تورات میں نازل کی ہے نیز
 بعد از ان اٹھالین تو لازم آوی کہ خدا اپنی فعل سے پختا یا نعوذ بہ منہ سخطہ
 پس علوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کا نام ہونا نصاریٰ کی نزدیک ہی غیر ممکن ہی لیکن
 یہ اعتراض نصاریٰ کا بھی ہے کیونکہ مسلمان یہ نہیں کہتی کہ خدائی وہ آئین اٹھالین بلکہ
 یہ کہتی ہیں کہ یہود و نصاریٰ فی نکال اٹھالین اگر کوئی کہی کہ خدائی کیوں نکالنی دین کیا
 وہ مفند و نکی ہلاک کرنی پر قادر نہ آگاہن ہم ہیشک قادر تھا لیکن باتفاق جزا
 اعمال کی قیامت پر موقوف ہی اور جب نصاریٰ کوئی نزدیک خدا کی ندمت کا قائل
 ہونا کفر و کناہ ہوا تو ان کو ضرور پڑا کہ تورات کی اس فعل مذکور کو محرف کہیں اب
 انجیل کا حال ستوڑھے فی ۷۷ باہین کبھی کہ ارمیا فی خبر دی اتنی کو کو
 فی اوسکی قیمت میں تیس مہ لپی اور کہا کی کہیت کی قیمت میں بی سو سہا کا
 نام و نشان صحیفہ ارمیا میں نہیں اصل میں ترجمہ بنین اور پادری اسکی جواب میں
 کہتی ہیں کہ کاتب کی خطا ہی سو محض جہالت ہی ہو سکتی کہ عقل سے بعید ہی کہ لاکھ
 آدمی اٹھارہ سو گتیس برس تک کاتب کی غلطی پر اتفاق کرنی چلی آوین باوجودیکہ توحی
 گناہوں کی تصحیح میں اتن غرق رہتی ہوں اور انجیل مشی جماعی انجیل ہی اور سب انجیلوں
 عمدہ ہی جب اوسکا یہ حال ہوا تو اور و کا کیا اعتبار ہی اسے طرح کا ہونے کی غلطی ہی
 ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام بھی انجیل و تورات سے نکل گیا ہو کا اور انجیل
 یوحنا کی میں ہی عیسیٰ پانی کو مچھریسی شراب بنا دیا اور باقی تینوں انجیلوں میں نزدیک

نہیں پس اگر یوحنا پہنچا ہی تو اون تینوں کی کسوٹی ترک کیا اسی وقتوں میں اٹھتا ہے
 عجب کیا کہ ان لوگوں کی فرمائش اور بعضی اخبار آئندہ چہ چڑدی ہوں دیکھو تیرا
 تین ایسا امر نہیں کہ بعضی سوری بعضی احوال بعضی مصحفون نہیں ہوں اور بعضی نہیں
 اور یوحنا کی ۱۳ مین ہی کہ مسیح نے اپنی شنا کرد وئی یا نو دہوئی اور اپنی لنگی سی یوحنا کی
 تینوں نہیں اور تسی کی امین ہی کہ یوسف جو میرلم کا شوہر تھا یعقوب کا بیٹا تھا
 اور یعقوب بن کا اور مشن ایلینا زکرا اور کوفتا کی ۳ مین ہی کہ مسیح بیٹا یوسف کا
 ہا وہ بیٹا ہل کا وہ بیٹا سٹا کا وہ بیٹا لوئی کا اور تسی کی ۱۶ مین ہی کہ مسیح نے فرمایا
 کہ او میں ہی جو بیان کتری ہیں بعضی ہیں جو موت کا فرہ جب تک ابن آدم کو اپنی
 بادشاہت میں آیا نہ دیکھ لیں چکھیں لیکن وہ سب کی سب گئی اور آگ مارہ سو
 برس گذری حضرت عیسیٰ اپنی سلطنت بادشاہی میں نہ آئی اور مرقس و لوقا نے
 لکھا ہی کہ عیسیٰ بعد میں کی کیا رہو نکو دکھائی دیا اور فرنتیہ میں ہی کہ بارہونکو
 دکھائی دیا اور مرقس نے لکھا ہی کہ سولی دینی کی وقت لو کہ عیسیٰ کی پاس شراب
 لی گئی تاکہ وہ پی لیکن و سنی ملی اور تینوں نے لکھا ہی کہ سرکالی گئی اور یوحنا کی
 میں ہی کہ عیسیٰ نے اپنی پاس آتی دیکھا اور کہا دیکھو خدا کا برہ جو چہان کی
 گناہ اوٹھاتا ہی یہ ہی وہ سب کی حق میں مینی کہا کہ ایک دمیرتی بھی تہا ہی اور وہ جس
 بہتری اور سچی کی گواہی کی کہ مینی روح کو جیسی کہ تیرا آسمان سے آتی دیکھا اور
 او سپر تھی اور میں اوسی بنانا تھا چر سنی مجھی ہیجا کہ پانی سی صطبایع دون اوسی
 مجھی کہا جس نے تو دیکھی کہ روح اتری اور تھی وہ ہی وہ جو روح قدس سی صطبایع
 دیتا ہی سو مینی دیکھا اور گواہی ہی کہ یہ خدا کا بیٹا ہی اور تسی کی ۳ مین ہی کہ عیسیٰ

اردن کی کناری پٹی کی پاس آتا تاکہ اوس سے صطباغ پاوی اور پٹی نی اوی منع کیا او
 اہم کہ منجس صطباغ پانیکا محتاج ہون اور تو میری پاس آیا ہی تب عیسیٰ فی جواب
 میں ہا ہی کہ اگر بلا جازت ذی کیونکہ ہمیں یوں مناسب ہی کہ تو اس کی سب
 کا نامہ پورا کرین تب سنی اوسی جازت دی اور عیسیٰ جب صطباغ پانیکا فی
 الفور پانی سے نکل کر اوپر آیا کہ ناکاہ او سپر آسمان کی دروازی کھل گئی اور اوس
 خدا کی روح کو کہہ کر کی مانند تری اور اپنی اور پرائی دیکھا اور یکا یک آسمان سے ایک آواز
 آئی کہ یہ میرا پیرا بٹھا ہی اور اوس کی امین ہی کہ پٹی فی قید خانہ میں سے اپنی دو
 شاہ کہ وسیع کی پاس پہنچلو و سس پوچھو آیا کہ آیا وہ جوانی والا تھا تو ہی یا ہم دوسری
 ہی راہ تین اور فرس نے نہ برہ کا ذکر کیا ہی پٹی کی دونو شاہا تو نکا اور نہ صطباغ
 سے منع کر نیکا نہ شاگردوں کی مساطت سے خبر منکا نیکا سو ہی سنی تینوں انجیلوں کا
 اختلاف ظاہر ہوا کیونکہ یوحنا فی ثابت کیا کہ پٹی فی مسیح کو بیشک پہچان لیا
 اور متی کی قولوں میں تناقض ہی کیونکہ اوسکی پہلی قول سے معلوم ہوتا ہی کہ پٹی
 فی عیسیٰ کو پہچانا سو اہل کہ اگر نہ پہچانتا تو یہ کیون کہتا میں تیری صطباغ کا محتاج
 ہوں اور دوسری قول سے صاف ظاہر ہی کہ نہ پہچانتا تھا سو اہل کہ اگر پہچانا ہوتا
 تو شاگردوں کو نہ بھیجتا اور سو اسکی یوحنا فی آسمان کی دروازی کھل جائیکا ذکر اور
 آسمانی آواز نیکا حال کچھ نہیں لکھا اور متی لکھتا ہی کہ عیسیٰ صطباغ کی بعد فی الفور
 پانی سے نکل آیا اور یکا یک آسمان سے آواز آئی کہ یہ میرا بٹھا ہی بہلا ای متی سنو تو اگر
 یہ آواز آئی ہوتی تو پٹی جو وہاں موجود تھی ضرور اوس آواز کو سنی اور سنکر
 پہچانتی کہ مسیح بن امدی ہی اور اگر پہچانتی تو پھر کاہیکو شاگرد بھیجتی اور جب بھیجتی تو

معلوم ہوا کہ آواز نہ آتی تھی اور یہاں سے یہ بھی نکلتا ہی کہ پیشتر سے عیسیٰ کو کچھ معلوم نہ تھا بعد
 عہد عطا ہوئی تھی آسمان کی دروازے کی ہلی سب کچھ وہ نہون فی دیکھ لیا اور یہ نشان مجھو پٹ
 و رسالت کی ہے نہ انہی تھی کہ آوریہ بھی نکلتا ہی کہ مسیح پیشتر سے روح القدس تھی بعد عہد عطا
 ہئی ہوئی اور یوحنا کی ہمین کے مسیح نی فرسیسوی فرمایا کہ میری بیٹی ہونی پرد کو واہ ہین
 ہین اور میرا چہسنی عجیبی ہیجا ہی اور دو مردوں کی کواہی تمہاری شرح میں صحیح ہی
 یہاں سے معلوم ہوتا ہی کہ اگر کچھ عیسیٰ کی بیٹی ہونی پر کواہی ہی ہوتی تو وہ ضرور
 ہتھی کہ میری کو واہ ہین ایک خدا ایک بھی اور ایک کو واہ نہ بناتی ہو سکتی کہ وہ دعویٰ تھی اور
 دعویٰ کی بات دعویٰ کہلاتی ہی اتفاق اور اپنی کواہی اپنی اور درست نہیں جیا پتہ
 فرسیسویں بھی ہی کہا تھا اور علاوہ اسکی اس فعل میں خدا کو مرد ٹھہرایا ہی اور یہاں
 یہ بھی نکلتا ہی کہ عیسیٰ خدا و نو ایک چیز تھی اور متی نی ۱۷ اور مرقس نی ۵ میں
 لکھا ہی کہ عیسیٰ کی ساتھ دو چور صلیب پہنچی گئی سو وہ دونو بھی اسی ملامت کرتی
 تھی اور لوقا نی ۲۳ میں سبب تھی انکار کیا اور کہا ایک فی ملامت کی اور دو سپر
 فی تعریف سے عیسیٰ فی تعریف کرنوالی ہی کہا کہ آج تو میری ساتھ فردوس میں ہوگا
 پس لوقا فی متی مرثس کو ہٹلایا اور سوا اسکی یہاں سے تو یہ ثابت ہوا کہ عیسیٰ
 جسدن ہوئی اوسنی بہشت میں جا رہی اور رضاری بالاجماع کہتی ہین کہ عیسیٰ
 مرکز ہم میں کیا ہماری نجات کیو سہلی اور سیرنی ن مرد و ہمیں سے اوٹھا اور آسمان پہ
 چڑھ کر خدا کی اہنی بیٹھا اور انکی سوا اور بہت اختلافات ہین کہ بعضی انہیں سے ہی
 صور الضیفہم من لہمی ہین اور قرآن کو مقتالی فی آج تک اب محفوظ رکھا کہ وانا لہم حافظ
 وکر نہ یہود و رضاری و فلاسفہ وغیر ہم ہمیشہ تغیر و تبدیل کی در پی رہی لیکن حریر میں

۸
 ہاتھ نکل سکا اور پھر ہجرت ہجرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جو آنکس سے ہو وہاں
 ہی کہ باور لے رہا تھا ہی و لَنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا لَوْ كُنَّا اَوْسَادًا
 مِنْ دُمُورٍ یعنی ای عرب کی فہمیجہ کہ قرآن کی کلام اللہ ہونے میں تہین شک ہو تو اسکی
 دہلین تہین بتائی تیا ہون تم جہتا باندہ کہ خوب سی محنت کوئی اسکی مانند ایک سورہ کہنی
 برستعد ہوجب تسی کہتے بن سکی گا آپہی ہمارا شبہہ ور ہو جاوگا اور جان جاوگی
 گدیہ کلام خدا کا ہی کیونکہ اگر آدمی کا ہوتا تو تم ہی اسکی مانند کہہ سکتی **فصل** نصاری کہتی
 ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کی خبر کسی نبی فی ندی اور مسیح کی خبر آدم کی
 زمانہ سے ہوئی انکی کہتا ہونے میں انبات نبوت میں ضرور نہیں کہ اکلا پیغمبر دیوی
 والا حجرہ دکھانا ضرور ہو گا دوست را جواب موسیٰ کی بعد سیکرٹوں پیغمبر
 جیسی آو دو شعیا و خرقیال و دانیال و صمویل و ناثان و ارمیا و زکریا و غیر ہم
 آوے تو ریت میں کیسے خبر نہیں اور عیسیٰ کا نام ہی تبصریح نہیں اسکی سبب یہود
 ظہر نہیں ہوتی پس ثابت ہوا کہ پہلی پیغمبری خبر اگلی پیغمبری کتاب میں ہونا ضرور نہیں
 بلکہ جائز ہی کہ ہوا اور جائز ہی کہ نہوا اسکی سبب سے بعضی پیغمبری خبر بعضی کتابوں میں ہی
 چنانچہ ایلیاہ کی صراحتہ اور عیسیٰ کی ضمناً و کنایہ اور ہتوں کی نہیں **مفسر** صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم کی خبر اگلی کتابوں میں تصریح ہم کہنا یہ طور ہی لیکن مجھ چون فی صریح نام ہوا والا
 اور بعد تکریف کی بھی اب تک سیکرٹوں اشارتیں اور اشارتیں باقی ہیں موشی
 نمونہ از خرواری بیان کرتا ہونے میں سنو مکتوب یہود کی ۱۲۷ میں ہی کہ شروع یعنی
 اور میں شروع پٹا بیٹا آدم کا ہی فرمایا کہ خدا او یکا ہنزلون فرشتوں کی ساتھ تہوب
 آدمیوں پر کرم ڈری اور منافقوں کو زجر و توبیح کر ہی سبب اعمال نفاق کی و خطا کاروں کو

بسبب اذوالعنت کی تہی کہتا ہوں میں مخصوص علیہ سے قول کا چاہی کہ تیغ زان قہر مان
 و توبیح و تہید ہوا و حضرت عیسیٰ میں یہ کوئی صفتیں نہ تھیں اس واسطے کہ وہ زیاد و فقرا کی
 توبیح کرنا لایا گیا تھا اور کسی پر زجر و توبیح نہ کرتی تھی پس نصاریٰ کہ اس قول کو عیسیٰ
 نے کہا ہونی پر الٰہ سمجھتی ہیں صاف غلطی کرتی ہیں ہاں ہماری حضرت صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم کی ذات مقدس میں یہ صفتیں جو مذکور ہوئیں موجود تھیں اور نبی الملاحم آپ کا
 خطاب تھا و قد قال عم انار رسول اللہ بالسیف اور قول اس کا خدا اور نیکائس
 عبارت میں مضاف مخدوف ہی یعنی فرستادہ خدا کا یا جلال خدا کا اور خدا
 کے نام مضاف کا جس حکمہ قرنیہ موجود ہو سب زبانوں میں شائع و دائع ہی علیٰ خصوص
 خدا کی کلام میں چنانچہ قرآن شریف میں ہے وكان الله من قرونه عذرا یعنی
 اهل قرنیة فاتم الله یعنی عذابہ فقبضت قبضۃ من اثر الرسول ائی
من اثره اور فرستادہ کی فرشتہ سی مراد بدر کی فرشتہ تھی ہاں اور اگر نصاریٰ
 اس قول کو عیسیٰ کی خدائی پر دلیل لاتی ہیں تو چاہی کہ سلف ہی لیکر آج تک جس
 پیغمبری توبیح و تہید واقع ہوئی ہو اسے خدا کہنا شروع کریں کوئی کیوں نہ ہو
 اور استثنائی ۳۳ میں ہی کہ خدا سینا سے آیا اور سیعیر طلوع ہوا اور فاران
 کی پہاڑی اور حیکہ یعنی طور پر موسیٰ کی واسطے نورا و تر اور سیعیر و ن سیعیر اور سکا
 اتباع کرنے کی اور سیعیر شام میں ایک پہاڑی سینین اشارہ ہی کہ عیسیٰ پر انجیل
 اور تیکے اور نبی حکم جاری ہوئی اور فاران مکہ کا پہاڑ ہی یعنی وہاں محمد صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم پر وحی و قرآن نازل ہوگا اور نبی حکم نافذ ہوگی پس ایش کی
 ۲۱ میں ہی کہ اسمعیل بنت فاران میں ہا کرتا تھا پس یہ خبر صحیح ہی ہماری حضرت

۱۰
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور خدا کی آئی سی مراد یہ ہے کہ اس کا جلال و جمال ظاہر ہو گا
 اور نامہ و پیغام اور نامہ بروینیا مبر او سکی ان تین مکانوں میں کسی میں نہ تھا
 بسبب ظہور قرینہ کی حذف کیا گیا والا لازم آوی کہ شہر سیدنا کا پیغمبر و جبریل کا
 پیغمبر اور کوہ فاران کا پیغمبر تینوں خدا ہوں اس واسطے کہ ان تینوں مکانوں میں سے یعنی موسیٰ و
 عیسیٰ محمد صلی اللہ علیہم اجمعین ظاہر ہوئی ہیں اب خدا نہیں ظاہر ہوا اور یہ اللہ کے
 امین ہی کہ خدائی ابراہیم سی فرمایا **وَلْيَشْمَعِلْ شَيْعِيحًا هَنَةً** یعنی اے موسیٰ
اَتُوْهُ وَهَرِيْطِيْ اَتُوْهُ مَا دَمًا شَيْعِيْمَ عَشْتَرِيْمَ يُوْلِيْدُ وَتَقْبَلُوْا كَيْفَا كَيْفَا لَكَ اَوْل
 یعنی میں سمعیل کی واسطے تیری بات سنی ہاں میں سنی گتہ و نگاہت اور بروین
 گتہ و نگاہت اور افزائش و نگاہت بوسیلہ مادہ کی اور اس سے بارہ برس
 و بادشاہ پیدا ہونگی اور میں تیری امت بناؤنگا نصاریٰ کہتی ہیں بارہ بادشاہ سہی
 بارہ بیٹی اسمعیل کی مقصود ہیں لیکن یہ باطل ہے کیونکہ وہ بادشاہ نہیں بنے اور نہ
 فی ملک و سلطنت کا دعویٰ نہیں کیا اور حق یہ ہے کہ مادہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم کا نام ہی اور بارہ برس وازوہ امام ہیں اور اسمعیل کی نسل ہی نام سابق
 میں کوئی نبی نہوا سو وفای عہد کی واسطے آخری زمانی میں حقیقتاً ہی اسمعیل کی
 پیوست محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نبی بنا یا جسکی امت اسی تھی کہ شمار ہی فرعون
 ہوئی تین حکم وعدہ سابقہ کی بوسیلہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اسمعیل کو فرزند
 دی اور ظاہر ہے کہ کوئی امت عظیم سوا ہی امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اسمعیل
 سے منسوب نہیں ہوتی اور دلائل و اوفیہ کا مؤلف لکھتا ہے کہ مسلمان باو مادہ کو محمد
 اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام جانتی ہیں اس واسطے کہ دونوں لفظ اسجد کی حساب سے عدد میں

پہلے ہی لیکن یہ بات غلط ہے کیونکہ نبی علیہ السلام کی اور صرف جرکاہی اور مادہ صنی
 نسبت کی ہے اور دوسرا مادہ تاکیدی ہے انتہائی کتنا ہو نہیں سکتا کہ موافق ہو نا ضرور
 نہیں اور مادہ صنی سمیت ہم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام نہیں کہتی بلکہ صرف
 مادہ اوکا نام ہی چنانچہ روضۃ الاحباب معارج النبوة میں اور امام شافعی نے
 کتابوں میں مسطور ہے اور بی حرف جرکاہی اور لغت عبرانی میں جو مادہ بمعنی کثیر
 یا کثیر الکثیر کی ہے سو علمیت کو مضر نہیں اکثر عربوں اور عجمیوں کا کثیر و ابن کثیر و عظیم
 و یزید و ملا فرید و افرو و خان و شیخ بڑی نام ہوتا ہے اس طرح ہماری حضرت صلی
 اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی توریت میں مادہ اوکا اور وجہ مادہ او کہتی ہے یہی وہ
 اسمیل کی افزائش کی باعث ہوئی اور اگرچہ اوکا نام اور بھی ہے لیکن یہ نام اس مقام
 میں مناسب تر ہے اور مادہ او محمد اگرچہ لفظ و عدد و معنی میں متحد نہیں لیکن تینوں باتوں پر
 قریب قریب ہیں اسم دال و اسمین ہی سو اسم دال اسمین اسکی عدد نوی ہیں تو اسمی
 بانوی اسکی معنی بہت زیادہ ہیں تو اسکی معنی اچھا ستہرا کر دوسرا مادہ او اسمین
 ٹاڈ کیو اسمی ہی تو محمد کا لفظ ہی باب تفعیل سے ہی اسکا خاصہ مبالغہ و تکثیر ہے اور
 اگر شخص کہا جائی تو عربی و عبری زبان کی اکثر الفاظ میں تقارب پایا جائی جیسی
 ادریس و ریس یعقوب و عقیق و یوسف و یوسف و نوح و نوح و اسمعیل و
 اسمعیل و سلیمان و سلامت و شعیخا و سمعتک و ہنہ و ہانا و برکتی و ابارک
 و شیم عشر و اثنا عشر و یولند و یولد و تابی و بنی و ایلو ہم و اللہ و علی و یومر
 و امر و یر و یری و ارض و ارض و یخیر و یخیر و زمین کہ اسی قسم سے مادہ او
 محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہو اور بالفرض کر دو نو لفظوں میں اس طرح کا تقارب ہو

تو ہی نقصان نہیں جس طرح بقول تمہاری ہی انصاف نبی عیسیٰ کا نام عبرت منجھن جو اول تھا
اوس طرح ہماری حضرت مسیحی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نامہ مادہ مادہ تھا اور سب شتا کی
مین ہی کہ مین بنی اسرائیل کیوں سہی اونکی بہائیونسی تیری مانند ایک نبی قائم کرونگا اور
اپنا کلام و سکی موند مین ڈالونگا اور جو کہ مین اوسے فرماؤنگا وہ اونسے کہیگا اور جو
ٹوئی اوس بنی کا حکم نہ سنیگا قوم سہی کاٹ ڈالاجا و یگا اور مین اوس ہی انتقام لونگا
پنتی کہتا ہوں مین یہ جبر اعمال بخار مین کی سہین سہی اور بنی اسرائیل کی بہائیون مین ہی
یعنی ہی اسمعیل ہی کوئی بنی سوامی ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ظاہر مین
ہوا اور ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موسیٰ کی مانند آدمی نہی اور انہن کی مانند اللہ
کی طرح ہی اور دونوں ہی ترجیح و انتقام مین موافق ہی اور حضرت عیسیٰ تو خود ہی اسرائیل
سہی تہی ہی اسرائیل کی بہائیونسی اور انصاف نبی عیسیٰ کہ اس خبر کو ہر ہر حضرت عیسیٰ
کی خبر بخانین کیونکہ موسیٰ ہی فرمایا کہ میری مانند پیغمبر قائم ہوگا اور حضرت عیسیٰ انصاف ہی
کی نزدیکت خیر نہتی بلکہ ابن اللہ ہی اور موسیٰ کی مانند نہتی بلکہ موسیٰ کی خداوند تہی
اکر کوئی انصاف کی انہن میں جند کر ہی کہ یہ خبر عیسیٰ کی ہی تو ہم کہ مین یون ہی ہی
لیکن عیسیٰ کا پیغمبر ہونا اور موسیٰ کی مانند ہونا ثابت ہوگا سو یہ ہماری مذہب کی موافق
ہی اور انصاف ہی کی مخالف اور قول اوس کا حکم سننیگا مراد یہ ہی کہ وہ نیا حکم لاویگا
جو لوہت مین نہیں اس سبب لوگ اوسکی مانند مین ہی کی ہنگی سو جس تعالیٰ فرماتا ہی کہ جو
ٹوئی نیا حکم جانکر اوسکی کہنی پریل نہ کرے گا کاٹا جائیگا اور اوسکے انتقام لیا جاویگا اور
عیسیٰ ہی حکم بولائی تہی لیکن اونکی شریعت انتقامی جبری نہتی اور بالضرر اگر نبی
موجود اسلئے کی عیسیٰ ہون تو جو انصاف ہی ہو جاوے اور سب قتل واجب اور جو فرزند

زنا بھی اوس پر رحم لازم ہو اوس واسطیہ حقتعالی فرماتا ہے حج اوس نبی کا حکم نہایت کاسرا
 پاویگا تا لاکہ حضرت عیسیٰ فی اہودی بی بی سی اور زنا سی منع کیا ہی لیکن نصرانی یہود
 ہی ہو جانی ہیں اور زنا بھی کرتی ہیں اور نہ حد اون پر پہنچتی ہی نہ واجب ہوتی ہی اور
 مجھ می میں من جو کوئی بعضی کھنسی منحرف ہوتا ہی جب قتل ہو جاتا ہی پس است
 ہو کہ نبی موجود اس آیت کی ہی ہیں اور استنساکی ۳۲ میں کہ نبی اسرائیل فی مجھی
 اس کے سبب ہی جو خدا نہیں عنایت دلائی سو میں ہی اونکی غیر نبی اونکو عنایت
 دلاؤنگا و عنیت موم جو نا فہم ہیں یعنی اونہوں فی بت پوج کر مجھی عنایت دلائی سو میں
 ہی اونکو محمدی است ہی عنایت دلاؤنگا کیون کہ اونہوں فی میری عنیت کو جو نا فہم ہوتا
 بزرگ بنا یا سو میں ہی اونکی غیر اونکو جو نا فہم ہیں بزرگ بناؤنگا اونہوں فی میری عنیت کو
 غلاموں مخلوق کو میری برابر بنا یا سو میں ہی اونڈی کھنکھو اونکی برابر بناؤنگا سو میں
 ہوا اللہ بعث فی الامم رسولاً اور حقتعالی اپنے قرآن میں ہی خبر ہی ہی کہ عنی ا
 پر ہی می نبی کا ذکر تورات میں کہا ہی کہ اللہ ینبعون الرسول النبی الامم اللہ
 یجد نہ مکتوباً عندہم فی التورۃ و انما یجدل اور غیر قوم یونانی نہیں ہوتی کیونکہ
 اونکا عقل و شعور شعور ہی اور تفصیل اس قول کی صولہ الضیف میں مسطور ہی اور زبور
 ۱۳ میں ہی کہ وہ جو خدا کی طالب ہیں و فقر اسوز میں کی وارث ہونکی اور بدکار کات
 و ایجا اینگی سوید و نو امر ہاری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی واقع ہوتی اور الفکر
 فی نبی اب کا مقولہ ہمارا و قرآن شریف میں و لقد کتبنا فی الزبور من بعدنا
 الذکر ان الارض لربنا عبادکم لاجل ان اوردہ میں ہی کہ تو حسن میں نبی آدم
 میں زیادہ ہی تیری ہونٹوں میں نعمت بتائی گئی اس ہی خدائی کھنکھو ہنکسارک کہا ہی

پہلوان توجاہ و جلال سی پنی تلو اجمال کمر کی اپنی ان پر لشکا کلمہ حق اور عدالت پہلوان
 ہو تیرا دست راست ہیبت ناک کام کریگا تیری تیر تیر بن امین تیری محنت فرمان
 موندگی ہل گریگی پھر فرماتا ہی تیری اجداد کی عوض تجھی لڑکی دی جائیگی کہ تو ساری زمین
 اونکو امر کریگا انتہی کہتا ہوں میں یہ قول عربی زبور کی ۴۴ مین ہی اور بجای پہلوان ہے
 جبار کا لفظ اوسمین ہی اور صاف ہی اشکار کہ عیسیٰ پہلوان تھی نہ جبار نہ جاہ و جلال
 لڑتی تھی تلو ار نہ ظاہر ہوا اوسنی کوئی ہیبت ناک کارا و عیسیٰ تیر ہی نہ کہتی تھی اور ہمار
 بان تیر انداز می سنون ہی کہ اسمعیل کی فوت سی چلی آتی ہی اور امین ہی عیسیٰ کی مطیع
 نہوین مگر توڑی لوگ اور عیسیٰ کوئی جد صحیح نہ کہتی تھی رہی اجداد فارسیہ جنٹی اعتبار سی
 وہ ابن داؤد کہلاتی مین سوسب بنی اسرائیل تھی کہ سلاطین انبیا و اقویا ہونی
 چلی آتی اور لڑکی ہی نہ کہتی تھی باپ داد و ونکی عوض میر ہونی پس ثابت ہو کہ یہ خبر
 ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہی کہ اونکی اجداد حقیقی ساہامی دراز
 نبوت و سلطنت سی محروم رہی سوسکی عوض مین اونکی اولاد کو ولایت و سلطنت ملی اور
 امام ہمدی پر یہ دونو تمام ہونگی اور ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سچی تھی کہ
 رکاز نہ پہلوانکو آپ فی ٹنک یا اور ایسی سین کہ جابر بن سمرہ رہنی ٹماھو احسن من القبر
 اور ۲ مین ہی کہ وہ میری بند و مین صداقت سی حکم کر گامتا جو کنگو چا و یکا کا لون
 ٹونگری کریگا جب تک چاند سورج باقی رہن گی ساری پشت تو نکی لوگ اوس سی ڈرا
 لڑنکی وہ باران کی مانند کافی ہونی کہ اس پر نازل ہوگا اور ہونی کی مینہ کہ طرح زمین کو
 سیراب کریگا اوسنی عصر مین جب تک چاند باقی رہیگا رست باز پہلین گی اور سلامتی کامل
 ہوگی سند ہی سند رنگ رنرون سی انتہائی مین تک و سکا حکم ہوگا یا بان کے

۱۵
 باشند۔ اسی سے تعظیم کرتے اور اویسؑ سے زمین خالی چاہتے تھے۔ اسی سے ہجرت اور ہجرت
 سے اظہارِ تہمت اور اویسؑ سے تمام قبائل اوس کے خدمت کرنے لگی کیونکہ وہ شہادت لونسی زمری
 گریگا اور محتاجوں کی جان بچاویگا اور ہمیشہ درود بھیجنے کے ہر روز اوس کے مبارکباد
 کیجائیگی ایک مٹھی بھر گہیوں ہونٹی اوس میں من جو پہاڑوں کی چوٹیوں پر ہی اونٹی
 پہل مٹھت انسان کی طرح جہڑھڑائیں کی اور شہر کی لوگ سبزہ راز کی مانند پہلین کی اوسکا
 نام مدام باقی رہیگا جب تک آفتاب ہسکا اوس کے نام کا رواج ہوگا لوگ اوس کے
 باعث مبارک ہونگی ساری قوم اوس مبارک کیسکی انتہی کہتا ہوں من بہ خبر ہماری حضرت
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہی کیونکہ وہ اسی صادق تھی کہ قبل از نبوت عرب اونکو امین
 تھی تھی اور عیسیٰ فی بھی و نکور روح لصدقی کہا اور قرآن اونٹی شان میں فرماتا ہی
 الَّذِي جَاء بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ بِهِ اُوْرْتَا قِيَامَتِ لُوْكَ اُوْنِيْنِ سِي دُرْتِي اِيْنِ
 جسکی شرح شیخ زین ہی اور قاطع اظالمین ہوا اونکی کسی نہی کو یہ دین ائم و غلبہ پاکسا
 چار و نظر ہماری ہی سید کا دین پہلا اعراب اور بدو اور پہاڑی اونکی تعظیم
 کرتی ہیں اور اونکا بدخواہ ہوا کہ بتی جیش کا نصرانی بادشاہ اوسکی سانسے مسلمان ہوا
 ہر قلع و م کا مالک و سیکے نبوت کا مقرر ہوا عظیم نشان بادشاہ ہونکو اوس کے نامہ
 ٹی ایران توران روم و شام و ہند و سند وغیرہ سب اوس کے اور اوس کے
 مطیعوں کے ہاتھ فتح ہوئی ساری امتوں اوسکی خدمت کی اوسپر ہمیشہ صلوات کہی جاتی ہی
 اوس کے وسطی پانچ وقت دعا کی جاتی ہی ایک مٹھی بھر گہیوں کی انہ تھی عرب کی پہاڑوں پر
 کہ احد و بوقیس و عرفات و جبل حرا و جبل لوزر و بقیعان وغیرہ ہیں سو برسکالی
 سبیر کی مانند ہاتھوں بڑھی اور کوسوں پہلی اور مکہ کی زمین پہاڑوں کی گہری ہی چنانچہ صلوٰۃ
 الصغیرہ

میں تفصیل سطور ہی اور امین ہی کہ وہ جو حق تعالیٰ کی پردہ ملی سکوت کرنا ہی سوا اور قدرت
 عالی کی ہائی تلی رہے گا وہ خدا ہی کہتا ہی تو وہ میرا مددگار و ما من ہی میرا خدا ہے میرا توکل
 ہی کیونکہ وہ مجھ ہی صیاد و نکل پھندہ سنی اور ملک باسی نجات دے گا وہ تجھی اپنی بال پر تلی ہے کہ
 بیخطر کسی کا تورات کی ہیست ہی نڈریگا اور نہ اوس تیری جو ذمہ دار تا ہی اور نہ اوس
 مری ہی جو اندھیری میں آتی ہی اور نہ دوپہر کی شیطان ہی تیری بائیں ہاتھ ہزاروں
 ڈھانچے کی اور تیری ہیندین میں س ہزار اور یہ مصیبت تجھی دیک نہو کی فقط تو اپنی انکھوں
 دیکھا کریگا اور شہر یرون کی سزا دیکھیکا کیونکہ تو فی خدا کو اپنا ملجا کیا تجھے پر کوئی ستر
 نہ آویگا اور نہ کوئی گزند و و با کیونکہ وہ اپنی فرشتوں کو حکم کریگا کہ تیری نگہبانی کریں
 وہ تجھی اپنی ہاتھوں پر اوٹھالیں گی تا نہو کہ تیری پاؤں کسی پتھر پر لگیں تو نیٹھ اور ڈھی کو
 تار کیگا اور اسکی اوسنی مجھ میں لگایا میں اوسی نجات دے گا اور بند کرے گا کہ اوسنی
 میرا نام پچانا وہ مجھنی عامانیکہ اور میں قبولونگا میں اوسکے ساتھ ہونگا میں اوسی
 چہراونگا اور معزز و مجد کرونگا انتہی لخصا کہتا ہوں میں یہ خبر عیسیٰ کی نہیں سکتی کیونکہ
 وہ تو نصرانیوں کی نزدیک خدا تھی اور مجد و جلال میں و سکی مشابہ تھی ہر کا ہیکو اور نہ
 توکل کرتی اور کا ہیکو فتوئسی بہا کہ اوسکے سایہ تلی چھپتی اور اگر ہم مان لیں کہ انہیں
 خبر ہی تو اوں کا بندہ ہونا ثابت ہو جاویگا ولیکن مجال اوسکا صیاد و نکل پھندہ سنی آج
 اسپر دلالت کرنا ہی کہ یہ خبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہی کیونکہ عیسیٰ عجم
 نصاریٰ کی مقول یعنی اور دشمنوں کی حال ہی و ہیند نجات نملی اور سہاری حضرت صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم فی اپنی دشمنوں پر غلبہ پایا سحر و زہر تیغ فی اوں پر اثر نہ کیا وہ خدا کی سایہ میں
 جب تک ہی بیخطر ہی اور اگر ہم تسلیم کریں کہ یہ خبر عیسیٰ کی ہی تو ثابت ہو جاویگا کہ ہر

اور جی اہل کار ارادہ کیا لیٹن وہ مقتول نہوئی خدانی اونہیں ہلاکت سی نجات دہن مانتا
 وماصلوہ و لکن شیبہ لکم اور قول اوسکا تورات کی ہیبت سی تا آخر پہلی
 موافق حقتعالی فی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی معوذتین میں خطاب کیا کیونکہ کافر
 فی آپ پر سحر کیا تا سویرہ دو نو سویری ہی سحر خدانی اونہیں نجات دی اور قول اوسکا
 ہزارون گر جائیٹی یہ خبر ہباد کی ہی کہ عیسیٰ پر ہی ہب سی صادق نہیں سکتے
 اور قول اوسکا فرشتوں کو حکم کریگا ایسکے موافق قرآن میں ہی **اللَّهُ يُصَوِّكُ**
مِنَ النَّاسِ اور تورات ثابت ہی کہ بدر کی دن ہزارون فرشتی آپ کی ساتھ
 ہو کر لڑی اور عیسیٰ کی مدد کو اگر فرشتی اور ربی تو وہ قتل نہونی پاتی اور شیطان
 فی عیسیٰ سی کہا کہ اگر تو خدا کا بیٹا ہی تو آپ کو پھاڑ پر ہی سچی گرا دی کیونکہ اوسکی
 فرشتی تجھی ہاتھوں پر اوٹھالین کی تیرا یا نو پتھر پر نہ لٹنی پاونگا لیکن عیسیٰ نگری اور پتھر
 اور اڑدی سی مراد سرکش و موذی ہین کہ ہمار سی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 فی اونہیں پال کیا اور قول اوسکا دعا مانیکہ اسمین اشارہ ہی کہ وہ میرا دست نگر
 و محتاج ہوگا اور بندہ ہوگا سو حضرت عیسیٰ فی دعا مانٹی ہی یا نہیں مانگی اگر زمین
 مانٹی تو یہ خبر اوپر صادق نہوگی پس محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خبر ہوگی وہو مطلوب
 اور اگر مانٹی تو وہ محتاج اور بندہ خدا ٹی ہونگی وہو مطلوب و لیٹن یہ خبر زور کی
 اوپر اسو سہلی صادق نہوگی کہ انہون فی جہاد نہیں کیا اور جنسیل میں ہی کہ
 عیسیٰ فی اپنی شب کرتا رہیں نجات کی دعا مانٹی تھی لیٹن باوجود سکی تہتی ہین
 کہ وہ مقتول ہواس سی معلوم ہوا کہ اونکی عاقبول نہوئی اور قول اوسکا میں
 اوسی پتھر اڑکا یہ عیسیٰ پر صادق نہیں کیونکہ خدانی اونہیں نہ پتھر ایا ہیان تک قتل نہوئی

اور قول اسکا محمد و سز کر و نکا یعنی محمد بناؤ نکا اور ۳۳ امین ہی کہ ای بابل سار
 بندہ ہی وہ جو تیری سلوک کا جو تونی ہسی کیا انتقام لیوی اور تیری اور تو لگو لگو لگو لگو لگو لگو
 اور صحیفہ اشیا کی ۱۳ امین ہی کہ ای بابل سن مینی اپنی بہادر و نکو جو میری خداوندی سر
 بن بلا یا ہی پہاڑ و نمین ایک قوم کی آواز ہی جیسی ایک بڑی لشکر کا شور یہ اونٹی مٹوٹی
 ڈنٹی کی آواز ہی وہ ملک و سہی آتی ہیں یعنی خدا آتا ہی اور اسکے قمر کی ہتیار تو ساری
 زمین کو ہلاک کریں اب تم و اولاد کرو کہ خدا کا دن نزدیک ہی وہ قادر کی طرف سے
 ہو باکی مانند آویگا سو ساری تہا ویکے نیچی ہو جاوے گی اور ہر ایک آدمی کا دل کداز ہو جاوے گا
 اور اونٹی جبری شعلی کی طرح ہونگی من ظالمون کا غور ڈھاؤ نکا اور لیکر و کو چو کہی سوئی
 زیادہ گران بہا کر و نکا بابل جو ملک تو کنی حشمت ہی سڈم و عامور اکی باندہ ہو جاوے گا لگو
 خدانی اللہ یا وہ پشت در پشت یران ہیگا وہاں عرب لوگ ہرگز نہیں ستاؤ لگو لگی
 اسکا وقت نزدیک پہنچا ہی اور شتیا کی ۲ امین ہی کہ خواب میں سو نظر آئی ایک ہی
 دوسرا اوٹ پر سو ایک و نمین ہی کہتا ہی بابل لگیا لگیا اور اسکے تمام ست تیری
 لگی نبوت دوم و ساعیرین نبوت ہی عرب و بنی قیدار میں اور ارمیا کی ۲ امین ہی
 کہ یعنی سب میں بخت نصر شاہ بابل کو دی سو وہ اور اسکا بیٹا اور اسکی بیٹی کا
 بیٹا کرو ہونکو اپنا مطیع بناوینگا و سو وقت تک کہ اسکی زمین کا عقاب آوی و
 گروہ ہتھاؤ ملوک بسیار اس عقاب کی مطیع ہوں اور ہ میں ہی کہ صدف بندہ
 بابل پر ہی کا ندار و اور تیر اندازی کرواوسپرائی کی اور ٹوٹنی کی بڑی آواز ہی کداز ہو
 زمین پر خدا کلدانیہ اور بابل پر توار رکھی گا اور بابل آباد و نہوگی ہمت عظیم آخروں میں
 آویگی و نی بابل کا بنین اور جو ہونگی اور جو ہم نکرنگی دریا کا سا شور ہوگا وہ فرس کی

سورہ یمن فرست کا ملکہ کہیں گے اور شاہدات کی ۸ امین یوحنا کہتا ہے کہ عینی ایک
ملکہ دیکھا کہ آسمان سے اتر اویس کے ساتھ سلطان عظیم ہی سورین اوسکی چترکی
نوری چمکا وٹھی اور اویس نے لکار کر کہا کہ بیٹی بابل کو جو بڑا شہر تھا ڈھایا ہوا ہے بلکہ
وہ بہت ہی خراب ہو گیا تھا سواب کہی وہیں چراغ نہ جلیگا اور سطح کاہن فی نوشیر کو
خبر دی کہ اذ اظہر الیلا وکة وبعث صاحب الہرا وکة وقاض وادی السی اور
وفاضت بحیرة ساوۃ وجملت ینان فارس لم یکن یابل للفرس مقاصدا ولا
الشام لسطح مناما سوان ساتون خبر نہیں بابل کیا جا ہی یجھو داؤد فی خبر دی کہ
بابل جو عراق کی شہر یمن سے ہی اکیلے ہو گیا سو وہ اشعیاک کی وقت تک ٹوٹا ہوا سطحی
یہ لو نہوں فی ہی خبر دی کہ اوسٹی ٹوٹنی کا دن آئی جا اور ٹوٹ کر ہیرا باد نہوگا اور وہ
حضرت اریٹاک کی وقت تک ہی ٹوٹا بلکہ وہیں وقت میں شاہ بابل کا یو قیم کو جو
بنی اسرائیل کا بادشاہ تھا پڑ گیا تب نہوں نے پکار کر کہا کہ اسی بابل کی توڑنی والو
اوتالو گو گو معلوم ہو کہ انبیا کی خبر جو ٹی نہیں ہ ضرور پڑے گا لیکن حضرت عیسیٰ کا
بھی وقت ہو گذرا اور اسرائیلی نبوت کا انقطاع ہی ہو گیا پر بابل ٹوٹا تب لوگوں کو
شہید کہہ کر عیسیٰ نے خواب میں یوحنا سے بتایا کہ انبیا کا قول ہے ہوا نہوگا
ضرور وہ دن آئیو لا ہی اور یوحنا کی قول پر ہی جب چہ سورس کے سب کئی
تب سطح کاہن فی نوشیر وان کو جو فارس میں بابل کا بادشاہ تھا خبر دی کہ اب
بابل کی ٹوٹنی کی نشانیاں ظاہر ہوئی ہیں کیونکہ فارس کا لشکر چھٹ گیا اور سماؤ
ندی کہ سوکھی پڑی تھی جاری ہوئی اور ساوہ تالاب سوکھ گیا اور پیغمبر صاحب
عصا و صاحب تلاوت پیدا ہوا سوہ معجوت ہوگا اور تمام فارس میں اوسکا عمل

اور بابل ٹوٹ جائیگا اور چودہ شخص تیری اولاد سی اہی اور سلطنت کریگی سو ستر
 پچتر برس عرصی میں اون چودہ ہونگی سلطنت ہو گئی اور ہماری حضرت صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم کی طاعت کی جہتی برس حضرت عمرؓ نے بابل سے سوسن سا باطونیت المقدس
 فتح کیا چنانچہ الفیہ وجام ہبان نامی ناصریہ وغیرہ تواریخوں میں مذکور و مسطور ہی پس
 خبر سب انبیاء کی ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عہد میں صادق ہوئی
 پس مبارک بند می ہی ہیں کہ نرم و رزم میں او نپردرد و دو برکت بھی جاتی ہیں کہ
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اور خاص بند می خدا کی ہی ہی ہیں
 محمد کو عبد اللہ ورسولہ جاتی ہیں اور حضرت عیسیٰؑ تو نصاریٰ کی نزدیک بندہ نہیں اور ہماری
 نزدیک بندہ ہیں لیکن انکی عہد میں بابل ٹوٹا پس بن خیرین انکی نونگیں اور خدا کی ہباد ہی
 ہماری ہی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں جنکی امتوں کا اسد اللہ و سیف اللہ
 خطاب ہی اور وہی خدا کی مظفر لشکر ہیں کہ اُولَئِكَ حُرِّبَ اللَّهُ اَلَا اِنَّ حُرِّبَ اللّٰهُ
 هُمُ الْمُفْلِحُونَ اور انہیں کی نشان میں رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ہی عرب کی
 پہاڑوں سی انہیں کی جہاد کا دھماکا بلند ہوا وہ اوس مملکت سی آئی جو نبی اسرائیل
 ملئوسنی یعنی مصر و کنعان بیت المقدس و جبل اردن و بیابان مواب و ناصرہ
 وغیرہ ہی ظاہر اور باطن اور ہی ظاہر میں تو اسو سطلی کہ حجاز سی اور ان شہروں
 ہزاروں کو سکا مفاصلہ ہی اور باطن میں اسو سطلی کہ وہ لوگ اجنبی تھی اسرائیل کی
 اولاد سی تھی سب ہاتھ اوس سی بھی ہوئی وہ سب پر غالب ہوا ایک آدمی کا
 دل انکی عہد میں عرب ہیبت سی یا خدا کی ذوق و شوق سی کداز ہوا ظالموں کا غرور
 ڈھایا گیا وہ بنی زمر مغربی سی یا دہ عزیز و گران بہا ہوا بابل کی توجھو اوسکی اتباع ہی تو را

اور عرب فی وسمین بود و باش علی منتخب اللغات اور برہان قاطع میں ہی کہ بابل ب
 ویران ہی شترسوار وہی ہیں شتر و نکی افراط اوسیکل ملک میں ہی اور خسوار عیسیٰ بن
 سعیر وادوم بن عیسیٰ بنی ہونی اور عرب و بنی قیدار یعنی بنی اسمعیل کی بنی محمد صلی
 اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوئی وہ عقاب حبسنی فارسیوں کی زمین چینی اور بابل کو فتح
 کیا اور بہت بادشاہوں کو مطیع بنایا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بن اور عیسیٰ
 پر عقاب کا لفظ صادق نہیں کیونکہ وہ شکاری پرندہ ہی کہ اپنی چنگل کے
 زور سے کہتا ہی اور عیسیٰ فی فارس پر عمل ہی نہیں پایا اور کماندار اور تیر انداز محمد
 لوک بن جنکی بنیہ فی فرمایا اِرْضُوا بَنِي اسْمَاعِيلَ فَاِنَّ اَبْنَاءَكُمْ كَانُوا رَمِيًا اور فرمایا
 عَلَّمَ الرَّحْمٰنُ نُوْمًا تُوَكِّهٖ فَلَئِنَّ صِدْقًا و کتاب پیدایش میں ہی کہ اسمعیل تیر انداز رہتا
 اور صلاح الدین کی فوج تیر انداز ہی کی زولای لاکھوں فرنگیوں کو شکست دی ہی
 اور عربی کہوڑی سے مشہور ہیں اور جہاد بونکی کہوڑوں کی بقریف قرآن
 میں فروریسے اور ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاس
 بہت کہوڑی تھی اور کہوڑی کی برابر آپ کسی چیز کو دوست نہ کرتی تھی اور فرماتی
 تھی اَلْخَيْلُ مَعْصُومَةٌ نُوَاكِبِيهَا الْخَيْرُ اور صاحب عصا وہی تھی جنوں نے
 عاصیوں کو زرعصا کیا جنکی شاخیں بورو و مشاہدات وغیرہ میں فروریسے کہ تھنیں
 عصا لیکر نہوٹو گویا چوگر و نکی جنگی شرح میں عصا کہنا مستحب ہی جنگی عہد میں کہتا
 ہے سلم موقوف ہوئی اگر رضاری کہیں کہ شاید بالکو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 ہی کی اور کسی پیغمبر فی تورہ ہو پس خبر اوسیکل ہو کہونہیں اول تو کسی مورخ نصرانی
 یا یہوویا سلم فی یہ لکھا نہیں کہ بابل کو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی بیشتر کسی فی تورہ اور

یہی کہ اگر بالفرض وہ ٹوٹا تو پھر بموجب اخبار نبیاء کی کہی آباؤ نہوتا لیکن وہ یوحنا کی قبت
 تک آباد تھا تب تو اوسنی فرمایا کہ یہ ویران ہوا چاہتا ہی اور سطح کی قبت تک ہی
 آباد تھا پس ثابت ہوا کہ اول حسنی بالکلو ویران کیا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 تھی اور اونکی ویران کرنیکی بعد پیراچ تک آباد نہوا پس تمام تعریفیں جو بائبلکی توڑیوالی
 شان میں لگی ہیں وہ پیر صادق آئین اور نبوت اونکی ثابت ہوگی فاشھدان کھل عہد
 اللہ ورسولہ اور بیان ہی ہوا کی ہی تعریف اور حضرت عمرؓ کی ہی تعریف نکلتی ہی
 اور اگر سو اس خبر کی اور کوئی خبر اس مختصر میں لکھی جاتی تو مضائقہ نہیں ہی تھا کہ
 ہی فاکھت کلا تعسف اور سلیمان کی تسبیحہ التسبیح میں ہی کہ چاہی کہ میری بہائی کا
 بیٹا اپنی باغین ول فرماوی اور اوسکے میوہ کہائی ای اور تسلیم کی اگر کئی نہیں تہم دیکر
 گتا ہوں کہ جب میری بہائی کی بیٹی کو پانا خبر دیا کہ میں اوسکو بہت دوست رکھتا تھا
 میری بہائی کا بیٹا سرخ و سفید ہی اوسکے دونو ہاتھوں میں سرسین کا سونا ہر ہوا ہی
 انتہی گتا ہوں میں حضرت سلیمانؑ کی ایکو اسرائیلی کہا اور اسرائیلیونکی بہائی ہما علی
 ہیں جو ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی باپ دادی تھی اور باغ سی مراد ملک سلطنت
 ہی اور اور تسلیم کی اگر کیا اوسکے باشندی ہیں اسمیں شاہہ ہی کہ اور تسلیم کی لو کہ
 محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور اونکی سلطنت کو دیکھنے کی اور رنگ ہماری حضرت صلی
 اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سرخ و سفید تھا اور سرسین کی سوئی ہی مراد یہی کہ فارس
 کلک و مال اونکی ہاتھ و گچا پس یہ خبر عیسیٰ کی نہیں اور سلف کی کسی نصرانی فی اسی عیسیٰ کی
 خبر نہیں کہا اور اگر وہ مقصود ہوتی تو سلیمانؑ بہن کا بیٹا کہتی کیونکہ اونکی باپ نہتا اور اگر
 ابن اللہ کا ذکر آویگا تو سلیمانؑ اخ اللہ ہوا ونگی اور صحیفہ شعیبا کی ۲۱ میں ہی کہ آخری تو بن

ایسا ہوگا کہ خداوند کی گھر کا پہاڑ پہاڑوں کی چوٹیوں پر بنایا جاوے گا اور ساری قومیں
اوسکے طرف روانہ ہوں گی اور کہیں گے اے ہم خدا کی پہاڑ پر چڑھیں اور اوسکے گھر میں
جاویں یہ ہم کو اپنی راہیں بناوے گا ہم و پیر چلیں گے کیونکہ شریعت صیہون اور خدا کی بات
اور شلیم سے نکلی تھی گی اور وہ امتوں کی درمیان عدالت کریگا اور بہت لوگوں کو ڈوڑھائی
گا انتہی سوار روانہ ہونی والی قوم حاجی لوگ ہیں اور خدا کا پہاڑ عرفات اور اوسکا
گھر کعبہ جو پہاڑ تھی گرا ہوا ہے اور صیہون بیت المقدس کی پہاڑ کو کہتی ہیں اور شلیم
بیت المقدس کا نام ہی سو فرماتا ہے کہ وہاں سے عیسوی شریعت موقوف ہوگی اور
عیسیٰ کی خبر نہیں ہو سکتی کیونکہ اونہوں نے عدالت نہیں کی اور سیکو خزاوسزا
نہیں پہنچائی اور کسی کو وٹا نہیں اور وہ میں ہی کہ خدا تو مومنکی لپی دور سے ایک
نشان لگا کر گا اور اونہیں میں کے اطراف سے سیٹھی بجا کر بلاوے گا وہی وڑ کر
جلد اونگی کوئی اونہیں نہ تھکیگا نہ ہسلیگا نہ اونگیگا نہ سو جائیگا نہ سپکا کر بندو ہوگا
نہ سپکا جو بیجا ستم کھل جائیگا اونکی حد تک تیرہ بنوں کی ساری کمانیں کشیدہ ہیں
اونگی گھوڑوں کی سم چھاق کی پتھر کی مانند ہوں گی اور اونکا چکر گھومو کی مانند اور شیر کی مانند
ڑھیکا اور شکار پکڑے گا انتہی یہ محمدی جہادیوں کی تعریف ہی اور اسکے موافق ہی
وَالْعَادِيَاتِ ضَبْحًا فَالْمُورِيَاتِ قَدْحًا فَالْمُغِيرَاتِ صُبْحًا فَأَنْزِلْنَهُنَّ
نَقْعًا فَوْسَطُنَّ بِهِ جَمْعًا اور شیر کی مانند گرجنی والی نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ہیں اور وہ ہیں ہی کہ اسلحہ کی سی باتیں کر و اور جس ہی یہ ڈرتی ہیں ڈرو صرف
لشکر و نکی خداوند سے ڈرو کیونکہ وہی مقدس ہے اور وہی ہمارے ہنگو لا تہری وہ
اسرا لندوں کی لپی تھی ہی اور اور شلیم نے لی ہا جا ل و ز قریب ہی کہ لوگ ٹھوکر کھائیں گی اور

گرنگی اور ٹوٹینگلی اور قید کی جائیں گی پس لپیٹ کہو دستا و زین اور مہر کر کی کہہ چو
صحیح جو میری شکر دہن کی ہیں اور میں اب انتظار کرونگا اوس مالک کا جو مومنہ
ہے پاپا ونگا اسرائیلیوں نے اور اوس پر تک لگائی رہوگا انتہی کہتا ہوں میں نصاری عیسیٰ
کی خبر جانتی ہیں اور اونکی الو میت کی دلیل سمجھتی ہیں لیکن ٹی غلطی میں ہیں کیونکہ پہلی
صفت یہ ہے کہ وہ شکر و نکانا مالک ہی عیسیٰ ملک لشکر و تیغ و سلطنت کہہ
نزلتے تھے اور دوسری صفت یہ ہے کہ وہ پتھر ہی جہیں لوگ ٹھوکر کہا ٹینگلی تا آخر
عیسیٰ ایسی تھی کیونکہ اونکی شرع میں قتل حبس کا حکم نہ تھا بلکہ محض جاتی تھی جس
کسی کو نہ صدمہ پہنچا اور نہ کوئی گرانہ ٹوٹا نہ قید ہوا اور تیسری صفت یہ ہے
کہ وہ اسرائیلیوں نے مومنہ چپا ونگا عیسیٰ ایسی تھی بلکہ خاص اسرائیل ہی
کیوں اسطی مبعوث ہوئی تھی اور خود ہی اسرائیلی تھی چنانچہ ذکر اسکا اوگیا انشا
اللہ تعالیٰ اور چوتھی صفت یہ ہے کہ وہ سب شریعتوں کا نسخ ہوگا اور عیسیٰ اگرچہ
واقعیانہ نسخ تھی لیکن نصاریٰ کو اس سے انکار ہی کہتی ہیں کہ وہ شریعتوں کی نسخ
نہی بلکہ مکمل تھی اور انجیل سے دلیل لاتی ہیں اور رسالہ السنوۃ کی مولف فی محمد صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اعتراض کیا ہے کہ اگر وہ سچی نبی ہوتی تو اکلے شرعوں کی خلاف
حکم دیتی اور ایک ایک مرد کو چار چار جو روان کرنا جائز نہ کہتی پس ضرور ہوا کہ
نصاری اس قول کو عیسیٰ کی خبر نجانیں بلکہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خبر سمجھیں
کیونکہ اشعیا اپنی تابعین سے فرماتی ہیں کہ اس ملت کی سی یعنی یہود کی سی باتیں
نکر اور انکی طرح فلسطین و روم و مدین و غیرہ کی بادشاہوں نے نہروا اور انکو مقدر
ہے جو ملک چاہے کہ تمہارا تمام مکہ اعتماد لشکر و نکی صدا و ند پر ہو جو بادشاہ عادل و منہدر

ہی تھی تہری جسی ہماروں نے متروک و مہجور کیا تھا لیکن جنت تعالیٰ نے اوسے کو نیکی سے
 بر رکھا اور خاتم الانبیا بنایا وہ اسرائیلیوں کی لپی بنی ہی کہ اون پر سلط ہوگا
 اور نبی کی طرح ایک ایک کر کے اون سب کو شکار کر لیکھا اور بیت المقدس شام کی سر
 بہا جال ہی کہ کیا رنگی اوس میں عمل کر لیکھا اور لوگ اوس تہری ہو کر کہا نہیں یعنی
 اوسکی نبوت میں شک کر نیگی اور گرینگی اور جب گرینگی جو دم چور ہو جاوینگی اور جب
 چور ہوگی قید کیسی جائیں گی کیونکہ ہاگنی کی طاقت زمین کی پس فتنہ زمینہ حضرت
 امام محمدؐ کی عہد میں تمام خلق و لشکر کا وہ مالک مخدوم ہو جاوینگا اور سب
 اوسیکے دین میں آجاوینگی پس ای پیغمبرؐ اپنی دستاویز و کولیب رکھو اور سب
 صحیفے انبیا کی ہیٹ رکھو کیونکہ جب ہ شکر و کاکا کا نظر ہوگا یہ سب شیخ و سرور
 ہو جاوینگے اور انکی کچھ احتیاج نہ رہے گی اور سب میں اوسے شکر و کاکا کا جو نبی اسرائیل
 سی و پلوش ہوگا انتظار کرونگا یعنی محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا اور جو نبی اوسکے
 پیشتر آیا اللہ ہی جیسی کر یا بھیجی و عسی غیرہ سوا اوسکا میں انتظار کرونگا کیونکہ وہ
 بتی اسرائیل کا پیغمبر ہوگا اور میں انکی فعل و سنی ہزار ہوں پس اوسکا منتظر ہونگا
 جو انکی جزا و کماڑی اور انکا غور و مشادی اور محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی رسالت
 اگرچہ عام ہی لیکن وہ اسرائیلی نہوگا بلکہ اسرائیلیوں کی کہ رانی سی نبوت چہین
 لیکھا اور اوسکا غور و ڈھاویگا اور وہ میں ہی ہماری ہی ایک لڑکا تولد ہوگا کہ حکم الاز
 کا نشان اوسکی کاندھی پر ہوگا اوسکی ہی نام ہوگی عجیب اور شیر اور مشوٹا
 عظمیٰ کا بدشاہ اور آلہ قوی مسلط اور سردی باپ اور سلامتی کا بادشاہ
 اوسکے حکمرانی اور سلامتی کی افزائش کا کچھ انتہا نہوگا وہ داؤد کی تخت و سلطنت ہے

راج سے لیتی بد تک عدل و انصاف سے نظم و نسق کر چکا انتہی سونشان حکومت کا انہر
 نبوت ہی کہ ہماری حضرت صلی اللہ علیہ الہ وسلم کی شانہ پرتھی اور بادشاہ مشورت
 اسوہ علی کہا کہ تم تعالیٰ نے ہماری حضرت صلی اللہ علیہ الہ وسلم کو مشورت کر چکا
 حکم دیا تھا کہ **شَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ وَأَعْرِضْ شُورَتَهُمْ بَيْنَهُمْ** اور الہ قوی قوی با مراد
 ہی اور اگر رضاری عیسیٰ کو خدا کہیں تو قوی و مسلط نہ کہہ سکیں گے کیونکہ سلطنت اور غلبہ
 ان کو حاصل نہیں ہوا اور داؤد کی تخت سے مراد یہ ہی کہ وہ داؤد کی مانند ہم نبی کا
 ہم بادشاہ کا قال **لِلْمَلِكِ الْدِّينُ تَوَاصِيَانِ** اور اب تک ناظم ہیکل یعنی بلا واسطہ
 ہی اور بواسطہ تابعین کے ہی اور حضرت عیسیٰ فی نہ عدالت کی نہ عالم کا نظم و نسق
 اور زمین ہی کہ میں وہی ہے جو گناہوں کا پاک مہت کو اور اون لوگوں کو جن پر پیرا قہری
 شرادیوی اور میں وہی حکم نافذ و نگا کہ لوٹ کا مال لیلی اور انہیں سیر کری اور
 پتھر کی مانند ٹاٹھی اور ۲۶ مین ہی کہ دروازہ کہو لو تو راست باز آوین وہ جو
 خدا پر عہد رکھتا ہی جو اونچی ٹیٹھی والوں کو نیچی اور تاریکا اور بلند شہر کو لپٹ کر چکا
 اور پت کر کی خاک میں ملا و چکا ہاں صدیقوں کی راہ عدل ہی ای خدا تو فی اور
 قوم کو کثرت بخشی ای میری قوم دیکھو خدا اپنی مکان سے چلا آتا ہی تو زمین کی نشاندہ کو
 شرادیوی انتہی یہ خبر عیسیٰ کی نہیں کیونکہ اگر عیسیٰ خدا ہیں کہ اپنی مکان سے چلی آئی تیز
 تو انہوں نے زمین کو نہ لیا کیون نہ دی اور بچ کیوں و پٹیا یا اور قتل کیوں ہوئی بلکہ
 محمد صلی اللہ علیہ الہ وسلم کی خبر ہی اور مراد یہ ہی کہ خدا کا جلال آتا ہی اور قوم صادق
 محمدی ہیں اور حضرت عیسیٰ فی ہماری ہی حضرت صلی اللہ علیہ الہ وسلم کو روح صدق
 تمہاری جنکی امیتو کا لقب صدیق ہوا اور کہ کشونکو ہماری ہی حضرت صلی اللہ علیہ

والہ وسلم فی سبت کیا جو اسلام تلائی اونی چیز یہ لیا یا قتل کیا اور یہ امر اگر حق کو ظلم
 سے معلوم ہوتا ہی لیکن حقیقت میں عدل سے کما کما حج بہ الخ کما فی اکثر کتب
 اسی وسطی حضرت اشعیا فی فرادیا کہ صدیقوں کی راہ عدل ہی یعنی سب سے کم کر سٹون کو خاک
 ملا نا ظلم ہی اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد کو خدائی نہایت کثرت بخشی حقیقی
 اولاد کو بھی یعنی ہاشمی سید نکو اور علویوں کو اور حکمی اولاد کو بھی یعنی امت کو کہ
 اِنَّا اَعْطَيْنَاكَ الْاَلْکُوْثُرَ یعنی ہم نے تجھے ہی بہت سی اولاد و امت کہ اتنی کسی سے غیر
 نہیں دئی کہ نہ ہستی لی مغرب تک دیوہنی لی جنوں تک تیری مطیع و منقاد ہونی اور
 ۲۹ میں ہی کہ کچھ ایسی برہنوں کی کہ لبنان ایک بیوہ دار میدان ہو جاوگا اور اوس
 بہری کتاب کی بائیں سینہ کی اور اندھی اندھیر میں مکہ میں اور کین و محتاج خون
 ہونگی اور بدکار کاٹ ڈالی جائیں گی سو بدکار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عہد
 میں کافی گئی اور عیسیٰ فی تو انجیل میں لکھا ہی کہ زانیہ کو بھی تغیر ندی اور اندھی بہر
 عرب کی ہی لوگ تھی کہ نیک بات نہ سنتی تھی اور بت پرستی میں با کرتی تھی اور
 ایسی انکہ نہ کہتی تھی کہ آپ کوئی اگلی کتاب پڑھ کر فی الجملہ ہدایت حاصل کریں
 اور سکینوں کے مراد ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور انکی اتباع ہیں کہ
 فَمَا تَقِي تَقِي اللّٰهُ حَاجِبِيْ فَسَكِنَا وَ الْبَدَا ذَا قَةَ مِنْ اَلْوَيْمَانَ اور حضرت
 عمر کے کسی بیونہ کا گدڑا پہنتی تھی اور کہتی تھی بیونہ کی طرح تنم میں پڑو اور حضرت علی
 کا ابو تراب خطاب تھا اور ۲۳ میں ہی کہ ایک بادشاہ رستی سے سلطنت کریگا
 اور شاہراوی عدالتی حکمرانی کریگی اور ایک شخص اندھی سے بناہ کی جگہ کی مانند ہوگا
 اور ندی کی مانند خشک میں میں اور سایہ کی مانند ماندگی میں بی لحاظ کا دل معرفت ہم

اسی طرح کہ بیان کیا
 اور کچھ بیونہ

اسی طرح کہ بیان کیا
 کہ تمہاری زبان سے

ہوگا اور لکن کی زبان سے صاف کلام نکلیگا انتہی بادشاہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 انہما سو اسطی کہ اب سلطنت و نبوت کی جامع تھی اور شہزادی دوازده امام بیعت امیر
 خدفاہی راشدین اور عیسیٰ فی حکمرانی نہیں کی اور نہ اولاد رکھتی تھی کہ وہ شہزادی
 تھا لہذا فی بلکہ بادشاہی کی لفظ سے انکو انکار تھا چنانچہ انجیل میں ہی کہ انہوں نے
 انہما سے کہ بادشاہی یہاں کی نہیں اور ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مصیبت
 زد و نکی پناہ تھی عَلَىٰ نَوَائِبِ الْحَقِّ اور آپ فی دعا کی کہ میری امت قبل قیامت
 ٹی عذاب عام سے ہلاک نہ ہو جس طرح اور انبیا کی عہد میں ہو اور آپ کی طفیل سے
 عرب کی اجگر معرفت فہم ہو گئی اور یہودہ لوگوں کی زبان سے نوحید و محمد کی باتین
 نکلتی تھیں اور تم ۳ اور ہلو میں ہی کہ خدائی اونکی لپی قورعہ ڈالاہی اور رٹی الکی
 اونہیں حصہ بانٹ دیا ہی سو وی ابد تک پشت در پشت اویسے مالک اونکی
 اود اس مکان اونکی لپی شادان ہونکی زمین افراط سے شکوفہ لاوگی لبنا کی
 شوکت اور سنی سچائی کی دیکھو تمہارا خدا نرا و جزا ساتہ لپی آہی و سو وقت اند ہونکی
 انگین کہیلین کے اور ہرون کی کان سنین کی پیاسی زین پر پانی کی چشمی ہونگی
 وہاں ایک شاہراہ ہوگی اوسکا نام پاک کی راہ ہوگا بیوقوف ہی اوسمیں گمراہ
 ہونگی وہاں شیر نہوگا اور کوئی درندہ اوسمیں جالشیگا انتہی کہتا ہونہیں بدت
 ہنگنی اسرائیل میں نبوت رہی اور بنی اسمعیل متاع ناپرسان کی طرح پڑی رہی لہذا
 حقتعالیٰ فی عدل کی راہ سے رسی ڈالکر برابر برابر بنی کم و کاست حصہ بانٹ دیا کہ
 آخری زمانہ کی نبوت و ولایت و ہدایت اونکو عطا کی سو وی پشت در پشت اس
 حصہ کی مالک ہیں کی جس طرح ساہما سال نبی اسرائیل مالک ہی اور عیسیٰ کی نہیں

گئے تھے وہ تو بظہار شہ آری کی آمد و ابن اللہ تھی اور کاسا جہی اور حصہ ثانی والا کون تھا اور
 یہ سب کی وہ آپ بنی اسرائیل ہی تھی حسب طح اور انبیا پر حصہ باطنی کی کیا معنی قول اسکا
 خدا جزا و سزا یعنی آپ ہی شریعت آؤ کی جو رحم و قہر کی جامع ہوگی بدکاروں پر عقوبت
 ہوگی اور نیکوں پر رحمت آپ ہی عدل شرع کہ شیر اور بکری ایک گھاٹ پانی پی اور کہہ کے
 حرم میں کوئی درندہ جانہیں سکتا چنانچہ مفسرین نے اور امام الحدیثین مولانا عبدالعزیز
 نے تصریح لکھا ہے اور تجربہ بنا ہدی اور امام ہندی رنگی عہد میں زمین خوب تازہ و سرسبز
 ہوگی اور درندی اپنی درندگی چھوڑ دینگی کذا فی حدیث القیامۃ اور ۲۲۰ میں ہی میں نے
 باتیں بتاتا ہوں صحرا و دشت اور صحرائی کا نوا اور یہ جو قیدار میں ہی باؤ از بلند خدا کی تانوا
 ہوں خدا ایک بہادر کی مانند شکل کٹا ہوگا وہ جنگی مرد کی مانند اپنی غیرت کو اکسا دینگا
 وہ اپنی دشمنوں پر بہادری کرے گا میں اسے چپ رہا اور آپ کو روکی گیا پر آپ میں نور و
 سی ٹھنڈی سپاس لوں گا پہاڑوں کو جاڑوں کا اور اندھوں کو اس سے سی لی چلوں گا
 جس سے ہاگاہ نہیں میں اندھیرے کو روشن کروں گا اور ٹیڑھی چیزوں کو سیدھا انتہی متدبر
 اسمعیل کی بیٹی کا نام ہی و رظہ و رذا جلال کی طور پر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عہد میں
 واقع ہوا اور اندھی بنی اسرائیل اسمعیل کے گمراہ لوگ تھے سو انکو شرع محمدی پر چلنے
 حکم ہوا جس سے ہاگاہ انتہی حاصل رہی کہ جب خلق نے بہت سراؤٹھایا اور شرع سے
 بالکل منحرف ہوئی مینی محمدی شریعت انونکی وسطی معین کی تو جنگ و جدل سے ہاری
 جائیں اور زبردستی راہ راست پر لائی جائیں اور ۲۶۰ میں ہی کہ میں اکل و قیون کی
 باتیں جو اہلک پوری نہیں ہوئی بتاتا ہوں میں ایک عقاب کو یعنی اس شخص کو جو
 ایک بعید ملک سے اگر میری مصلحت کو پورا کرے گا بلاؤں کا انتہی عقاب کا لفظ عیسیٰ

ٹی واپسی نہیں اور بعید ملک مکہ ہی اور عیسیٰ تو اور شلیم سی ہوئی جہاں اشعیاء اور اونکی امی تھی
 اور مصلحت خدا تعالیٰ کی یہ تھی کہ رحم و قہر دونو یکبارہ ظہور کریں اور ۲۹ میں ہی خدا ہی نے
 سی بلایا میں ہنوز اپنی مکی بیٹ میں تھا اور اوسے میرا نام دکر کیا اور میری بہن کو تیغ تیرکی
 مانند کیا اور اپنی ہاتھ کی سایہ ملی بھی پہنایا اور مجھی تک درخشان بنایا اور اپنی سرش
 میں بھی پہنان کیا اور کہا تو میرا بندہ ہی میں تیری سبب مجھو ہوگا انتہی اور بھی منہ نہیں ہی
 میں خدا کی نزدیک مجھو ہو اکتا ہون میں اس جگہ اشعیاء محمد کی طرف سے گوگون سی خطاب کرتی تیر
 اور دو رک بلانگی یہ معنی ہیں کہ وہ اسرائیلیوں سی جیسا معہود ہی مبعوث نہوگا اور شیل
 ولادت نہو کر ہونگی یہ معنی کہ اوسکے خبر اگلی صحیفوں میں ہوگی اور زبان اوسکے نہایت
 فصیح ہوگی اور وہی میں کہ نہ ہوگی فاسقون کو اوسسے سوکھ جانگی کہ یہ نصیب نہوگا او
 وہ خدا کا حمایت کردہ ہوگا خلق اوسکو اور پیغمبر کی مانند قتل نہ کر سکیگی جیسی تیرا یو
 اشعیاء مقتول ہوئی بالفاق اور عیسیٰ برعم رضاری وہ تیر مصقول ہی جسکا جاہ و کہلی اہل
 عالم پر واقع ہوا اور وہ خدا کی سلاح خانہ میں محفوظ رہا شہریراوسی تو شکرین گی اور محمد
 و محمود و حامد و احمد سب ہماری حضرت کی نام ہیں اور ۲۵ میں ہی امی صہون اور ہم
 شاد ہو کیونکہ اگلی کوئی نامختون دنیا پاک تجہ میں داخل ہوگا اور میرا خادم دانائی سی کایا
 ہوگا وہ بالا وستوہ ہوگا وہ بہت سی قوموں پر چڑھسکا اور بادشاہ کی لگ اپنا نہو
 بند کرنگی انتہی ملخصاً اور اسکے موافق قرآن میں ہی **وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ مَنَعَ مَسَاجِدَ**
اللّٰهِ اَنْ يُذَكَّرَ فِيهَا اَسْمَءُ وَاَوْسَعَىٰ فِي حُرْمَتِهَا اُولٰٓئِكَ مَأْكٰنٌ ظٰلِمٌ اَنْ يَدْخُلُوْهَا
اَلَا خٰرِفِيْنَ سَوْفَنُزِنُ لِي لَكُمَا هِي کہ رضاری آپ کو منصف جانتی تھی اور یہود کو
 ظالم کہ انہوں نے حضرت عیسیٰ سی شہنشاہ کی اور ہمیں اونکو مانا سوائے تعالیٰ عزنا تھی کہ

روم کی نصرانیوں نے یہودی کی ضد سے بیت المقدس پر دھاوا کیا اور وہاں کی باشندوں کی
 یہودیوں کے غیر کہلے ہوئے مقبول کیا اور یہودی کی مسجدین اجارین ہو یہ کیا انصاف ہی کہ اذہم
 ضد سے خدا کی مسجدین اجارین اور فرماتا ہے کہ یہ بھی لائق نہیں کہ اس ملک میں عالم
 زمین آخر اللہ تعالیٰ نے وہ ملک شام مسلمانوں کی ہاتھ لگایا اور قسیر حسینی مین ہی کہ
 تیطوس و می بیت المقدس پر چڑھ گیا تھا اور یہودی کی احبار کو اوسنی قتل کیا تھا اور
 ایک مسجد بیت المقدس کو جمع کی لفظ سے تعظیماً ذکر کیا یا ہر قطعہ و موضع اوسنی
 مسجد ہی یعنی محل سجد اور قول اوسکا ساگان کھڑا دیہ ہی کہ مسلمانوں کی ایام ترقی
 مین ترسا و ونکو مسلمانوں کی ترس سے مسجد اقصیٰ مین جانی کی قوت نہوگی کہتا ہوں مین
 دو نو مصحفوں کی وعدہ کی موافق ایسا ہی ہوا کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کی حلت سے چوٹی برس شام فتح ہوا اور اہلک سلامیوں کی قبضہ مین ہی اور صلح
 کی عہد مین چند سال ہان نصرانیوں کا دخل رہا تھا لیکن اہل مین چین سے رہی با
 تھی صلح الدین اون پہلی در پی ہما در تا ہی رہا اور آخر کو اوسنی پانچ لاکھ فرنگی
 مار کر شام کو گیا تھا سو حضرت تعالیٰ نے فرماتا ہے کہ یہ لوگ مسلمانوں کو شام کی مسجدین
 نماز پڑھنی سی کی منع کرینگے یہ آپ ہی اوس مین نجانی پانچ لاکھ فرنگی ڈرتی اور جب کہ
 ملکہ فتح نہوا تھا تب عرب کی مشرکین مسلمانوں کو کعبہ مین نماز پڑھنی سی منع کرتی تھی
 اوسو پہلی مساجد کا لفظ جمع سی بولا گیا یعنی دو نو مقدس جہوں مین سلام کا عمل ہوگا
 اور نامختون اور کفار وہاں دخل نہا ونگی اور ہا سننی نامختون کی خدمت اور مختون کی تعریف
 ثابت ہی اور رضاری باوجود اسکی سختی سے انکار کرتی ہن اور نا انصافی سے سختوں کی
 خدمت کرتی ہن اور منتی کلام رضاری کا ایسی نصوص قطعہ مین تاویل ہی کہتی ہن پڑھ

اور گوئیں جنگی دل دنیا سے مقطوع نہیں لیکن باتفاق عاقلانہ فیض صریح کا تاویل کرنا
 صحیح ادائیگی اور سب مذہبوں میں منوم اور اگر ایسی ہی کہلی حکومین تاویل روا ہو تو انہیں
 ولعیقوب و داود و اشعیا وغیر ہم علیہم السلام کا ہیکو اپنا جیتا چڑا لٹواتی اور لوگوں کو
 اس بات کا حکم دیتی اور تصریح خرقیال کی مہین ہی کہ سب فرزند غریب جنسوں کی جنگی
 دل خیر نختون ہیں اور گوشت غیر نختون ہیں میری قد سوتھین داخل نہونگی یعنی کہ مقدر
 میں اور شام مقدس میں اور عبد و خادم خدا کی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں جنگی
 دانائی و دست و پسن پر آفتاب سی ظاہر تر ہی دہری حکیم اور بہتری فرنگی جو نبوت
 ملی قابل نہیں کہتی ہیں کہ سب جو نبی کہلائی حکیم تھی اور عیسیٰ ہی حکیم تھی لیکن محمد صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم ان سب سے دانا تر تھی اور نکو تالیف قلوب کی ترکیب خوب معلوم تھی
 اور جہاد و مشورت کا امر و نہون نی ایسا سوچ کر نکالا کہ ملک گیری کا تمام کارخانہ
 اوسے پر وابستہ ہی پس ثابت ہوا کہ تمام خلق کی نزدیک ہماری حضرت صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم ملی دانائی اور کمال ثابت ہی اور کیونکر نہوا و سنی انائی کا ایک شتمہ تمام اہل
 اسلام کو پہنچا ہی جنگی فضل و کمال و عرفان کا شری سی ثریات تک شہرہ پڑا ہی پس سقد
 فضل و کمال کا بی محنت حاصل ہو جانا ایک پند میده امی آدمیکو جسے پڑھنا لکھنا نہ آتا
 ہو اور آغاز عمر سی انجام تک و سنی جاہلون ہی میں اوقات لسبر کی ہو ہی شبہہ
 خرق عادت تھی اور پی خرق عادت اوسیکے نبوت پر دال ہی اور عیسیٰ تو برعم
 کی عہد و خادم خدا کی نہتی بلکہ خود مخدوم و معبود تھی قول اوسکا ستودہ یعنی درجہ
 و مرتبہ اوسکا علی و عالی ہوگا اور تمام خلق انجام کو اور اکثر آغاز و توسط میں اوسکی
 تعریف کرینگی یہاں تک کہ جب اوسکا نام خلوت و جلوت میں مذکور ہوگا سنی والی

بیساختہ اویس کے تعریف کرینگے اور اوسپر درود بھیجیں گے اسیواسطیٰ خدائی اوسکا نام محمد
 ہے اور اسیواسطیٰ اللہ وسلم رکما ہی اور سنو وہ و منحرد و نو نقطہ مراد فہن انصاحب ہمارے
 ہی کے ساتھ تھے۔ تین تہسوار بقران ثنا گفت ہر خدا ہی اور چاہی یون کہی
 بصحف سما ویت میراشناسی قول اوسکا مونہ بند کرینگے یعنی سوی زمین کی بادشاہوں
 تمام شایعیت ہی اویس کے اگی بلکہ اویس کے ملازموں کی اگی بات کرینگے تاب
 نہوگی چنانچہ رسول و عمرہ کی اگی کا پتا تھا اور جی میں کہتا تھا **شعریت**
 حق ہے این از خلق نیست ہیست این مرد صاحب لوق نیست اور اشعیا کی ہم
 میں ہی اری اور بچ تو توجنتی نہتی اب گیت گاؤ کیونکہ خدا فرماتا ہی جار مکان کی بچے
 سہاگن ہٹی کی بچوںسی زیادہ ہیں اپنی جنمی کی فضا کو وسیع کر اور اپنی مسکنوں کی پردوں کو
 تان اور اپنی سچوں کو خوب مضبوط کر اور اپنی طنائیں خوب لبنی کر کیونکہ تو دہنی اور باہن
 شکست دیتی پیرگی اور تیری نسل امتوں کی وارث ہوگی اور ویران بستوں کو آباد کر سی گئی
 تو اپنی جوانی کی نہایت اور رنڈاپی کاٹنگ کہی یاد کرینگے کہ تیرا نجات دینی والا
 خدا کہتا ہی کہ مینی تجھی اکیدم کی لی پھوڑ دیا تھا اب تجھ پر ابدی عنایت کرونگا یہ
 نوح کی طوفان کا ساما ملہ ہی سو جس طرح تب مینی قسم کہائی تھی کہ زمین پر پیر کہی
 ایسا طوفان نہوگا اسی طرح اب مینی قسم کہائی ہی کہ تجھسی پیر تھی آزر دہ نہوگا پہاڑوں
 جائینگے پر پیری مہربانی میں جو تجھ پر ہی فرق پیر کا انتہی ملخصا یہ ہاجرہ کو نبیارت ہے
 جو تمام عرب کی ماہی یہ لونڈی تھی نکالی ہوئی سب کے نظر و نمین حقیر اور سہاگن
 سی سارہ کی طرف اشارہ ہی جو بی بی تھی سو حقتعالیٰ نے لونڈی پر رحم کیا اور
 فرمایا کہ تجھ پر پھوڑی نو نکا عتاب تھا اب خوشی کر تیری اولاد سارہ کی اولاد سے

زیادہ ہوئے اور تمام ملکوں کی مالک ہوئی سو ویسا ہی کہ جب عتاب کی شب
 سحر ہوئی اور بنی اسرائیل نے قبائل پر پشت دی اوسکے اولاد سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئی جنہوں نے راست و چپ کی بادشاہوں کو شکست دی اور انکی
 وارث ہوئی اسمعیلیوں کی اگلی نو نکی ذلت و ندامت بھول گئی ابدی عنایت سے
 سرفراز ہوئی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی کہ میری امت غدا ب عام سے
 ہلاک نہ ہو سو قبول ہوئی اور ۵۵۰۰۰۰ مین ہی کہ مین مٹی ابدی عہد باندہ ہوگا اور داؤد علیہ السلام مین
 رحمتیں بیکر و نگا دیکھو مین اسی لوگوں پر گواہ بناؤنگا اور خلق کا فرمان و ا خدا ایک
 گروہ کو جسے تم نہیں جانتا بلا و یگا اور وہ قومین جو تجھی نہیں پہچانتین تیری پیچی و زبلی
 ٹیونکہ اوسنی تجھی ستودہ کیا ہی انتھی یہ خطاب محمدی امت سے ہی سو جس طرح خدا نے
 داؤد کو دنیا کی ہی بادشاہی سی اور دین کی ہی اس طرح محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
 دنیا میں فرمانروا و حاکم بنایا اور جب تک قیامت قائم نہوگی اوکی حکومت و شوکت
 ٹونہ بگاڑیگا اور قیامت ٹی دن ہی و نہر حمت کر گیا اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 ٹوسب امتوں پر گواہ بنا و یگا بلکہ اوکی امت کو ہی یہ درجہ بلیگا چنانچہ قرآن مین فرماتا ہے
 وَكَذَلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ أُمَّةٍ وَسَطًا لِيَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ
 عَلَيْكُمْ مُبَشِّرًا وَنَذِيرًا اور ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام خلق کا گواہ عام اس
 بنا و یگی کہ او نکوا اولین و آخرین کا علم عطا کیا تھا اور شرع او نکی متوسط ہی یعنی
 سب شرعوں کی اصول کی جامع ہی کیونکہ جو شریعت ہی و حال سی خالی نہیں یا جلالی ہی
 یا جمالی سو آپ کی شرع مین و نوام موجود ہیں پس ج اسیر عامل ہوگا وہ سب شرعوں کا
 عالم ہوگا جسب عقل مدد کرے اور حضرت عیسیٰ کی یہ خبر نہیں ہو سکتی کیونکہ نصاریٰ کی یہ

روز قیامت کو وہ اپنے تخت پر بیٹھ کر سب کا انصاف کرینگے چنانچہ پولیس کے کتو پولیس
 لکھ لہنی اور ظاہری کہ گواہی کی وجہ سے اور اس سے بڑا فرق ہی اور وہ گروہ جسے
 نہ پہچانتی تھی ہی سمیل میں کہ اس وقت میں سبب ضعف وادبار کی ان پونجی سی تھی
 لوگ وہ نہیں جانتی تھی لیکن جگانہ کی طرح اونکی قدر نکر تھی اور سچی ورنی سی مراد یہ ہے کہ
 وہی اگر چہ نئی شرع یا ونکی لیکن تیری سنگ خلدین سب کیلینگی کیونکہ خدائی تھی ستو
 و محمد کیا ہی پس وہی تیری خوب سیکہ کر نیک نگلی اور اونکا سزا رہی تیری وشن
 اختیار کر کی مصطفیٰ و محمد ہوگا اسی معنی میں ہی اُولَٰئِكَ الَّذِیْنَ هَدَىٰ اللّٰهُ فِیْهِمْ
 اَقْتَدَا و اور اس قول میں اشارہ ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام ہی تبادیا ہی
 اور یہ ہی کہ طرقتہ تانی کا ہوتا ہے کہ انشائی کلام میں مطلوب کا نام لیجاتی ہیں جس طرح
 گھیرنے کیسے وہ خبر بوزہ کی سی بوزہ کہتا ہے اور اکثر پنگلی کی وقت پھوٹ جاتا ہے آوزہ
 میں ہی اشارہ و روشن ہو کہ تیری روشنی آئی اور خدا کی جلال فی تجر طوع کیا بعد از
 انکتہ تالیٰ زمین پر چھا جائیگی خدا تجر طوع ہوگا اور اسکا جلال جلوہ کرے گا عوام و
 پادشاہ تیری روشنی میں چلینگے سبکے سبکے جمع ہو کر دور دور تیری طرف
 آوینگے اونٹونکی قطار میں اور مدیانی و ایفائی سانڈیان تیری گرد ہمیشہ ہوں گے
 قیدار کی ساری گللی اور بناوٹ کی ساری سینڈ ہی تیری خدمت کرینگے اور میں اپنی
 گلی کہ کوستو کی بخشو کا جزیری اور سرسین کی ہجاز ابتدا میں میری راہ لکین گے
 کہ تیری بیٹو کو سونی روپی سمیت دور سی خدا کی نام کی لپی لاوین کیونکہ اسی سے تھی
 ستودہ کیا اجنبیو کنی بیٹی تیری یوارین اوٹا وین گی اور اونکی پادشاہ تیری خدمت گزار کی
 تیرے گے کیونکہ مینی قہری تھی ہار اتھا پر آخر رحم کیا سو تیری دروازت کہلی رہینگے تاکہ لوگ

عواموں کی فوج کو تیری پاس لاکر حاضر کریں جو گز رہ و مملکت تیری خدمت گزار ہوگا
 یہاں ہوگی تعجبان کا جھنڈا تیری پاس آویگا اور صنوبر و شمشاد و بخترا کے درخت
 تیری پاس آئیں گے تا میں اپنی گزرگاہ کو آراستہ و طویل کرواؤں اور میں تیری
 ڈنیوالی تیری سامنے آئے گا کہ تم کہیں گے اور خدا کا سنہرا اور پیرائیل لی نہ و سن کا صیون
 تیرا نام رکھینگے اور میں بدلی کہ تو متروک و مینوفض رہی میں تجھی شہرافت الہی
 دوں گا اور بہت سی پشتوں کا سرور بناؤں گا اگی کو کہی تیری سرزمین میں ستم کی
 صدائے سنی جاگی اور تیری سرحدوں میں خرابی مبربادی نہوگی تو اپنی دیواروں کا نام
 نجات اور دروازوں کا نام ستودہ کی رکھی کی تیری تمام لوگ صدیق ہوگی اور ابد
 ننگ زمین کی وارث ہوگی میری لگائی ہوئی مٹی اور میری ہاتھ کا کام تاکہ میں
 ستودہ ہوں ایک چھوٹی سی ایک ہزار ہونگی ایک حقیر سی ایک قوی گرو ہوگی
 میں خدا اسکے زمانہ میں یہ سب جلد کروں گا انتہی ملخصاً ایک کھٹک خطاب ہی
 اور دلیل و شنیدیکو کچھ کم ہے پورے جس کا آنا موقوف رہا اور جہالت کا اندھیرا
 عالم میں پہل گیا تب خدا تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیدا کر کے اپنی نور
 نگہ کو درخشاں کیا وہی نور عوام و خواص کا رہنما ہوا مکہ شہر جامع بن گیا چاروں
 طرف سے خلق سمٹ کر آئیں آئی اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ساتھ ایمان لائی
 اب بھی ورد و رملکونسی ہر قسم کی آدمی ہر سال حج کی وسطی و سمین جمع ہوتی ہیں
 پہلا یہ رتبہ اور شایم کو کہاں حاصل اور اونٹوں کی افراط مکہ میں اس قدر رہی کہ اور ملکوں
 نہیں عرب و نہیں کا گوشت کھاتی ہیں و نہیں کا دودھ پیتی ہیں و نہیں کا لون سے
 قبائین اور ہندی اور قالین وغیرہ بناتی ہیں و نیر سواری بھی تھی ہیں اور پوجہ بھی لائی ہے

اسی سبب صحابہ تجربہ کہہ گئی ہیں کہ عرب کا تمام کاروبار اونٹ سی ہی اور نہر کا
 پانی اونٹوں کے پیوں سے نکال کر پیا جاتا تھا اور مدینہ کے پانی کا پتہ اونٹوں کے پیوں سے
 ہوا تھا اور نہر کے پانی کا بیٹا تھا سو اون دونوں ہی اپنی نام سی اور شہر آباد کئی اور
 بناوٹ اسمعیل کی پہلی بیٹی کا نام تھا اور تھوڑا دوسرے کی یہ کتاب پیدا کی
 ۲۵ میں ہی سوانح و نوکی ساری کلی اور مینڈ ہی اپنی تمام اولاد جا بجا سی کہ میں
 اگر جمع ہوئی اور اوکے خادم و مجاور بنی اور جو مکان کہ ایسا محمود و تبرک ہو ظاہر
 ہی کہ اوکے خادم ہی محمود ہونکی پس ثابت ہوا کہ اسمعیلیوں کو آخر زمان میں تہہ ملیکا
 سو محمد صلی اللہ علیہ آہ وسلم کی عہد میں ملا کیونکہ آپ سی لگی تو اسمعیلی پیشاک متروک
 و حقیر تہی اور خدا کی شوکت کا گہر مکہ ہی کہ بیت اللہ کہلا تا ہی اور محمد صلی اللہ علیہ آہ وسلم
 علی و اولاد سے پیشتر جو جا بنجارا نبیای سابقین کی شام و فارس و غیرہ کی لوگ
 منتظر تہی کہ کب مکہ جمال احمدی نشن ہوا اور ہم اپنا مال و متاع لیکر اوسین جا بسین
 قول و کا ستودہ کیا یعنی لوگ اس سبب سی تیرا انتظار کرینگے کہ خدا نی
 تجھی محمد کیا ہی یعنی لیکر ستودہ و محمد تمہیں پیدا ہوگا اور تجھی آباد کرے گا اس سبب
 تو ہی ستودہ و محمد ہوگا کو یا تیرا نام ہی ہی تو ملک محمد ہی جس طرح شہر مدین مدین
 ابن ابراہیم کی آباد کرنی سی مدین کہلایا اور غالب یہ ہی کہ خطاب محمد صلی
 اللہ علیہ کی طرف ہو لیکونکہ بستی کی پکارنی سی بستی کی لوگوں کا پکارنا منظور ہوتا ہی
 چنانچہ اس صحیفہ میں بھی جا بجا ہی کہ اسی اور شلیم نافرمان نہوای صیہون تو ایسا کہ
 اپیل افسوس و غیر ذکا و مکہ کی سبب کنون ہی فضل و ہی جسکی باعث مکہ نی
 عظمت و شہرت و ہدایت پائی سو وہ شخص محمد صلی اللہ علیہ آہ وسلم ہیں جس خطاب و نہیں کو

ہوگا یعنی امی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ اس سبب سے میرا انتظار کہ نیکی لہ خدا فی تمہی
 ستودہ و محمد کیا ہی یہاں تک کہ خلق و خالق سب تجھی محمد محمد مکمل کار فی ہن اور خدیو
 مراد بنی اسمعیل ہن اسو طی کہ اشعیا کی قوت متروک و بیگانہ تھی یا بخئی اسرائیل اسو اسطیکہ
 مکہ قدیم سے اسمعیلیوں کا سکنا تھا پس اسمعیلی اوسکے آتشنا ہوئی اور اسرائیلی
 اجنبی اور بلا شک ثابت ہی کہ ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عہد سے آج
 تک کروڑوں اسرائیلی بھی ایمان لائی ہن اور کعبہ کو ہمدی بن منصور وغیرہ خلفای عبادتہ
 فی اور اور بادشاہوں فی نفس چیز و سنی سنت دی تھی اور واقعہ بالبد ہر سال مال
 فراوان ہاں بھیجا کرتا تھا یہاں تک کہ اوسکے عہد میں حریم مجتہدین میں کوئی سائل
 و مفلس ہا تھا اور زبردیدہ فی حریم کی راہ میں جو ضعیف اور باولیاں ہوائی تھیں اور
 لاکھوں شرفیاء مکہ کی راہ میں خرچ کی تھیں اور شاہ جہاں و ہاں پانچ لاکھ روپی
 بھیجی تھی اور ہارون عالمگیر و کبر وغیرہ بھی مال اور وہاں بھیجا کرتی تھی چنانچہ تاریخ
 الفی تاریخ منطقہ و جام جہاں نامی ناصر بن سطور ہی اور مکہ ایک شہر ہی لہذا چڑا کہ ہا قطعہ
 ماندا اوسکے گردا گرد واقع ہن اور باوجود اسل حاظہ کی اٹھ سو سو سن ہجری میں سید حسن بن
 عجلان بن طر فسی اوسین شہر بناہ کی دیوار بنوادی ہی اور ہاڑ جو اوس شہر کو کہیری ہن ہن ایک
 بوقبیس و سرفیقان قول و سکا قہر سی راہتا یعنی اگلی زمانہ میں تو متروک پڑا ہا تہہ میں تین مہلی
 زمین تہہ پر نبوت کا آفتاب نہ چمکا خدا کی توجہ اور شلیم کی طرف ہی لیکن آخر خدا فی تہہ ہر
 اور اور شلیم سے تھی فضل بنا یا ہمیشہ تیری دروازی کھلی رہتی ہن شہر و وزن مرد تیرا
 طواف کرتی ہن سو جیسا فرمایا گیا تھا و سیاہی بلکہ وہ مکان جو کعبہ سے ایک کونہ مشابہت
 رتھی ہن معظم ہوگی یعنی مسجدین کہ او نہیں پانچوں وقت نیکو کی کثرت رہتی ہی خصوصاً رمضان

اور سجدگی دروازی ہماری شرح میں کہی بند کرنا نہیں، وانگروفت کی زمان مکان میں
قول اور سکا عوام کی فوجوں کو یعنی غازی لوگ عوام کی فوجوں کو تیغ کی زور سے مسلمان کر کر تیرا
پاسن ہستی ہیں اور عالم و واعظ خلق کو سمجھا سمجھا کر حج کی وسطی تیری طرف روانہ کرتی ہیں
اور عشق و محبت عاشقوں کو اور حجاج و مطالب حاجتوں کو خواہی نخواستہ تیری طرف گسیٹ
لاتی ہیں جو گروہ تیری خدمت سے ہونہ موڑتی ہیں برباد ہوتی ہیں چنانچہ ابرہہ بن کی
حاکم نے چاہا تھا کہ اپنی بڑی بیٹی ہاتھوں سے کعبہ معظمہ کو ڈھا دیوے سو حق تعالیٰ نے حیوٹی
حیوٹی پر بندو سنی اسی ہلاک کروایا چنانچہ فرماتا ہی اَلْوَتْرُ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ
الْفَيْلِ اور دیکھنی کی لفظ میں اشارہ ہی کہ خبر متواتر کاسنا دیکھنی کی برابر ہی کیونکہ
دونوں میں شبہ نہیں ہتا اور یہ حال ایسا تھا کہ لاکھوں انگٹوں کے ہاتھ تہا اور وہ
کنکرے یا جنسی اصحاب فیل ہاری گئی چھٹی ایون کی عمدتک موجود تھیں اور ربک میں
اشارہ ہی کہ خدا کی پرورش و عنایت حج تیری کامل کر نہیں مصروف تھی اسی
نی غیبی دسی ابرہہ کو ہلاک کیا اور یہ امر تیری ہی وسطی واقع ہوا اور اسی سبب سے
جب تو لشکر لیکر مکہ پر چڑھا تیری رپورڈ گارنی تھی فتح دی و کسیر طرح کی فراحت سے
سی نہوئی اور لبنان ایک پہاڑی شام میں اور شام کا ملک متبرک ہی کیونکہ تمام
اسرائیلی پیغمبر کا مسکن باسٹو شعیا فرماتی ہیں کہ اسی مکہ جو عظمت لبنان کو حاصل تھی
تھا کو بیسگی یعنی نبوت شام سے اٹھ کر تہہ میں آویگی قولی اور سکا صنوبر پوششا یعنی مکہ میں
درخت و سبزہ کثرت سے ہوگا سو واقعہ او میں قسم قسم کی نباتات ہیں ہانگی درخت
و سبزہ کو کوئی کاٹتا اور کھاتا نہیں اور درختوں کی پتی بھی کوئی توڑتا نہیں مگر ادرخو سنا
ٹو بضرورت و اور شاید کہ صنوبر پوششا و پھس سے قسم قسم کی آدمی مقصود ہوں قول

اوسکا اسرائیل کی قدوس کا صیہون یعنی خدا کا پہاڑ اور جبل عرفات ہی یعنی
 اور شیلیم میں تو صیہون مقرر ہی لیکن اسی مکہ تیرا پہاڑ خدا کا صیہون کہلاوے گا اور
 اسرائیل کا لفظ عظمت ظاہر کرنے کی واسطی ہی یعنی وہ خدا جسکی اسرائیل فی تقدیر
 ٹی ہی ہو وہ جب سبھی ازیکاکا تو ہی اوسٹی تقدیس کرے گا اور قول اوسکا تو متروک و
 مبعوض ہی سپر ال ہی کہ خطاب مکہ سی ہی کیونکہ اور شلیم مبعوض نہیں ہی خصوصاً
 اشعیاک کی قہقہہ کہ نہایت محبوب تھی اور کعبہ کی ایک دروازیکانام باب السلام ہی
 یعنی نجات و سلامتی کا دروازہ اور کعبہ کی اوپری و سری طرف کو پندی اور کعبہ
 نہیں جاتی بلکہ جب برابر پہنچتی ہیں مرکز اور طرف منسی کل جاتی ہیں اور کوئی درندہ اگر کسی
 جانور کی پیروی وڑتا ہی اور وہ جانور حرم کی حد میں داخل ہو جاتا ہی تو درندہ ہی پہ جاتا
 ہی اور حرم میں نہیں گستاخ بہ العلامہ عبدالعزیز الحدیث ۴ اور زیادہ شرح ۱۲
 قول کی اور کعبہ کی تعریف اگر دریافت کرنا منظور ہو تو صولہ الضیغ میں لکھو اور ۱۱
 میں ہی کہ خداوند کی روح مجھ پر ہی وینے مجھی مسیح کیا تا میں جکھینو لکھو کبشارتین دن
 اور دل شک تو نکو دلا سا اور اسپر نکو پھراؤن اور خدا کی مقبول سال کا اور اوسکی
 انتقام کی روز کا اشتہار دن ہتی کہتا ہوں میں یہود جب سیکو بادشاہ بناتی
 تھی اوسوقت کا پیغمبر و عن قدس جو سیکل میں مستعمل ہوتا تھا اوسکی بدن پر ملتا تھا اور
 اوسکو مسیح کہتی تھی یعنی مسوح بروغن قدس اور داود نے شاول کو کوئی جکھ مسیح
 الرب کہا ہی کافی صحیفہ صہویل اور ایک مرد عمالتقی فی داود سٹی کہا کہ میں شاول
 تو مارا یاد داود نے فرمایا کہ اسنی خدا کی مسیح کو قتل کیا ہی قہقہہ قتل کرو اور بعضی پیر
 ہی یلقب ہوتا تھا چنانچہ زبور کی ۱۱۰ و کو مسیح کہا ہی اور سفر تانی صہویل کے

۲۲ میں پیغمبر اللہ فی اپنی مسیح داؤد کو نعت دسی القصہ شعبا فرماتی ہیں کہ میں خدا کا
منظر ہوں خدائی مجھی مسیح کیا ہی تو خدا کی مقبول ال کی خبر اور خدا کی روز انتقام
کی خبر خلق میں مشہور کروں سو واقعی اونہوں نے یہی کہا تمام صحیفہ اوکا ہما
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خبر سے سٹون ہی اور سال مقبول ہمارے سول مقبول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ظہور کا سال ہی جسے عرب عام لفیل کہتی ہیں کیونکہ اس
سال میں مکہ کی مقبولیت ظاہر ہوئی اور اسی سال ہی خدا کا انتقام ہی ظاہر ہوا
کہ ابرہہ پر آسمانی بلاناز ہوئی بعد ازاں جب سول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عروج
ہوا تب مجھ ہی خدا کی دشمنوں سے انتقام لیا گیا پس یہی انتقام کا لفظ اسپر دلالت کرتا
ہے یہ خبر حضرت عیسیٰ کی نہیں اور نصاریٰ اس قرینہ سے انکھ چکا لفظ مسیح و لفظ روح
اللہ کی قرینہ سے کہتی ہیں کہ یہ خبر عیسیٰ کی ہی گویا اشعیا اونہیں کی زبان سے گویا
سو اس تقدیر پر یہی ہمارا مطلب ثابت ہے کیونکہ عیسیٰ فرماتی ہیں میں روح اللہ ہوں
خدائی مجھی مسیح کہا تا خدا کی مقبول سال کی خبر اور اسی کے روز انتقام کی خبر خلق
کو پہنچاؤں پس مقبول سال بیشک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ظہور کا سال
ہوگا اور روز انتقام اونکی عروج کا روز اور عیسیٰ منبر و مژدہ گو ہوئی اور فی الواقع
اونہوں نے محمد ہی ظہور کی بشارت دی ہے چنانچہ بیان کرینکی ہم انشاء اللہ تعالیٰ کو
یہ بھی ۹۱ میں ہی کہ خدا کی حمد کی جاگی دی پڑانی اجار شہر و نکو سب او نیلی پر دسی کہ ہری گئی
اور ہمارے کئی چراونکی پریشانی کی بدلی دی اپنی نسبت حسی سن ہوئی اونہیں دی امی
شادمانی ہوگی میں سچائی سے اونکی کامونکو آراستگی بخشوگا اونکی نسل کو کو نہیں
مشہور ہوگی اور سب کہیںکی یہ وہ نسل ہی جسے خدائی برکت بخشے خدا سے مستحق کو تھا

علوم کی نشانی دی گاتھی خدا کی حمد کرنے والی بنا وہی غم میں جو سید اللہ علی کمال حال کہا کرتی ہیں
 اور اَمَّا تَنْتَهُ السَّادُونَ اُوںکی شان میں ہی سو محمدی لوگ ہیں اونکی پیشوا کا یہی طریقہ
 تھا وہ محمد تھا کہ سیرم تب تو فتح پا کر محمد ہوا اور حضرت عمر و عثمان و خلفای اعماسیہ
 قدیم شہر نکوا باد کیا پر کسی لوگ بنی اسمعیل ہیں اسے اسی سرداروں اور بیونکی گلی
 اونکی رعایا اور امتیں ہیں کہ بنی اسمعیل و نکلی اولاد کی شبان روعی بنی یعنی بنی و امام
 و حاکم اور نسل متبرک دوازده امام ہیں یا سب دات یا تمام اہل اسلام اور رست
 وستوہ ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور ۶۵ میں ہی میں اونہیں مانہوں
 جہنوں نے مجھی مانگا اونہوں نے مجھی پاپاہنوں نے ڈھونڈ پائینی ایک گروہ کو جسنی میرانام
 تلیا کہا میری طرف دیکھ میری طرف دیکھ کیونکہ میں ایک سرکش جماعت کی ایسی تمام
 دن اپنی ہاتھ پھیلائی رہا جو اپنی ہوا سی نفس کی پیروی میں برسی اچلتی ہی جماعت جو
 میری موہنہ پر مجھی کجا کی غصہ لاتی ہی اور شیطا میں کی مذکورہ ریخوش و جلانی ہا
 جو مقبروں میں بستے ہی اور سور و نکا کوشت کھاتی ہی اور رفتی نا پاک چیزوں کا
 شور باؤںکی باسنون میں ہی انتہی یعنی عرب کی لوگ کہ بیشتر خدا کی طالب ہنتی اور اونکی
 ذات و صفات سے بخت نہ کرتی تھی بلکہ وُد و سواع و یغوث و یقوت و نسولات
 و منات و مناف و ہبل وغری کی پھپھی اپنی اوقات رایگان کرتی تھی سو خدا کی فضل
 فی انہیں م میں فرش سے عرش کو پہنچا یا اور یو بانوںکی خبر یہ نہیں ہو سکتی جیسا اصفا
 ثمان کرتی ہیں کیونکہ وہ ہمیشہ خدا کی ذات و صفات سے بخت کیا کرتی تھی اور خدا کی طا
 ربتی تھی آیتبات میں یا نکو کمال تو غل تھا اور دوسرا فرقہ جسکی مذمت نہ کر ہی سونصاری ہیں
 کہ ایسی نفس خواہشوں عمل کرتی ہیں کہ اِنَّ يَكْفُرُونَ بِاللَّطَّاءِ مَا ظَهَرَ لَكَ لِنَفْسٍ اُوں

مقبرہ زمین بستی کی میٹھی کہ ٹوکے اور قات اپنی پیٹھ پر مقرر کی مقبرین پر عبادت کی وسطی ہا کرتی ہیں
 اور کاد میں ستیا ہی اور انہوں نے مقبرہ کو عبادت گاہ بنایا ہی چنانچہ ہماری حضرت صلی
 اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہی خبر دی ہی کہ لعنَ اللہُ الْیَہودَ وَالنَّصَارَیَ الَّذِیْنَ وَآ
 قَبُولًا لِّبَیِّنَاتِہُمْ مَّسَاجِدًا وَلٰكِن جَوَانِ اوصاف مذکورہ میں یہود وغیرہ بھی شریک
 تھی سو وسطی کہل کر بڑی بچان تبادی کہ وہ لوگ سور کا گوشت کھاتی ہیں سو نصار
 بر ملا سور کھاتے ہیں اور گدھوں کا دودھ لڑکوں کو پلاتی ہیں اور عقائد کہتی ہیں کہ کوئی چیز
 بذاتہ ناپاک نہیں ہے صاف انکی گمراہی ظاہر ہے لیکن زمینیں سمجھتی اور کسی طرح سینیں
 اور جو زمین کے دل تو مردہ ہیں کہ انکی بد نونکی قبر زمین فون ہیں بہلا مری کہ زمین بات شکرتی ہیں
 قرآن فرماتا ہی مَا اَنْتَ بِمَشْمُومٌ فِی الْقُبُورِ یعنی امی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بوجہ جہنمیا
 کی یہ لوگ قبروں کی بستے والی ہیں تیری بات سنکر یہ ہرگز اطاعت نہ کریں گی اور صحیفہ
 حیقوق کی ۳ میں کہی قدر و سکوہ سایہ دار آوے گا آسمان اور کسی فضیلتوں سے اور زمین
 بلو کی تسبیحی بہر جا نیکی قرون اور کسی ماتہ میں ہونگی اپنی قوت سے مضبوط دوستی ضعیف کرے گا کہ
 ہوگا تو ہل جاگی زمین نظر کرے گا تو گل جائینگے متیں ہاڑ ہاں جائینگے اور پرانی ٹیلے وہ جائینگے
 ریح و غیب کی عوض اپنی ابدی سلکو کو دیکھینگے اہل زمین کی زمین اور حبشیوں کی گہراں جائینگے
 ٹیاناہر زمین تیرا جزو غضب ہی ارب یا دریا میں تیرا کوچ ہی ہو کہ تو گھوڑوں سپوار
 ہوگا اور سواری تیری نجات ہی تو اپنی کمانوں کو نیروں پر بڑھاوے گا خدا کہتا ہی پانیوں سے تیرے
 شوق ہوگی آبن تیری دیکھیں گے وی پانیوں کی سر پر راہ چلیں گے تو اپنی تیروں کی اور ہتیاروں کی
 روشنی میں چلیں گے تیری تو زمین کو قلیل کرے گا اور غضب ہی ہتوں کو پست کرے گا تو
 اپنی گرو کی نجات کیو وسطی نکلا تو فی گندہ کاروں کی سرورن پر موت رکھی اور گردنوں پر

طوق لوقنی تو انایون کی سرکاتی اور دریا پر اپنی کھوڑی سوار کرانی انتہی ملخصاً سونہ
 سایہ و اجیل فران ہی اور قرون سی مراد اہل قرون اہل زمان ہیں کہ اوکی مطیع ہونگی یا
 قرن معنی شاخ کی ہی یعنی تیغ اور دونوں ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صادق ہیں
 اور عیسیٰ پر صادق نہیں اور وضع محبت ہی تالیف قلوب مقصود ہی ہماری حضرت صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم کی عہد ہسی ملک فتح ہو گئی کہ نصرت بالو تعجب اور حضرت عمر و علیؓ کی
 رعب سے خلق کو لرزہ تھا اور تمام قلعی اور پرانی بتانی ڈھانی گئی اور عیسیٰ کی قوت میں پیچہ
 نہیں واقع ہوا وہ تو فقیری بانا کرتی تھی اور ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی اور انکی
 قوم فی جو رنج و تعب کینچی تھی او سکی عزمین ہمیشگی کی رہیں و نہون فی و کھین رنج کینچنا
 یہ تھا کہ اسمعیل فی باپ کا ورثہ پنا یا اور انہیں نبوت نہوئی اور سالہامی دراز تھو
 پڑی رہی او سیکی بدل ہمیشہ کی سلطنت پائی اور حبش مدین پر ہی غالب ہوئی چنانچہ
 شاخشی حبشہ کا بادشاہ کہ نصرانی تھا ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سامنی
 ہی ایمان لی آیا تھا اور گھوڑوں پر سوار ہوئی سی مراد جہاد ہی جس سے تمام عالم کو فیض
 پہنچتا ہی اور نجات ملتی ہی اور ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاس بہت گھوڑا
 تھی چنانچہ نام اونکی وضع الاحباب وغیرہ میں مذکور ہیں اور عیسیٰ کی پاس ایک ہتھیار
 اور ایک کھوڑا ہی تھا لائی کی ناول تکو ناہ ان لئی کمان پائی تھی اور کمان کا لفظ
 ابرو کی اشارہ سی کہتا ہی کہ وہ ہی اسمعیل کی اولاد سی ہوگا اور تیر لنداز ہوگا اور عیسیٰ
 فی شہر کمان چھوئی نہیں اور ہتھیار اونکی روشنی میں چلنی ہی مراد یہی کہ تیغ کی زور سی شہر
 ستانی کہ گچا یا مبالغہ ہی یعنی اتنی چمکتی ہوئی برق سی ہتھیار تیری سامنی چلین گی کہ
 زمین روشن ہو جائگی اور کیلی ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاس دس تلواریں تھیں

تسمہ صحیحہ کہ ان میں سے ایک کا نام ذوالفقار تھا اور ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اپنی گروہ اسمعیلیوں کو بیچ و بھلائی سے نجات دی اور حضرت عیسیٰ کی عہد میں ہزاروں
مسلمانوں نے دریائی زخار میں گھوڑی ڈال دی اور پارا تکر پار سیون کو شکست دی آپنی
اور خود حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاس ایک مینی گھوڑا تھا کہ اس کا بھرا نام تھا اور
صحیفہ یوشعہ کی ۲۷ میں ہی کہ میں غیر روحم پر رحم کرونگا اور میں قوم غیر کو اپنی قوم کہوں
اور جو محبوب نہیں اوسی محبوب کہوں گا سورومید میں ہی کہ یہ خبر عیسیٰ کی ہی کہتا ہوں
حضرت عیسیٰ تو بنی اسرائیل سے اور وہ کی اولاد میں ہی غیر قوم کہاں سے ہوتی اور غیر قوم پر
بعوث بھی تھی اور انہوں نے تو آپ متی کی ابا میں فرمایا ہی کہ میں ہوا اسرائیل کی گراہی
گو پسندونکی جو کم شدہ ہیں کسی میں ہیجا نہیں گیا اور یہ ہی متی نے کہا ہی کہ ایک سیرا
عورت عیسیٰ اگر لہا کہ سیری ٹی کو چنگا کر دے عیسیٰ نے کہا میں صرف بنی اسرائیل کی شفا دینی کو
ایا ہوں جو خدا کی دست ہیں اور ان کو بن سے وئی لیکر کتون کی گئی ڈالنا نہیں درست اور
پولوس جب یونانیوں کو دعوت کرنا شروع کیا تب ہی وہ لہا کہ عیسیٰ نے صرف اسرائیلیوں کی
واسطی بعوث تھی بہر تو کیوں داد و نکو دعوت کرنا ہی تب و سنی کہا خدا قادر ہی کیا
مٹی کہا ہی کہہ سکتی ہی کہ تو مجھی کس لی بناتا ہی اور بہ کس لی توڑتا ہی یعنی عیسیٰ اگرچہ صرف
اسرائیلیوں کی شفا دینی کی واسطی آئی تھی لیکن اگر خدا غیر اسرائیلی کو بھی و سنی مضمین ہنجا دی
تو کیا عجب یہاں معلوم ہوا کہ اگر عیسیٰ کی عموم رسالت پر کوئی انصاف ہوتی تو پولوس جی ابراہیم
میں اور اوڈہر ہنگتانا نہ پرتا اور اوسیکے جواب میں جو کچھ ضعف و نقصان سے علاقہ نہ
ظاہر ہی علاوہ اسٹی پولوس کا کلام اسپرال ہی غیر قوم کو بھی بعوث جائز ہی لیکن
وجوب بعوث غیر اسرائیل پر مفہوم نہیں ہوتا اور قرآن میں عیسیٰ کی گراہی ہی دشمنی

الیٰ نبی اسلماشیل اور اگر زیادہ تشبیح ہمسقام کی منظور ہو تو ہر پلین سا باطنیہ دیکھو اور صحیفہ ملائکہ
 میں ہی بان میں اپنا نوشتہ ہیچو کا وہ دیکھیں گے کہ میری سامنی کی اور چانکٹا کی
 ہیکل میں آویکا وہ ملک عدل جسی تم چاہتی ہو ہان آویکا ہر کون ہی کہ او سکی انکی
 دن صبر کرے گا اور کون ہی کہ او سکی ظہور میں ثابت رہے گا اس لیے کہ وہ آتش کی
 داخل ہو گا اور عسلا لونی کیسی اور جونی کی مانند اور کہیر میں لکریسم و زر کی مانند صاف کرے گا
 پھر فرماتا ہی میں تماری نزدیک کرونگا حکم اور ہونگا میں بنا بد طلبی کرنیوالا ساحرون اور
 فاسقون اور جہنی قسم کہانیوالون اور ظالمون پر اوسدن میں کو کو نکور رضی کرونگا وہ
 لوگ جو سپرو اسطی ہونگی اور عدل و ستم و عابد و غیر عابد میں کاظ کرینی انتہی خدا کا ہیکل کعبہ
 جسیم ہان سی پیسبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ آئی یا بیت المقدس جسیم آپ کی اتباع و
 صحاب و اولاد و بعض ازواج آئی اور آپ کا دین و مصحف و بان شایع ہوا اور عدل کا
 فرستہ پایا دشاہ ہوتا عیسیٰ پر صادق نہیں پس معلوم ہوا کہ وہ نبی موعود محمد صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم ہیں جنکی ظہور کا دن کڑا ہی اور عدل و ستم میں فرق کرنیوالی حضرت
 ہیں جنکا لقب فاروق تھا اور حضرت علی بہر کہ اقصیہم علیؑ اونکی شان میں ہی
 اور فرستہ بمعنی رسول کی ہی اصل اسکی فرستہ تھی یعنی فرستادہ اور ملک بہی لو کہ
 سی موعود ہی بمعنی پیغام کی اور فرستہ اس کہہ اپنی حقیقی معنی میں نہیں کیونکہ ہمیشہ آدمی
 ہی پیغام لیکر آگیا ہی ہن اور مرس فی ہی ایک جا عیسیٰ کو فرستہ کہا ہی لیکن یہ خبر ستر
 کی نہیں کیونکہ آتش کی سی گرمی اور خلق کو بوتہ میں لکریزر کی طرح سچیش کرنا اور سحر و
 صنقہ کو سرا پہچانا اور سچ ظاہر نہیں ہوا اور صحیفہ صفویا میں ہی کہ انسان بہایم و پزیرہ
 و ماہی زنا ہونگی اور منافق لوگ ضعیف ہونگی اور گنہگار و نکو میں وی زمین سی اوکھاڑ

دو کا اور اپنا ہاتھ ہیو دپرا ورسب اور شلیم کی ہشندون پردرا زکرو نکا اور اس موضع
 بنوئی نام اور کامون کی اور جو لوگ آسمان کی لشکر و نکو سجد کرتی ہیں اونکی نام اور جو لوگ
 بادشاہوں کی قسم کھاتی ہیں اونکی نام اور خدا سی موندہ موز نیوا اونکی نام اور جو لوگ خدا کی واسطہ
 خاص نہیں جوتی اونکی نام مشاد و نکا ہر فرماتا ہی کہ میں اوسدن اور شلیم کو چراغ لیکر
 ڈھونڈھونکا اور اون لوگون پر جو زیل کامونین اور لچی ہیں حکم کرو نکا ہر فرماتا ہی
 اونکی قوت کشاد و نکا اور اونکی گہر ہلاک کرد و نکا وہ کہ بنا و نیکی اور رہنی بنا و نیکی
 انکور بو و نیکی اور شرب پی پی او نیکی اسو سطلیکہ خدا کا بڑا دن قریب ہی اور اوس دنکی آوا
 ٹرو ہی ہی اور سخت وہ دن قوی ہی اور تنکی و سختی کا دن اور اندھیری اور بدلی کا دن
 اور دنکی اور ان سنگی کا دن بھوتی شہرون پر اور بند زادیون پر میں ادمیو نکو تنک
 ٹرو نکا وہ انڈھونکی طرح چین کی کیونکہ اونہون گناہ کیا اونکا خون خاک کی مانند اور
 گوشت گو کر بیطرح پڑا ہر یکا سیم وزرا و نین پچا سنیکہ خدا کی غضب کے دن انتہی کہتا
 ہونین مراد یہی کہ اکثر آدمی کہ خطا کار و کفار ہیں نیست ہونگی اور اونکی ساتھ اونکی میا
 اور برندی اور چھلیان ہی جنسی و نکو قع پختا ہی ہلاکت ہی سو جب یہ امر واقع
 ہوگا منافق ضعیف ہو جائیں گی کیونکہ اونکی فی مددگار جو کفار تہی نیست ہو جائیں گی
 سو جب مکہ فتح ہوا ایسا ہی ہوا اور حضرت عمرؓ و صلاح الدینؒ فرخ شاہ و محمود کی وقت
 ایسا ہی ہوا اور حضرت امام مہدیؑ کی وقت میں یہ امر بخوبی واقع ہوگا اور اگر یہ معنی ہوں
 گئے سب انسان و باہیم تھا ہونگی تو منافق کمان رہیں جو ضعیف ہوں اور قول و سکا
 اپنا ہاتھ لہر واقع میں ایسا ہی ہوا کہ ہر ایک کی نسل ہی عیسیٰ کی کم ہوتی ہی نبوت جاتی رہی
 اور اور شلیم میں مسلمانوں کا عمل ہو کفار و ہانکی قتل و اسیر ہونے اور اب بھی ہان سلام

کا عمل ہو رہا تو عیسیٰ کی وقت میں ہی مٹی تھی لیکن ہماری حضرت کی وقت میں
 بالکل مٹی اور کھانہ اور انکی قومیں اور انکی بعد ہی باقی تھی سو ہماری حضرت صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم کی وقت میں شوق و سطح و سواد میں قارب وغیرہ کا ہن سبب فی اور کھانت بالکل
 موقوف ہو گئی لاکھانہ بَعْدَ الشُّبُوحِ اور آسمان کی لشکرستاری ہیں اور فرشتی
 سواد کی پوجنی الی ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وقت میں مٹائی گئی اور سواد کی
 اور سبکی قسم کھانا اور بادشاہوں کو سجد کرنا منع ہوا اور وہ لوگ جو خدا کی وسطی خاصین
 ہوتی مشرکین ہیں جو خدا کی ساتھیہ سیح و عزیز ولات و عنزی وغیرہ کو شریک بناتی ہیں
 اور سکا انکو رجو و نیکی ہی نقشہ بعینہ ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وقت جاری ہوا
 اور ثغارا انکو رجو تھی لیکن شریک بنانا اور بیجا موقوف ہو گیا تھا اور اب تک ہی
 اور شمیم میں ہی جاری ہے ال اور سکا ڈنکی کا دن یہ جہاد کی خبر ہی قال اور سکا زور و سیم
 مطابق قرآن میں ہی مَا أَخْنَىٰ عَنْهُمْ مَالَهُمْ وَمَا كَسَبُوا وَلَكِنْ لَقَعْنِيَّ عَنْهُمْ كَوْفُورًا
 وَلَا أَوْلَادَهُمْ مِنْ اللَّهِ شَيْئًا اور باقی عبارت کا مضمون ظاہر ہی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام
 واقع نہیں ہوا اور صحیفہ خزقیال کی ۹ میں کہ ہر شخص سبیل میں آئی اور ایک اور زمین سے بیخ
 میں تہا زہ پہنی اور غیر وزہ کا کہ بند باند ہی اور خدا کا جلال ظاہر ہوا سو اسنی بیخ والی
 زہہ پوش کو بلایا اور کھانا کٹنا شروع کر در میان اور شمیم کی اور گنہگاروں کی پیشانیوں پر
 نشان بنا بعد از ان فرمایا کہ تم شہر کو جاؤ اور قطع کرنا شروع کرو اور شفقت نہ کرو پڑھی پر نہ
 جوان پر نہ لڑکی پر سبکو قتل کرو اور ان سبکو جن نشان کیا گیا ہی لکھو اور سبکو قتل مونی
 ابتدا کرو خزقیال فرماتی ہیں اس در میان میں کہ وہ قطع قتل کرتی تھی میں منہ کی ہل گراؤ
 واویلا کرتی تھی کہا یازب تو رہی سبھی ہر تہلیو نکو ہی مٹوانی دیتا ہی فرمایا کہ بیت اسرائیل

یہود کی ظلم و بے شمار جبری سواب میں حم نکر و نکاس در میان میں نہ رہے پونش لہا کہ جیسا
 مجکو حکم ہوا تھا میں بجالایا انتہی سوزہ پوش محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اور
 مجاہدین چار یار میں اور پانچویں ہمدی اور قول و کا قید سوسنی ابتدا کروا سیکھی مطابقت
 پہلی مکہ مقدس میں جہاد کیا گیا پھر شام مقدس میں اور امین ہی کہ نکو اور شلیم
 سنی کالونگا کیا تم تلوار سی ڈرتی ہو سو تم پر تلوار سی کہینچو نکا اور اس شہر کی دین
 سنی کال کریکا نوئی ہاتھ سو نو نکا اور اسرائیل کی ہارون پر نکو جزا و نکا تمام
 اسرائیل ہنقضی ہوئی اور جنکو اور شلیمون لہا دور ہوا و نکو میں میراث و نکا اور تمام
 زمین میں پہلا و نکا اور اوئی واسطی شہر و زمین چوٹا مقدس بناؤ نکا جان وہ داخل
 ہوئی اور او نکو استونین سی قبول کرو نکا اور او نکو شہر و شہر و سنی جمع کرو نکا جان
 یعنی او نکو بویا ہی اور او نکو اسرائیل کی زمین و نکا وہاں وہ داخل ہوئی اور اوئی
 سب برائیان نکال ہیگیں گی وہ میری گروہ ہوئی میں او نکا خدا انتہی یعنی منی
 پیغمبر و نکو ضعیف و بی اور سبھا اور اپنی قوت و شمشیر فی پر ہولی سواب میں تیغ زن
 پیغمبر ہیچو نکا اور او شلیم سی نکو نکا لکر بیکا نوئی یعنی سمعیلیوئی سپرد کرو نکا وہ ہارون
 پر تمین جزا دیگی کیونکہ او نکا ملک ہارون کی پاسن یا انکہ وہ نکو اور شلیم سی نکال
 دینکی تب ہارون پر چا بسوگی وہاں حقتعالی نکو جزا و نکا اور تمام بنی اسرائیل کاٹ
 ڈالی جائیں گے وہ جو اس پکانہ ہت کا یعنی سمعیلیو نکا چلن سیکھیں اور آپ ہی اسمعیل
 سی ہجاوین اور جنکو اور شلیم دور دور کہتی تھی اور حقیر و کثیر کہ اوہ سمجھتی تھی سو اسمعیل
 میں اور اسمعیلیوں نے شام کی ملکوں کو کفر و گناہ سی پاک کیا اور صحیفہ دانیال کی میں
 ہی کہ منی چار جانور دیلی سی اور برسی ویسی اور چوہا ہت عظیم قوی تھا او سکئی ہت

لوی کی تہی کرنا جانا تھا اور پٹنل اتنا تھا جو کچھ وہ کسی موزن میں پٹا تھا اور وہ سب جانوروں کا
 ممتاز و مخالف تھا اور اوپر کی سسینگہ تھی لیکن برکنڈری تھی کہ اون سینگوں میں سے جو
 چوٹی ٹیکوٹیاں جوین اور لوینین انگمین بن گئیں ہر ایک چوٹیا سینگہ ایسا بڑا کہ سب سے بڑا
 ہو گیا اور اس سے ہی عجیب کلام سنا سو یہ چوتھی مملکت ہے کہ سبکی آخر ہوگی اور سب سے بڑا
 واکل انتہی کہتا ہوں یہ سلطنت عظیم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے اور یہی کی دانت جہاد کی
 ہتھیار ہیں اور سبکی مخالف ہے یہ مراد ہے کہ شرح او سکی نسخ ہوگی اور سبکی شہرہ مشہور
 ہیں اور سینگوٹیاں خلفائی عباسیہ غیر ہم اور چوٹیا سینگہ جوڑہ گیا حضرت امام ہیں اور
 کلام عجیب و ان کلاما سے معارف انا عجیب یا معرفت کی اسرار اور ۱۲ میں ہے کہ اتنا عجیب
 کا ایک وقت اور دو وقت اور ادھی وقت تک ہے اور سببات کو تمام گنکار نہ سمجھیں کہ اور
 اصحاب فہم سمجھیں گی کہتا ہوں یہ وقت تو بہت ہے لیکن ان ساتھی میں تو نکو کھوسو علی خاص کیا
 گم یہ نبوت و ولایت کی وقت تھی ہو جسکو ایک وقت کہا و حضرت عیسیٰ کا وقت ہی حسین
 رحمت حق بخوبی ظاہر ہوئی اور جسکو دو وقت کہا و حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کا وقت ہی حسین جلال و جمال و علم ظاہر و معرفت باطن فی بخوبی کمال پایا اور آدھا وقت
 امام رہا ہے کہ او میں محمد کی شرح کمال ہوگی اور اسرار ولایت کی ظاہر ہونگی اور کمال
 یهود و نصاریٰ میں اور اصحاب فہم ہم اور رزمیا کی ہم میں ہے چہ شایہ اپنی یاد یہی تو متونکو
 بکار ہی و سینے اپنی جگہ سے خروج کیا تا میں کو اٹھارے اور شہر و نکو اکھارے سور و ڈیوٹو
 ٹیو کہ خدا کا غضب پہر کا نہیں بادشاہ و رئیس و سدن ہلاک ہونگی اور کابھن لوگ
 گمبہرے کی روح کمال آتی ہے اس وقت میں انکی ساتھ احکام کی تائین کر و نکا بان گمشدگی
 اور انہی کی طرح چڑھیکا او سکی کھوری کر کسون زیادہ سبکی ہیں نہتی سو خدا کا چیر

عرب علیٰ مدینہ منورہ و خروج و عروج کیا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کا ہے اس لیے ظہور سنی شہرانی
 یہاں تک کہ فنا ہوئی اور علم کہاں سے اور کجا گیا روح کمال ہی ہی جو نئی احکام لایا اور ان کا
 اوس کی گورڈنگ کی تعریف ہی اور ۱۲ امین ہی کہ خدا کی تلوار زمین کو سطر ف سی وسط و نیک
 ثبالی گی اور سنی ہی حکم کو سلامتی نہوگی میں ان کی زمین سی او کو نکالوں گا اور نجد نکالنی کی
 پھر رحم کروں گا اور ہر ایک کو اوس کی زمین میراث میں دے گا پھر سنی کی کج بیکار میں کے میری این
 سیکمیں گی اور میری قسم کہائیں گی جیسی اب بعل کی قسم کہاتی ہیں انتہی یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم اور اوس کے اتباع جہاں کرتی ہوئی یہاں تک کہ ہمدی رہ ظاہر ہو کر سب گرا ہوں گو
 صاف کر ڈالیں گا اور سوقت سبکی سب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایمان لاؤنگی اور آراہ
 سنی ہیں اور شیع محمد ہی کی موافق قسم کہائیں گی اور ظاہر ہی کہ ارمیاء کی کج بیکار زمین
 ایسا نہو کہ تاہم زمین میں ایک دین ہو جائی مگر ہمدی کی وقت اسلامیوں کی قوان ایسا ہوگا
 جب عیسیٰ ہی و سطر ظہور کرینگی اور رضاری بھی کہتی ہیں کہ ایک دن ایسا ہوگا جس میں تمام عالم
 میں عیسیٰ کے بادشاہی کی خوشخبری سجاوی کما فی رسالۃ المقابله میں تباہ اتفاق ثابت ہوا
 لہ ایک دن تمام جہان میں ایک دین جاری ہوگا اور کافر مخالف نہ ہوگا اور یہی ارمیاء کی صحیفہ
 سی ہی نکلتا ہی ہا یہ کہ وہ دین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہوگا یا عیسیٰ کا سو مسلمان وہ کہتے ہیں
 اور رضاری یہ پس ضرور ہو کہ دونوں میں اضا ف کیا جاوے سو اضا ف یہ ہی کہ محمد صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم کا دین ہوگا کیونکہ عیسیٰ دین میں خدا کی قسم کہانا نہیں دین است اور محمد صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم کی دین میں است سو سو وقت اگر عیسیٰ کا دین ہوتا تو لوگ خدا کی قسم نہ مانی لیکر
 ارمیاء فرماتی ہیں کہ خدا کی قسم کہائیں پس معلوم ہوا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دین میں
 ہوگی اور داریوش فارس کی سلطنت سنی و سنی سال حجی کو نبوت ہوا اور چوتھی سال کرنا

اُو سو حجی سی جنتالی فی فرمایا کہ بخت نصر فی اور شلیم کو تاراج کیا تا سوائے زور بلبل
 شیخ بن یونس واک کا بن سکی کہ تم مضبوط ہو اور یہاں سے تیار می بنیان جن
 بعد از ان فرمایا کہ میں کہنا دو نکا ایک مرتبہ ہی آسمان زمین و تری خوشکی کو اور کینا
 تمام متونکو اور اونگی مختار سب متونکی اور بہر نکا میں اس کو بزرگی سی چاندی میری
 ہی اور سونا میرا سو طلی اس کر کہ پہلی ٹی زندگی اول سی ان کی تھی صحیفہ حجی کی ۲ میں
 ہی سو ہی عیسیٰ کی خبر کہا جا ہی یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و ہدیٰ کی لیکن عیسیٰ کی نہیں
 ہو سکتی کیونکہ اونکی وقت میں آسمان زمین و صحرا اور کینا فی نہیں کئی اور وہ اور اونکی حوا
 سب متونکی مختار زمین فی نسبت ہو کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خبر ہی جنگی وقت میز
 آسمان زمین شب معراج کو و ہوم پر اور ماہ آسمان پارہ کیا گیا اور زمین میں کسری کی
 محل میں لزلہ پڑا اور کنگر ٹی و سکی کر ٹی اور تشکدہ بچہ گئی اور جب جہاد شروع ہوا
 ہفت اسلم میں عرب سنی لزلہ پڑا ایران کی سلطنت کہ جہت مید فریدون کے وقت سے
 ملز الملک کا ذکر بجا فی تھی بل ترقی خاک میں ہلا دی گئی وہ کاویانی درشن
 جد ہر ہوتا تھا اور ہر شکستہ آتی تھی بی اثر ہو گیا اور سوا ایران و تمام ممالک میں
 آوازہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بلند ہو گیا اور کانپ جانا تمام ہون کا صادق آیا اور روزم
 میں اگر چہ اسرائیل کی وقت عبادت ہوتی تھی لیکن ساد ہی تا تھا اسی سبب ویران ہی
 ٹر دیا گیا تا سو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وقت میں خرب عبادت ہوگی اور کفار کا ان
 چین سلی و سین غم نہونی پاویگا یہاں تک کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نائب ہدیٰ
 اگر او سین سیکا اور بندگی ال سی اوسی آباد کر گیا اور سوقت تمام ہندی ہانگی اہل
 ہو جا ونگی اور نعمت و برکت سی مہمور ہو جاویگا اور شیل و ربکری اور سوقت ایک گھاٹ

پانی پیرسہ... علی زمانہ سی یا وہ فضل ہو جائیگا اور اس قس قس کلتا ہی کھتا تمام قوموں کی
 جو اور شہ... اول عمرہ آئی اور بعد ازاں عیسیٰ ہمدی
 اونیکی اور زکر... میں ہی لمبی ایک سس سرخ گھوڑی پر سوار دیکھا کہ دو پہاڑوں کی
 بیچ میں کھڑا تھا اور ایک چھپی سرخ گھوڑی اور شہ قر اور اہلن اور سفید تھی اور
 اوس سرارنی جو پہاڑوں کی بیچ کھڑا تھا کہا کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہیں خدا نے بھیجا ہے تمہیں
 لگی گردہ پرین انتہی پہاڑ قبوس فی قیقعان ہیں سرخ گھوڑی کی سوار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم جنکی ساتہ چارون خلیفہ اپنا ایشک لپی جہاد پرست تعد ہیں اونہیں خدا نے ایسا
 بنایا کہ عرب و عجم کی ملک معن اور اونکی گھوڑوں کی سم زمین کی گردہ پرین اور ۱۳ میں
 ہی کہ خدا اوسدن تبون کی نام زمین سی اوکھاڑیگا اور پہاڑوں کا ذکر نہوگا اور جوٹی
 پیغمبروں کو اور محسنوں کو زمین سی جلا دیگا اور اگر کوئی آدمی غیب کی خبر دینی لیکر
 اور نبوت کا دعویٰ کرے لیکر تو اسکی سگی باباب کمین گی تو مرجائی کیونکہ تونی خدا
 نام سی ہوٹھا کلام کیا اور اسکی سگی باباب اسکو باندھن گی جب نبوت کا دعویٰ
 کریگا انتہی یہ ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عہد میں واقع ہوا کہ عرب و تمام
 ممالک سلام کی تونسی خالی کی گئی اور یہوٹھی پیغمبریلہ اسود وغیرہ قتل کی گئی اور
 بخش و جین کشیا طین وغیرہ تھی مقهور ہوئی اور آسمان پر جانی سی باز رہی گئی اور کما ت
 و نجوم سب موقوف ہوا اسواب اگر کوئی غیب کی خبر کہنی لگی یا نبوت کا دعویٰ کری
 یا جوٹی کاہن اور نجومی اور فال گو سی جمع کری تو اسکی اقربا آپ اسکی مارنی
 دانٹنی قتل کرنی پرستعد ہوں اور کہین تو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی کافر و نافر ہوا
 اور حضرت عیسیٰ کی توفیق ہی میں ہوتی انبیا موجود تھی اور کوئی اونسی پونہتا تھا کہ

تھاری زمین کی انتہا پر چنانچہ انجیل نئی میں موجود ہی اور نئی کی ۱۳ میں ہی کہ ایک
 لسان ہوئی گیا اور پوتی وقت بعضی تخم راہ میں کری اور نہیں پریان چک گئیں اور بعضی
 نئی میں پگری جہاں بہت ہی نئی و جلدی لگائی اس لیے انہوں نے دماغ زمین نیائی
 اور جب سورج نکلا جل گئی اور بعضی کاٹھونیں کری سو کاٹھون نی بڑھ کر انہیں کہو نٹ لالا
 وی میوہ ملائی اور بعضی پتی میں میں کری اور انہیں کو پھلین نکلیں جو پتی اور مضبوط ہوئی پتیر
 اور ہون کی میوئی بی بعضی سو گئی بعضی ساٹھ گئی بعضی تیس گئی جسکی کان سنی الی ہون
 انتہی سو پہلا فرقہ یونان کی حکما ہیں کہ شرع کی سادہ سادہ باتوں کو اونکی لو نہیں استقامت
 نہیں تھی شیاطین سفسطی شہمی الکر انہیں بہا کہتی ہیں اور دو سرفرقہ ہوئی کہ اونکی دل
 بہر کی مانند تھی کہ لھی کا لہجہ اَرَقَ اَوْ اَشَدَّ فِشْوَقًا سوا و ہون فی چند فریقہ شرع کو قبول آخ
 جب جو رشیہ طالع ہوا شرع رضاری کی ہاتھ پڑی اور وہ کافر ہو گئی کہ فَاَصَابَ بَصَا
 اِعْصَارٌ فِيهَا نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ اور تیسرے فرقہ رضاری ہیں کہ اونکی لو نہیں تخم شرع کا کرا
 اور جالیکن اون لو نہیں ہم و اشتباہ کا بہت دخل تھا اس سبب حقیقت و مجاز واصل
 و نقل میں فرق نہ کر سکتی تھی سو جب عیسیٰ خوارق عادات مثال احوال و غیرہ ظاہر
 ہوئی وہ تو ہمت و اشتباہات کا ٹھونکی طرح پھہنی لگی اور یہاں تک کہ ہی دخت شرع
 ٹوا و ہون فی کہہ کر سکھا دیا اور جو ہما فرقہ عرب ہیں کہ اونکی دل سفسطیات و قساو
 و اشتباہات سخالی تھی سو انہیں تخم شرع کا جما اور بڑھا اور بار و رہا فَاذَلَّ اللَّهُ قَوْمًا
 لِقَالِ وَمَثَلُ عَمْرِىَ الْاَنْجِيلِ كَرَأْسِ اَخْرَجَ شَطْرًا فَازْرِكْهُ فَاَسْتَغْلِظْ
 فَاَسْتَوَاعِلْ سَوْقًا يَجِبُ لَوَسْمَاعٍ اور اوسے میں ہی کہ عیسیٰ نے فرمایا اسمان کی آواز
 اوس آدمی سے مشابہہ جسے اپنی بھونکوا اپنی کہیت میں بویا چرب لوگ سوئی اوسکا دشمن آہ

اور آہستہ کیے گئے وہ نہیں جا بجا تلخ دانی بو گیا اور جب سب سے پہلے ہونڈی اور خوشی لگی تو تلخ دانی
 بھی ظاہر ہوئی تب بادیس گہروانی کی نوکروں نے اگر اس کے گھما صاحب نے تو اپنی کہیت میں
 اچھی بیچ بوئی تھی بہر تلخ دانی کہا سنی آئی اور سنی کہا ایک دشمن نے یہ کام کیا بھی کروں
 نے کہا اگر مرضی ہو تو تم جا کر اونہیں جمع کریں اور سنی کہا نہیں بنا ایسا نہو کہ جب تلخ دانی کو
 جمع کرواؤ گی ساتھ کہہ دو تو بھی کہا کہ لو دروٹنگ دو نو کو ملی ہوئی بڑھنی و کہ میں درو کی
 وقت درو کرنیوالو کو کہو نکا کہ تلخ دانی کو جمع کر کی جاؤ اور کہیوں میری کہیت میں جمع
 کرو بعد ازاں فرمایا کہ جو اچھی بیچ تو باہی بن آدم اور کہیت دنیا ہی اور اچھی بیچ اس
 بادشاہت کی لڑکی ہیں اور تلخ دانی شری کی فرزند ہیں اور دشمن بلبلوں و درو کا وقت
 جہان کا انتہا ہی اور درو کرنیوالی فرشتی سواس جہان کی انتہا میں بن آدم اپنی فرشتوں کو
 بھیجے گا سو ہی برائی کرنیوالو کو اٹھی کر نیکی اور جلتی تھو میں ان دن کی تب سب رہستہ
 آفتاب کی مانند نورانی ہونگی انتہی سو فرشتی وہ ہیں جنہوں نے بدر گئی تلخ دانی کو
 جو کئی ہزار کا فرستی کہٹا پا کر مقتول مقید کیا اور جلتا تھو جہنم ہی کہ جتنی قتل ہوئی اس میں
 تھی اور رہستہ از او میں سول عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت ہیں جسکو انجیل رو لید
 تھی سہی بعد اس ماجری کی وہ آفتاب کی مانند روشن ہو جائیں گی کہ تمام جہان میں ان کا نور
 و فیض محیط ہو جائے گا کو یا وہ تلخ دانی خیلو کہ الارض تھی کہ ان کی ٹٹتی ہوئی آفتاب نے جہان کو رو
 بخششی فرقی الواقع ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یہی حال کہ از کہ جب مکہ کی لوگ
 مطہ ہو گئی ان کی سعی تائیدی کی کہوں پر یہی مسلمان ہو گئی سو یہ سب آخری زمانہ میں واقع ہوا
 اور اسی میں ہی کہ آسمان کی بادشاہت رائی کی دانی سے مشابہ ہی جسی ایک شخص نے کہیت
 میں بویا اور وہ سب تھو نہیں چوٹا ہی پر جب کا تو سب تر کار یونسی بڑا ہوا ایسا ہوا کہ زند

او پر سیر کریں انھی تو عرب سب ہی حقیر تر تھی لوگ او نہیں اہل مادہ اگر کسی کو چاہے
 گنتی تھی اور جسمانی لذتوں اور ظاہری آرائشوں سے بچا کہ
 ہیٹھی تھی جسیسی ان کی آنسو او نہیں سچی ایک سرسبز ... ی مالت اور ... چاہے
 سبز و سنی یعنی سب پیغمبر و سنی عظیم ہو گیا اور ہوا کی پرندنی وورد وور کی آدمی ہیں جو مکہ میں
 جا کر بود و باش کرتی ہیں یا رحمت کی فرشتے کہ وہاں اکثر حاضر ہوتی ہیں یا بہار اور
 جنگل کی رہنی الی جو اکل زمانہ میں شریع سنی اقصیٰ تھی اور ہماری حضرت صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم کی عہد میں درخت شریع کی سایہ میں آئی اور کسان باری تعالیٰ ہی جسنی دنیا کی
 باری میں ان کی دانہ سی بہر اتر بوز پیدا کیا اور انیسویں بیسویں میں کہ بہت سی اعلیٰ
 پیچھی نکی اور پھلی کی چنانچہ ایک شخص اپنی باغ میں درو رکھائی اور ہر ایک کا ایک نیار ورتہ
 گرد یا پتر سیر ساعت میں او در و در آئی او نہیں ہی لگا لیا اور چھٹین روزوں میں اس
 او نہیں ہی لگا لیا پھر کھڑی ن بہر دن ہی جو آئی او نہیں ہی لگا لیا پھر چھتیاں م ہوئی
 ہر ایک کو ایک نیار دیا تب کھلی گزر گرائی لکی کہ ہمنی زیادہ محنت کی ہی چھلونی برا شہر
 ہوں سو مالک نی فرما پاک تمہا یکد نیار پر راضی ہوئی تھی سو لو اور میں اپنی مال کا مالک
 ہوں انہی ملخصاً اس طرح بعینہ محمدی حدیث میں ہی بلکہ او سمین کہلی کہ لاند کو ہوی
 ہو و و نصاریٰ گزر گرائی کی چنانچہ صحیح بخاری میں ابن عمر رضی وی ہی او سچ ہی کہ اسمعیلی
 مدتوں متروک رہی آخر آخر زمان میں جس تعالیٰ فی اون پر مہر کی پانچ وقت کی نماز پچاس وقت
 کی برابر گئی گئی یکرات نہر زمین ہی بہتر ہوئی ایک نیکی پر دس ثواب ملی ایک بدی پر ایک
 عذاب و قتل و کھنچ لاکھ اورون السابِقون اور ان میں ہی کہ عیسیٰ تمثیلاً فرمایا کہ
 ایک شخص فی باغ لگا یا اورا و سکی کہ در احاطہ بنایا اورا وی مایون کو سونپ کر اپنے سفر کو

گردن پر ہوا اسی جاسی ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرما دیا یہی کہ نبوت میرا ہے
 ثریا و سکا خون ہڈی کیونکہ وہ قاتل ہو چکا اگر کسی نے نبی کی سبقت قتل اس سے صادر نہ ہونی یا
 قول اس کا پند کہ طرف سے ہی یعنی اسکی تقدیر صنعت ہی سوائی سر ایدہ ہستی خدا کی بادشاہت
 یعنی نبوت چینی جائیگی اور دوسرے قوم کو جو نبی اسمعیل میں بجائے گی کیونکہ جب سر ایدہ ہونے سے پہلے
 قتل کیا اور عیسیٰ ہی ٹبری نبی کج ستا یا خدا نے اسنی ولت چہین کر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور
 محروم نہ کر دی اور حکم فرمایا کہ جو کوئی تم پر نبی دہانہ آگے ہی اور جنگ کا ارادہ کرے وہی کھیلے اور
 جسکو تم با فرمان بکھو او سپر جاگر و او پس لکو کہ فاقتلوہم حیث وجدتموہم اور یہ
 حکم عیسیٰ کو نہیں ملا تھا اور نہ قتل و اہلاک الہنی صادر ہوا پس ثابت ہوا کہ انصاری جو کتاب
 اعمال کی بہین لکھا ہے کہ وہ تہر عیسیٰ تھا سو غلطی اور انصاری ہی کہا چاہی کہ اگر تم عیسیٰ کو تہر ہو گی
 تو لازم آویگا کہ ابن اللہ اور کوئی ہو سو امی و سن تہر کی یعنی عیسیٰ کی پس چار خدا کا ہونا لازم آویگا
 ایک اللہ ایک عیسیٰ ایک وح قدس ایک یہ ابن اللہ جو اس قتل میں مذکور ہی اور اس حال میں غور
 کیا چاہیگی کیا خیج ب طرز پر ہوا ان جواب کی ساتھ دہا ہونی ہی یعنی بنی اسرائیل اسمعیل کو حقیر جتد
 تھی اور آپ کو ٹبری شان والا سمجھتی تھی سو اونکو عجیب معلوم ہوا کہ لو ٹبری کنی ٹبری جنکو براہیم
 و سارہ اسحق فی میراث سی اور حتمتالی فی مدت دراز تک نبوت سی محروم رکھا باغ نبوت
 ٹی ناطور اور جناب باری کی منظوری میں سو سطلی اور ہونے حضرت عیسیٰ ہی کہا کہ ایسا ہونگا کتاب
 آپ کی جنجالا فرمایا کہ اگر تم مجھی جھٹلاتی ہو تو اپنی شیعیا سپنبر کی قتل کو کیا کر گی انہوں نے
 تو کہہ لکہ کہد یا ہی کہ جس تہر کو عماروں نے نامقبول جانا وہی کو نکا سیر ہوا یہ حکم خدا کا ہی اور اس
 عہد کا پورا کرنا ہی جبرائیم ہی کیا تھا کہ اسمعیل کو میں بکت دنگا اور بارور کر دنگا اور اسکی
 بی است عظیم بناؤنگا اور اس بارہ بادشاہ ہونگی اور اسمقام سی یہی معلوم ہوتا ہی کہ عیسیٰ

سچ کی بی بی بنتی بلکہ مجاز یہ لفظ یونانیوں کی انداز پر بولا گیا تھا کیونکہ اگر حقیقی بی بی ہوتی تو با
 بی بی قدرت رکھتی اور مایوں کی ماری ماری سجاتی بلکہ فوراً اون مایوں کو چھڑا کر دوسرے مایوں کو
 رکھتی اور اشعیا کی ۲۶ باب کی یہ عبارت ہی میں صیہون میں نیوڈالنی کی بی بی ایک بہتر
 رکھتا ہوں ایک آزما یا ہول پتر کوئی کی سرکجا ایک منگول پتر میں عدالت کو عمارت کے طرح
 رسی پر رکھوں گا اور استبار کیو سولن اور اولی جو ہونگی تباہ کو صاف کر دینگے اور جب
 مہلک نازیبا نہ چلیگا تم اسکی نیچی پائمال ہو جاؤ گی وہ اپنی آتی ہی شکو پکڑے گا اور سکاچہ چا سنا
 گہر لٹکا باعث ہو گا خدا کوہ فرازیم کی مانند اٹھیکا تاکہ اپنا عجیب عمل اور اجنبی کام کر گذری سو اب تم
 دل کی باز نہ بنو نہ ہو کیہ تمہاری بندہ بن سجت ہو جاوین کیونکہ میں خدا سے کامل و محکم حکم ساری زمین
 اوپر سنا ہی جس طرح کسان اجوائن کو دادوین کی خیر و نسی نہیں دو تا بلکہ لائی ہی جبار لیتا ہی
 اور روئی کی غلی بردائین چلاتا ہی لیکن اسی ہمیشہ نہیں کو تا اس طرح وہ کہ کیا یہ ہی لشکر کوئی خدا
 مقرر ہوا ہی جسکی مصلحتیں عجیب اور جسکی کام فضل ہیں انہی سو کوئی کی سری کی تیر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم ہیں قصرت کی انتہا ہیں اور قیستی بہرین جس سے عمل کی زیت ہو کئی ہی چنانچہ صحیح صحیح
 وسلم و مشکوٰۃ میں ابو ہریرہ سے مروی ہی کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی فرمایا مثلک و
 مثل الانبیاء کمثل قصر احسن بنیانہ ترک منه موضع لبنۃ فطاف بہ
 النظار صحیح و ان من حسن بنیانہ الاموضع تلك اللبنۃ فکنت اناسک
 موضع اللبنۃ محکم بنی البنیان و حکم علی الرسول اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عہد
 میں عمل صدق خوب ہی تو لا گیا اوںکی خلفا صدیق و عادل کہ ملائی اور فاروق کین
 الحق والباطل جس طرح معمار گنیا سی تیر ہی سید ہی یوار میں فرق کر لیتا ہی اس طرح
 انہوں نے عقل و شرع کی سنگ و رشتہ سی حق و باطل میں فرق کیا جو ہونگو کہ میں

پناہ کی جگہ نہ ہی سیلہ اسوہ عسیمی غیرہ شکرین کفار صفا صاوند گنگوڑی اور عجم
 نازیانہ کی سچی آیا خصوصاً عجیبو نکاہہ حال تھا کہ عمر غزوان نام سے پہلے اس کا نام سیکا گنگوڑا
 اگر باقی بنتی جھک ٹٹتا تھا تو کہتی تھی ای گھوڑی کیا تھی اپنی مین غم یہ نظر آیا جو
 تو کہہ اور ہٹا غرض کہ حق تعالیٰ نے اپنا اجنبی کام اور عجیب عمل حبیب بنی اسرائیل بنجانتی تھی
 پور کیا یعنی انکی غیر سچی بنی اسمعیل ہیں پیغمبر مبعوث کیا اور نئی شریعت بھی اور ہمار
 حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت سب ملکوین پہنچی کیونکہ وہ تمام عالم مبعوث
 تھی اور عیسیٰ تو انجیل و قرآن سنیات ہوتا ہی صرف بنی اسرائیل کی رسول تھی اور کسان
 میں مثل سچی مقصد ہی اور پیغمبر کی وقت میں جو رحم کی لایق ہی اور سپر رحم ہوگا اور جو ہتر
 میں لایق ہی اور سپر رحم ہوگا اور وہ قبر ہی صرف تہذیب کی وسطی ہوگا قول وسکا اور
 مصلحتیں عجیب ہیں آخر زمانی میں یہی وسکی حکمت ہے تمنا کیا کہ خلق بزور راہ رہت پر لگا
 جانی اور سکو تہذیب عام و تکمیل نام منظور تھی اس وسطی نبوت و سلطنت کو ایک کر کی حکم دیگا
 سبکو سید ہا کر سمجھانی سچی مروج مار دہارسی ہوں تو اور آخرین میں سیاہی تاہی جب لوگ
 کسی طرح نصیحت نہیں سنتی اور بندہ کرنا حدی گذر جاتا ہی وسوقت حکم ہوتا ہی تاہی تاہی تو مارڈ
 سو حق تعالیٰ نے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر بلکہ زیادہ بھی اور انہوں نے خلق کو جو نبی نصیحت
 کی بلکہ بعضوں نے مارڈ اور ہی جبری کی اور بعضوں نے بددعاسی خلق کو تباہ کیا لیکن وہ ہرگز
 سید ہی انہوں نے مگر تھوری تھوری ہر زمانہ میں حتی کہ ہندو فارس وغیرہ میں نوکا دین پہنچا
 تب حق تعالیٰ نے یہی تجویز کیا کہ اب حکم تیغ کا علی العموم دینا خوب ہی اور تھی کی ۱۲ اور
 لو قاک ۱۹ میں کہ ایک در شریف نے ملک بعید کا سفر کیا تو سلطنت اپنی قبضہ میں لائی
 اور پھر آوی تب و سنی اپنی نوکر و نکو اپنا مال سو پنا ایک کو دو توڑی بی اور ایک کو

۶۱
 اور فرمایا کہ سوداگر سیسی پہنچا دے کہ گر کہنا پڑا و سکی ہم شہری اس کے عداوت کہتے تھے
 اور پچا ہتی تھے کہ وہ ایمان بنی سو جب سلطنت لیکر پرتاب و سنی اوس لوگ کو
 جسے وہ دیکھا جا چکا کہہ رہی تھی سہ فرما کیا اور سنی ایک ایک کہا تھا اوسی
 ذلیل کی اور پش و تمنو نکو جو اوس کے سلطنت کی سوادار تھی قتل کیا تھی مخصا سود
 شریف عیسیٰ ابن اور ملک بعید آسمان اور شہری ہن من ہو دکہ مسیح کی شہر اور شلیم من
 اونکی بود و باش اکثر تھی اور نوکر بنی اسرائیل جنہیں وہ نقدا ایمان سو پ گئی تھی اور
 فرما گئی تھی کہ اسکو دونو کر کہنا یعنی میری بعد ایک پیغمبر ہوگا سوا و سکی ساتھ یہی
 ایمان لانا سوا و نون کو و نون سحی لوگ حضرت عیسیٰ کی خاص دین پر ایم قدرت من
 بھلتی رہی اور جب ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عروج ہوا اونکی ساتھ ایمان
 ملائی اونکا نقدا ایمان و نا ہو گیا کہ اَوَلَيْكَ يٰ قَوْمِ كَيْفَ هُمْ مُؤْمِنُونَ اور حضرت
 آکر اونکی تعریفیں کرینگے اور شفاعت سی اونکی درجی بلند کر و اینگی اور جنہوں نے عیسیٰ
 نقدا ایمان لیا اور باوجود کہ مال کی افزائش کا وقت پایا لیکن افزائش کی تدبیر نہی عیسیٰ
 اونکی روح سی بزار ہو گئی اور دوزخ کا رستہ و نہیں تبا دی گئی اور یہودیونکو اونکی سردار
 سمیت جہنم سلیمان جبال کہتے ہیں اور رضاری ابن الہلاک ہلاک کرینگے اور انجیل
 یوحنا کی ۱۴ آیتیں کہ اگر تم مجھی عزیز جانتی ہو تو میری حکمو نکو یاد رکھو میں اپنی باپ سنی سزا
 گرونگا وہ تہین دوسرو کیل چکا جو بد تک تمہاری ساتھ ہی یعنی فارقلیط روح صدق
 جسنی نیا قبول نہیں کر سکتی کیونکہ اوسنی کہتے نہیں اور اوسنی جاننی نہیں لیکن تم اوسنی جاننی ہو
 کیونکہ وہ تمہاری ساتھ رہتا ہی اور تم میں ہو و یگا وہ فارقلیط روح قدس ہی اوسنی باپ
 میری نام سی ہیچ یگا وہ تہین سب چیزیں سکھا دیگا اور جو کچھ میں نے تمہیں سکھا ہی ہستہ میں یاد دلاؤ گا

میں جاتا ہوں اور نبی قبل از وقوع نہیں خبر کر دی ہے تاکہ تم بعد از وقوع ایمان لانا و بعد اس کے
 کسی بہت کلام نہ کر دکھا اس لیے کہ اس جہان کا سزا آتا ہی اور اسکی مجہدین کو فنی چیز نہیں
 اور ہا میں ہی کہ جب وہ وکیل شافع جسی میں تمہاری لیے باپ کی طرف سے بھیجے گا یعنی
 روح صدق باپ سے نکلتا ہی آوی تو وہ میری لیے گواہی لے گا اور یہا میں ہی کہ تمہاری
 لیے میرا جانا ہی سود مند ہی کیونکہ اگر میں بخاؤن فارقلیط تمہاری پاس آویگا پر اگر میں
 بخاؤن کا تو آوی تمہاری پاس بھیجے گا اور وہ جب آویگا جہاں کو تو بھیج کرے گا اور الزام دیکھا
 بسبب گناہ کی کیونکہ وہ مجھ پر ایمان لائے اور الزام دیکھا بسبب اللہ کی کیونکہ میں اپنے
 پاس جاتا ہوں اور تم مجھے پر بند کیوں گی اور الزام دیکھا بسبب حکم اور جزا کی کیونکہ اس جہان
 علی سزا پر حکم کیا گیا ہی اور منور بہت سے باتیں ہیں کہ میں تم سے کہوں پر اب تم اوکلی بردا
 نہیں کر سکتے لیکن جب ہ روح صدق آویگا تمہیں ساری سچائی کی راہ بتاویگا اس لیے
 کہ وہ اپنی نکلی گا لیکن کچھ سنیگا سو کہیگا اور تمہیں آئندہ کی خیرین دیکھا وہ میری سزا
 کرے گا اس لیے کہ وہ میری چیزوں سے پاویگا اور تمہیں دکھاویگا سب چیزیں جو باپ کی ہن
 میری ہن اس لیے مینی کہا کہ وہ میری چیزوں سے لے لے گا اور تم کو دکھاویگا تمام ہونے
 بعینہ عبارت اسکی کہتا ہوں میں یہ دوسرا وکیل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی یعنی
 وہ وکیل خدا کا جواب تم میں موجود ہی یعنی مسیح سو ہمیشہ رہے گا بلکہ اسکی شیعہ قطع
 ہو جائیگی لیکن وہ فارقلیط خدا کا بھیجا ہوا جو مجھے عیسیٰ کی بعد آویگا ابدی ہی اسکی
 شرح ہمیشہ رہے گی کیونکہ اس کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا قول اسکا دینا قبول نہیں
 کر سکتے یعنی اسکا ذکر جو میں دنیا کی نادانوں سے کہ ہو دین کر تا ہوں تو نہیں مانتے اور نہیں
 قبولتے کیونکہ وہ فارقلیط کو دیکھتے نہیں اور مجھ کو بھی اپنی جہالت سے سچا نہیں جانتے لیکن

کہ عیسو ہومیری تانی سی و سی جانتی ہو کیونکہ وہ تمہاری ساتھ رہتا ہی اور تم میں ہو گیا یعنی
 حقیقت محمدیہ کہ حقیقت الحقائق ہی اور سب میں لیکن وہی پچانتی نہیں مگر خاص لوگ
 جیسی عیسیٰ الہی جواری اور مارگریٹر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع اور اسی جیسی صوفیہ صافیہ فی
 فرمایا ہی کہ جب التجات پڑھنی میں السلام علیک ایہا النبئ کہی حقیقت محمدیہ کو آپ میں
 موجود جا اور اسی ہی خطاب کری اور کشف اس راز کا مقصود ہو تو مضمون الحکم و کلشن
 راز وغیرہ صوفیہ کی کتابوں دیکھو اور صورت میں قول و سکار ہتا ہی صیفہ حال کا کہی اور
 اپنی حقیقی معنی میں ہی اور شاید یہ معنی ہوں کہ عوام اسکی مرتبہ کو نہ پہچانگی نادانی کی سبب
 اکثر اوس ہی منحرف رنگی اور اسکی پھین میں ہی بہتری اسکی مرتبہ کو نہ پہچانگی اسکی مرتبہ کو
 حقیقت وہی پچانی جو اسکی سچ میں کی سطح کی شرکت کہی یعنی نبی بولی ہو سو میں اسکو اور
 اسکی رتبہ کو پہچانتا ہوں اور تم ہی میری تانی سی و سی جانتی ہو اور شاید یہ معنی ہوں کہ
 عوام سچ میں اسکا ذکر کرتا ہوں تو نہیں جانتی کیونکہ وہی کبھتی اور جانتی نہیں لیکن تم میری
 تانی سی و سی جانتی ہو سو وہ تمہاری ساتھ رہ گیا یعنی عسیٰ و سچی عیسا ئیو نکا مددگار رہ گیا کیونکہ
 وہ میری اور تمہاری سچی ہونگی گواہی دیکھا اور کہیگا کہ عیسیٰ اسکی جواری سچی تھی اور فی الواقع
 ایسا کہ قرآن فی عیسیٰ علیہ السلام کو رسول سچی کہا اور اسکی حواریں کی شان میں فرمایا
 کہ قال لعلو اریون محن انصار اللہ اور تمہاری دشمنوں کو کہ ہو دین ملزم کر گیا اور
 اور سزا دیکھا اور اسکا سپوت تہذیب و تہذیب ثانی میں میری ساتھ ہو گا پس ان دونوں
 صورتوں میں قول و سکار ہتا ہی یعنی استقبال کی ہی اور محاورہ میں ایسا بیشتر واقع ہو کرتا ہی
 چنانچہ انجیل یوحنا کی فارسی ترجمہ کی سولہویں باب سولہ فقرہ میں ہی کہ تہذیب و تہذیب
 و شہاد دیکر ہی بنی یعنی نخواستہ دید قول و سکار روح صدق و روح قدس یعنی اسکی روح سچ

ہی بلکہ وہ سچائی کی روح ہی اور صدق و راستی کا زورہ اگر نیا لادہ صادق میں
 و مصدق کہلا دیکھا وہ روح پاکہ ہی اور اسکی روح لطیف و مقدس ہی احکام روحی و غیر
 غالب ہیں فی الواقع ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی ہی تھی اس سبب سے
 ان کا جسم اظہر بتواثر ثابت ہی کہ سایہ انداز نہ تھا والا کب ممکن ہی کہ جو چیز باوجود کثرت
 کی طول و عرض و عمق کہتی ہو نور کی حامل نہویہ لطیف ہی چیز و کما خاصہ ہی آئینہ کہ
 دیکھا اور اسی سبب سے ان کا جسم اظہر ایک بل میں ساتوں آسمان پر ہوا آیا اور
 سبب سے آپ پشت کی طرف سے ہی کہتی تھی ع کہ ہوا کی کسی ان رخ و پشت سے اور
 سبب سے آپ کہانی نبی کی شدت محتاج نہوتی تھی کہ اتنی اہمیت اور اسی سبب سے
 آپ کو لطیف چیز و کما اور عطریات کا شوق تھا اور جمعہ کو عطر لگانا سنت ہی اور
 لسن و ہا ز وغیرہ کی سیف چیز میں آپ کہاتی تھی اور فرماتی تھی مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذَا يَكُنِ
 الشَّجَرَةَ تَنْبُؤِينَ فَلَا يَقْرُبُ مَسْجِدَنَا يَوْمَ ذُنُوبَنَا اور آپ کا پسینا خوشبو ہوتا تھا اور
 سوا انکی اور بہت سے احکام روحی آپ میں تھی جسکی فکر میں طہل ہی قال و سکا میری نام
 سے یعنی جس طرح مجھی اچھی لوگ رسالت کی نام سے مشہور کرتی ہیں اس طرح وہ رسول ہوگا
 اور وہ باپ سے نکلیگا یعنی خدا کی پاس سے اور کجا اور خدا کی صفات سے معصوم ہوگا
 وہ ایسا نور ہی جسکا منبع بیواسطہ حق تعالیٰ ہی اور خلیل فارسی میں ہی کہ ریح راستی
 از طرف پدیدی آید قول و سکا وہ میری لی گوہی دیکھا یعنی مجھی نبی حق بتلا و کجا
 اور دشمنوں کو سزا پہنچا و کجا سونے فی الواقع ایسا ہی ہوا اور شعیبا کی صحیفہ میں ہی
 اور قرآن میں ہی ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شاہد و گواہ کہا ہی اور بشارت
 آتی ہیں کہ یہ فاطمہ جسی وح قدس روح صدق کہا تیسرا خدا ہی باپ بڑی سے کلا

اور ہم میں گر رہا اور نزول و سکا اسطرح ہوا کہ حواری لوگ ایک گہرین جمع تھی ناگاہ
 چنگاریاں سی آسمان سے اتریں اور حواریوں پر گرین سو وہ چنگاریاں نہتین روح
 تھا کہ حواری لوگوں سے معمور ہو گئی اور خود بخود تمام لغتوں اور زبانوں سے واقف ہو گئی
 اور کراماتیں اوستی ظاہر ہوئی لگین سو وہی فارقلیطا روح قدس اب بھی ہماری پاس
 اور ابدا لا باؤ تک ہیکا کہتا ہونین خارج میں بعد عیسیٰ کی کوئی شخص آدیسوئی اس
 قسم کا ظاہر نہوا جو خلق کو نیک اپن سکھاوی اور عیسیٰ کی کہی ہوئی باتیں یاد دلاوی
 اور نبوت او سپر ختم ہو جاوی اس سبب نہی ن اسکا ابد تک ہی اور وہ آئندہ
 خیرین بناوی اور عیسیٰ کی ستائش اگر ہی اور او سی ہی برحق بناوی اور او سکی دشمنوں کو
 الزام اور سزا دی اور جہان کو زجر و توبچ کر ہی اور عدالت جاری کر ہی سو اس
 شخص سو امی ہاری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کوئی ظاہر نہوا پس معلوم ہوا
 کہ روح قدس روح صدق فارقلیطا موعود وہی ہیں نہ وہ شخص محبوب ذہنی حساب لکھا
 تیرا خدا تھراتی ہیں اور روح قدس کہتی ہیں کیونکہ یہ وہی بات ہی جسکا سراپا زونین
 اور خارچین نہاوسکی ذات موجود و محسوس ہی نہاوسکی افعال و آثار جو ذات پر دلالت
 ٹرین اور حقیقت امر کی یہی کہ حواریوں پر یوم الدار میں فیض الہی چنگاریوں کی صورت
 پر نازل ہوا تھا اس سبب سے وہ اصحاب کشف و کرامات ہو گئی تھی سو اس فیض کو
 اس نظر سے کہ مستفیض کل روحانی و مقدس بناؤ الا ہی اگر روح قدس کہیں ممکن ہی
 لیکن اوستی فارقلیطا موعود جھنا نادانی ہی اور عقول مذکور کا منصوص علیہ جاننا
 عقل سے بعید ہی کیونکہ وہ یوم الدار کی بعد پھر رہا اور اب اس زمانہ میں نصرا نیوں کی پیکر
 سو امی روح ابلیس کے کہ نہیں لاکر فارقلیطا موعود ہی فیض و روح مقدس مراد ہو جو چارو

پر یوم الدار میں نازل ہوا تو لازم آوی کہ نصرانیوں کی پادری اور پاپا سیخ اور حواریوں کی مانگنیٹھن
 و کرامات پر قادر ہوں لیکن وہ اصلاً قادر نہیں ہیں معلوم ہوا کہ فارقلیط اوس فنہین کو ہمیں
 لہما نبوت مقدم کا اسطور پر کہ حواریوں سی کراماتین ظاہر ہوئیں چنانچہ بطرس یوحنا
 علی و عاسی لنگر پلنی لگا اور بطرس کی بد عاسی حنا نیا و سفیر ام گئی اور نبوت ثانی کا اسطور
 پر کہ جب سی ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عروج ہوا تب ہی لیکر لاج تنگ کسی
 نصرانی سی کرامات ظاہر نہوئی اور اگر ظاہر ہوتی تو کہین کہین منقول مسطور ہو اور اب
 اس زمان موجودین بھی کسی سی خرق عادت نہیں جتنی پہر تبار وین کہ وہ فارقلیط
 جو اب دی تھا کہمان چلا گیا اور کیوں فانی ہو گیا جو اوسکا اثر ہی ظاہر نہیں ہوتا اور اوس
 فیض کی بہنک ہی کا نو نہیں نہیں پہنچتی اور قول اوسکا جہانکو توجیح کر گیا یہ انجیل یوحنا کی
 ۱۶ باب ۸ فقری میں ہی سوید رض ہی اسپر کہ فارقلیط محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں کیونکہ
 اوس تیسری خدای موبہوم نی جہانکو توجیح نکلی اور کشتوں کی قتل و جہاد پر استعداد اور
 عدالت کا کارخانہ اور جزا سزا پہنچانا جاری نکلیا اور جہانکو عیسیٰ کی ساتھ ایمان ملائی لڑنا
 نہ یا اور سطح الزام دیتا وہ تو جہان نیونکی نظر سی چپا ہی ہا اوسکی تو کسی نہنک ہی سنی
 سوای عیسیٰ نیونکی حالانکہ عیسیٰ مانگنی تھی کہ وہ جہانکو الزام دیگا بسبب گناہ کی اس سبب سی کہ مجھ پر
 ایمان ملائی اور بسبب عدالت کی کیونکہ میں نے خود کی پاس جاتا ہوں اور تم مجھی پر دیکھو گی مجھی نہیں عیسیٰ
 عدالت کر گیا اور میرا بلا میری دشمنوں سی لگا سو اوسنی توجیح کی نہ عدالت کی نہ کسی کل ذکو الزام
 دیا نہ کچھہ جلال ظاہر کیا بلکہ عیسیٰ کی تمام جمالی حکام اوسنی بدستور قائم رکھی ہیں معلوم ہوا
 کہ وہ فارقلیط موعود نہ تھا کیونکہ فارقلیط موعود میں ان باتوں کا ہونا شرط ہی اور قول
 اوسکا یہ سوجانا ہی ہوا نہ ہدی مراد یہ ہی کہ میری سبب جو نفع تمکو پہنچاتا ہے سو پہنچ گیا

چنانچہ شریعت آسان ہو گئی اور توحید مضبوط ہو گئی اور نعمت تمام و کمال تکمیل گئی سو اب
 میری رہنمی ہی تکوفاً نہ نہیں بلکہ تکویناً ہی نقصان ہی کیونکہ یہود میری مٹی پنی ہیں اور
 میری سبب تمہاری بھی گدی ہیں اور میں جہاد کا حکم نہیں لایا جو انہیں قبل اور غارت
 ٹرون سو اب میرا جانا ہی صلاح ہی کیونکہ یہود میرے بعد تم ہی اس قدر فرحت نگرینگی جس قدر
 میری سامنی کرتی ہیں اور کرنا ارادہ رکھتی ہیں اور اگر کرینگی تو یہی مضائقہ نہیں بعد چند
 فارقلیط اگر تمہارا ناصر و معین ہو گا و لیکن اگر میں نجاؤں تو وہ نہ آوی اور تمہیں نصرت نہ پہنچی
 اور یہ جو مینی کہا کہ اگر میں نجاؤں گا تو وہ نہ آویگا سو سبب اس کا یہ ہی کہ دو بنی مستقل صاحب
 شرع جدید ایک زمان و مکان میں جمع نہیں ہو سکتی والا بسبب اختلاف اس کام کی نظام
 عالم کا بگڑ جائی مان و بنی اس طرح کی جمع ہو سکتی ہیں کہ ایک تابع ہو ایک متبوع چنانچہ موسیٰ
 کی بعد دو دو چار چار پیغمبر اکٹھا ہوئی ہیں سو فارقلیط ایسا نہیں کہ میرا تابع ہو وہ بنی مستقل
 صاحب شرع جدید ہو گا اور اگر میں اس کا تابع ہوں تو بعض فوائد و احکام میں بھی کثرت علم
 و عفو وغیرہ مخفی ہ جائیں میں چاند ہوں ہ سورج ہی عروج چاند سنی یا دہ نافع ہی جو چیز
 چاندنی میں چھپی ہو گئی ہی دھوپ میں مل جائیگی چاند مظہر جمال کا ہی سورج مظہر جلال کا فہم
 وان لم نعظم فارجح الی صولۃ الضیفم اور قول اس کا جہان کا سزا دہی تیسری خدا پر
 محادق نہیں آتا کیونکہ خدا دونوں جہان کا سزا دہی اور سزا دہی اسکی اور جہان
 میں زیادہ تر ظاہر ہوگی علاوہ اسکی اور خدا ہی نہیں فی حکومت و عدالت و نظم و نسق عالم
 کا کچھ ہی نہیں کیا پھر سطح اس کا سزا دہی کر ملاویگا پیش ثابت ہو کہ جہان کی سزا دہی
 حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں جن کا سید و سلطان عادل و سزا دہی کا نام و لقب
 ہی ہستون جہان میں عدل و حکم جاری کیا اور قول اس کا اسکی مجاہدین کوئی چیز نہیں اور وہ

میری چہرہ نسی پوچھا اس لیے لالت کرتا ہی کہ وہ فارقلیط موعود یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 حضرت عیسیٰ مسیٰ افضل تر ہی سو سوا علی کہ حضرت عیسیٰ کی نیک صفیتیں اور حسین ہتیل اور ان کی سوا
 اور نسی نسی صفیتیں اور رتبی جو حضرت عیسیٰ کو حاصل نہتی اور نسی گئی اور یہ قول خدا ہی
 ذہنی پر صادق نہیں آتا کیونکہ یاب بیٹی روح قدس ننون باتفاق نصاریٰ کی متی ہیں اور
 درجہ اور جلال میں برابر و کیساں اور یہاں بیٹا اتحاد ہی صاف منکر نہوا جاتا ہی کہتا ہی
 کہ اوسکی کوئی چیز مجھ میں نہیں نہ ذاتی صفتی میں بالکل اچھو جسے نہایت مغایر و علیحدہ
 ہون پس اگر تین خدا ہوتی اور تینوں ایک ہی تی تو بیٹا سطح کہتا کہ مجھ میں روح پاک کی
 کوئی چیز نہیں لیکن اوسنی یہ کہا پس بیٹا ثابت ہوئی اور تثلیث باطل ہوئی پس ہو گا
 فارقلیط موعود محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جسمیں عیسیٰ کی اکثر صفیتیں تین جسمیں تار و رسالت اور مجرہ
 اور کشف و کرامات دکھانا اور اورونکو ہی اوسکی طاقت بخشنا اور پیشین گوئی اور علم
 اور اگلی کتابوں کی گواہی غیر ذلک اور جو صفیتیں کہ خاصا حسین تین حضرت عیسیٰ میں نہیں تھیں
 چھا دکرنا اور عجب و جلال سی فحیاب ہونا اور لوٹ کا مال لینا اور کجاک کرنا بسبب
 لطافت کی سایہ کا ہونا اور اوسکی کتاب کا سب کتابوں سی فصیح تر ہونا وغیر ذلک
 اور قول اوسکا اس جہان کی سردار پر حکم کیا گیا ہی یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اس
 جہان کا سردار ہونا دشاہ ہی اوسپر حکم کیا گیا ہی ہی حکم کہ خلق کو بسبب جزا کی اللہ نام ہو
 سو وہ محمد خدا کا محکوم علیہ ہی جیسا اوسپر حکم کیا گیا ہی ہی سیاہی کہ یہ لگا اسی کہ کسی پر
 توجیح و حکمرانی نہ کر گیا یا یہ یعنی ہیں کہ ہر جہان کی سرداری کا حکم دیا گیا ہی یعنی خدا کا حکم ہوا ہی اس
 جہان کا کوئی سردار ہو سو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سردار ہو گیا یا یہ یعنی کہ محمد صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم جو جہان کا سردار ہی اسی جزا و اجرت وی گئی ہی جیسا اوسنی کیا ہی یعنی

اور کئی عیسیٰ سوائے سوائے و سکودین دنیا میں جزا دیجاوے گی سو اس طرح وہ بھی سب کو لبریک
 کی طرف سے کہ ماضی جزا دیگا اور اس محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دنیا میں یہ جزا دیگئی کہ جہان کا
 سردار بنا اور خلیفہ اور کئی مطیع ہوئے عظیم نشان باہر نساہوں کی اور سکی لگی سرچکا یا اور اسکا
 نام نیک عالم میں فاش ہوا اور تاقیامت فاش ہوگا اور کہہ پراسی فتح دیگی جیسی ابرہہ وغیرہ
 کی شکست اور ٹھانی تھی اور اسکو بعد افلاس کی ورت و دشمن کی دولت ملی اور جب اسکا
 نام لیا جاتا ہی و سپرد و دورکت پہنچ جاتی ہی اور آخرت میں ہر درجہ اسکا ہوگا جو کسی سبب
 نہ ہوگا فاعلم اور نصاری اس جگہ جب عاجز ہوتی ہیں کہتی ہیں کہ اس جہان کی ستراسی ہر اور شیطا
 ہی سو یہ سو سہٹی کہتی ہیں کہ اگر تیسری خدا کو اس جہان کا سردار کہنگی تو خدا و زمین بغایت
 ثابت ہو جائیگی لیکن اگر غور و انصاف سے دیکھو تو یہ تاویل محض بعید و نادرست ہی
 تہاں کلام دوسرے وکیل کی آئی میں ہی شیطان بیچ میں کہانی کو دہرا علاوہ اسکی
 عیسیٰ اور سرکار کی انیکو اپنی کلام نکر نیک سبب بتاتی ہیں یعنی میں اس سبب سے
 کلام میں کرتا کہ وہ آتا ہی راستی کی باتیں سب بتا دیگا میری کلام کر نیکی احتیاج نہیں
 چنانچہ دوسری جگہ کہلکیر ہی مضمون فرمایا کہ ہنوز بہت سی باتیں ہیں کہ میں عیسیٰ ہوں پر اب
 تم اسکی برداشت نہیں کر سکتی لیکن جب وہ روح صدق آوے گا تمہیں ساری سچائی کہ
 آج سچا پیش ثابت ہوگا کہ فارقلیط کا آنا عیسیٰ کی خاموش رہنی کا سبب ہی ہووہی فارقلیط
 جہان کا سردار کہا ہی علاوہ اسکی شیطان گیا کہاں تھا جو عیسیٰ فرماتی ہیں کہ وہ آتا ہی وہ تو
 اوکی خدمت میں جو وہاں انجیل میں لکھا ہی کہ اوسنی عیسیٰ ہی تین کین اور عیسیٰ کو آزانا یا اور
 اگر یہ معنی لینے غالب ہو چاہتا ہی تو یہی کلام درست نہیں ہوتا کیونکہ اسکا خالی ہونا
 عیسیٰ کی خاموشی کا سبب نہیں ہوتا بلکہ یوں کہنا چاہتا ہی کہ میں تسی سب کلام سو سہٹی تاہو

۱۰۰
 یہ ہے اس لئے کہ شیطان کی غلبہ کا وقت آیا ہی سب اوپر ہتھین فریب سے
 علاوہ اس کی قبول سنائی ہی سب قیل کی کہ میرا جانا سو دمنہ ہی کیونکہ جب عیسیٰ کی جان ہی
 شیطان کا غلبہ ہوا تو ان کا جانا کہاں سو دمنہ ہوا اور سنائی ہی سب قیل کی ہی کہ اس جانی
 سردار حکم کیا گیا ہی کیونکہ شیطان محکوم و مغلوب نہیں ہوا اور اگر ہوا تو غالب ہوا اور اسکا
 جو پہلی قیل شے ثابت کرتی ہو ہطل ہو گا اور بالفرض التقدير اگر اس جانی کی سرداری شیطان
 ہی مقصود ہوتی ہو اگر یہ بھی سچ میں جملہ معترضہ سبھی اس مطلب سے یہی کہ جسی تم فارقلیط اور یہ
 صدق کہتی ہو وہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں تیسرا خدا نہیں ہے نہیں اس دلیل سبھی اوسنی تو
 عدالت نہیں کی اور قول و سکا اپنی کہی گا اسکی موافق قرآن ناطق ہی کہ ہم ایں نطق
 اظہر ان هو الا وحی یوحی یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی جی ہی بائین نہیں
 بنانا بلکہ جو کچھ اوسی پیغام دیا جاتا ہی ہی کہتا ہی اور اگر فارقلیط سنی ہر دہی جسی تیرا
 خدا تھا ہی میں مقصود ہو تو اسکا محتاج ہونا لازم آوی کہ جب ہر دوسری سنی سب
 بیان کر ہی اور محتاج خدا نہیں ہو سکتا اور فارقلیط یونانی لفظ ہی اسکی معنی ہیں شفاعت
 گرنیوالا اور درمیانی اور بزرگ کیا ہوا سوسب ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر
 صادق ہی بلکہ محاور بزرگ کیا ہوا و نولفظ مترادف ہیں اگر رضاری کہیں اسہین
 نام کی تبدیل ہی کیونکہ نام انکا شہرتانہ فارقلیط کہو نہیں اگر سب ہی تصریح طلب کرتی ہو تو اسکا
 ہی خبر حضرت عیسیٰ کی ہی گلی کتاب میں نہیں ہی شہسہ کہیں عیسیٰ کا لفظ واقع نہیں
 ہوا اور خود رضاری لکھتی ہیں کہ عیسیٰ کا نام اگلی کتاب میں عنواں ہی تا یعنی خدا ہماری سنا
 پس سبھی عیسیٰ کی نام میں تبدیل ہی اس طرح ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نام
 میں ہی اور خدا کا ساتھ ہونا عیسیٰ ہی مخصوص نہ تھا پیدائش کی ۳۹ میں ہی خدا یوسف

سنا ہے تھا اور شہادت یوحنا کی ۲ باب میں ہی کہ میں اوس صحیح غالب مظہر ہوتا ہی مخفی میں کہیں کو
 دو ٹکا اور ایک سنگ سفید و نگا جس میں ایک نیام لکھا ہی سوا او کی حسنی اوسی پایا کوئی اور کوئی
 نہیں جانتا اور میں اوس ننگ جو میری کاموں کو یاد رکھتا ہی تو مونکا محتر کر ونگا اور اسنو نکاسا
 وہ آہنی عصا لی اون پر حکمرانی کر گیا اور اذکو مٹی کی برتنوں کی مانند چکنا چور کر گیا چنانچہ میں اپنی
 باپ سی یہ پایا ہی اور میں اوسی صحیح ستارہ دو ٹکا انتہی کہتا ہوں میں عیسیٰ فی بعد انتقال
 کی یہ خبر میں یوحنا سی کہ میں سو غالب مظہر حسنی تمام سرکشوں کو مغلوب کیا جس کے اتباع غالب میں
 کل غالب اور خرب اللہ اور سیف اللہ اور اسد اللہ کہلائی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی اور مخفی
 میں گب چپ کی مٹھائی ہی اونی میں غایر امین کہلائی گئی یعنی علم نبوت اور سنگ سفید وہ ہی حسنی ایسے
 اثنا عشر لکھتی ہیں کہ جبریل فی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیا تھا اور اوس پر کہہ لکھا تھا کہ ہر سی ہی پڑھا
 جاتا تھا سوا ونون فی حضرت علیؓ کو دیا ونون فی امام حسنؓ کو بیان تک کہ حسنؓ کو پہنچا
 اور سیدہ و سو صحیح میں جسے سگری ہی امام ہمد پر پیدا ہونی سو جب ہستیا ہو حسنؓ وہ سنگ
 سفید مودع اونکی حوالی کیا وہ سنگ لیکر غائب ہو گئی اور آخری مانی میں ظاہر ہو گئی اور بعضی
 محققین اہل اسلام کہتی ہیں کہ اوس پہر کو آدمؑ عہدت سی لائی ہی اور اونی شہادت کو پہنچا بیان
 تک کہ ہاتھوں ہاتھ عیسیٰ کو پہنچا اور اونی بوساطت وح قدس جبریلؑ کی محمد صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم کو ملا اور شاید کہ وہ حجر اسود ہو کیونکہ حجر اسود پہلی ذودہ سی زیادہ سفید تھا
 رواہ الترمذی صاحب فضة الاحباب و آہنی عصا کا ذکر اور حکمرانی کا بیان اور قوموں کی
 چکنا چور کر نیکا تذکرہ صحیفہ اشعیان میں ہی بو میں ہی لیکن یوحنا کی خبر سی صاف ثابت
 ہو گیا کہ وہ عیسیٰ کی بعد ہو گا کیونکہ عیسیٰ فی آپؐ فرمایا کہ میں ایک شخص کو ایسا ایسا دو
 پس معلوم ہو گا کہ وہ شخص غیر عیسیٰ کا ہی اور عیسیٰ بعد یوحنا کی بعد کوئی ایسا غالب نہیں ہو گا

سلطان قونیا کا خستہ اسب کا لقب بھی مختار و تیغ سی ہر کشتو کو مطیع کر می اور نافرمانی
ہاں آ کر می سوا ہماری حضرت علی المد علیہ وآلہ وسلم کی پیدا ہونے کا یہ واضح خبر آپ ہی کی
ہی اور عیسیٰ بنی اس خبر کو خدا سے پایا تھا اور صبح کا ستارہ ہماری شریعت بیضا ہی باقر
شریف کہ انزلنا الیکم نورا اهدینا یا جمعہ کا دن کیونکہ صبح کا تارہ زہرہ ہی جو سونکا
تھی ہن مروہ جمعہ کی دن سے منسوب ہی ہے سو اسی جمعہ کو سو کیا کہتی ہیں صبح کا ستارہ
مہدی ہی کہ پہلی زمانہ میں کفر کی تاریکی اگر دفع کر گیا جس طرح پہلی رات کو صبح ہوتی صبح کا
ستارہ نمایان ہو کر فریل ظلمت ہوتا ہی اور شاید کہ عیسیٰ بنی اب کو صبح کا ستارہ کہا
یعنی میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہور ہونگا اور اوسکی شریعت مضبوط کر نیو آونگا
اور نبی دینت اور و کیم پادروسی کہا کہ یہ آہنی عصا لیکر جاو کر نیو الامحمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم ہی تب سٹ پکا کر کنی لگی کہ عیسیٰ بنی یہ حکم تو اطیرہ کی کلیساؤن پر کیا تھا سو وہن
ٹوٹی شخصل بسا پیدا ہوگا اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو وہان گئی ہی نتی میں کہا تو اطیرہ
ٹھان تھا تب کتابون میں بکیر کہا کہ روم کی متعلقات میں سنبول کی قریب تھا میںی کہا
روم تو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحاب حضرت عمرہ وغیرہ فی فتح کیا تھا چنانچہ تو انجیز
مسطوری اور ہجرت کی اکیسویں برس قسطنطین روم کا بادشاہ جو تیلیٹیون کا سعید ہو گیا
تھا مسلما انکی ہاتو سی نہایت ذلیل و مقہور رہو اور آخر قتل کیا گیا چنانچہ تو انجیز
جام جهان ناین مرقوم ہی اور بعد اصحاب کی ہی محمد یونکار و مین عمل ہا پر چند روزہ
فرکیون اوسین عمان یا آخر سلطان عثمانیہ کہ مسلمان ہی تمام روم پر قابض ہوئی اور اب ہن ان
مسلمانوں کا عمل ہی پس نیز محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صادق ہوئی فاشقہاں محمد اعبدال
اللہ ورسولہ اور اس میں کہ جو لوگ تم میں رنجاب نہیں ہن وہ نہر دار اسکی ہن کج میری ساغیدہ

دونکا

چونکہ پینین کیونکہ وہ غالب سفید پوشک پہنی گا اور میں اور سکا نام کتاب حیات سی جو کربکا
 بلکہ اوسکی نام کا اقرار اپنی باسیا اور اوسکی فرشتوں کی لگی کرونگا اور میں اوسے جو غالب نبی
 اپنی خدا کی سیکل کا ستون کرونگا اور وہ پہر کبھی باہر نہ نکلیگا اور میں اپنی خدا کا نام اوسپر
 لٹھوگا اور اپنی خدا کی شہر کا یعنی نئی اور شلیم کا نام جو آسمان پر سی خدا کی حضور سی اترتی
 ہی و سپر کھوگا اور میں اوس غالب کو اپنی تخت پر بیٹھنی ونگا چنانچہ میں ہی غالب ہو اور اپنی
 باپ کی ساتھ تخت پر بیٹھا انتہی سو ہماری حضرت صلی اللہ علیہ آہ وسلم ہمیشہ سفید پوشک
 پہنتی تھی اور فرماتی تھی البسوا الثياب البیض رواہ الترمذی اور عیسیٰ اور اونی سچی
 تابعین ہی کاری حضرت صلی اللہ علیہ آہ وسلم کی اس سنت جلیلیگی اور قول اوسکا کبھی
 باہر نکلیگا یعنی نبوت کا حکم تا قیامت رہیگا اور مدینۃ المدکہ ہی گزنی اور شلیم ہوا یعنی
 اوسکی بجائی تخت کا مقام رہا اور حجر اسود کہ اوسمیں لگا ہی آسمانی تڑاہی اور خدا کا نام
 اوس غالب مظفر کی دل پر لکھا گیا اور اوسکی ساتھ منسوب ہوا یعنی جو کوئی خدا کا نام
 اوسکی قول و شرع کی موافق لیتا ہی اصل بالمد ہوتا ہی اور اگر اوسکی برخلاف ہو کر
 لیتا ہی وصل نہیں ہوتا اور عیسیٰ کا بھی نیا نام اوسکی ساتھ منسوب ہوا اسوقت میں بیوع
 ٹھلائی تھی اسوقت میں عیسیٰ کھلائی ظہور اول میں اونی دم جان بخش مومنان تھی
 ظہور ثانی میں جانگذا زکا فران ہوگی اسوقت میں رحمت اونی مشہور تھی اسوقت
 میں قہر اسوقت میں ہا ایک گونہ مغلوب ہوئی تھی اسوقت میں غالب کی ساتھی ہو کر
 دجال مایوج پر غالب ہونگی اسوقت میں کفار و کفر حقیقی ابن اللہ جانتی تھی اور ہی
 اونکا نام مشہور کیا تا اسوقت میں خدا کی پیاری اور نبی اللہ و عبد اللہ کھلا و نی
 اور قول اوسکا اپنی تخت پر یعنی نبوت کی تخت پر اور قول اوسکا میں غالب ہوا اس سے

مکتابی عیسیٰ مقبول و صلوات اللہ علیہ فی ارضین برحق یعنی انکا شمار جن پر بھارتی و وسطیٰ دنیا
 کی گئیں تہیں سنا کہ نبی اسرائیل کی فرعونین سے ایک لاکھ چوبیس ہزار مہری ہوئی یا
 اسباق سی بارہ بارہ ہزار بعد از ان میں تاکا تو دیکھو ایک بڑی جماعت جس میں صرف
 ہر ذات ہر قوم ہر زبان کی لوگ تھے جنکے کوئی شمار نہ کر سکا سفید جامی پہنی اور خرمی کی
 ڈالیاں ہاتھوں میں یہی خدا کی تختا اور برہ کی گئی کہڑی تھی انتہی یہاں سے معلوم ہوا کہ بعد
 عیسیٰ کی نبی اسرائیل میں ہی تھوری ہی لوگ ہوئی جنکی کا عدون پر نجات کی مہر کی گئی
 اور غیر قوم سے بی شمار ناجی ہیں سووی محمدی مہت ہیں کہ سفید پوشاک اور خرمی کی ڈالیاں
 اونکی نشان ہیں کیونکہ ان دونوں چیزوں کو ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت دوست
 رکھتی تھی اور خرمی کی فراط حسب قدر عرب میں ہی تھوڑی کہ اور ملک میں نہیں ہے اب اسکی
 اتنی کی ڈالیاں کہانی ہیں اور اوسیکو سیوہ کی طرز پر تناول کرتی ہیں اوسے ہی و نشا
 و سرکہ بناتی ہیں اوسے ہی قسم قسم کی مٹھائیاں بناتی ہیں ہی روٹی ہی وہن سالن ہی سیوہ
 وہی مٹھائی وزہ کہو لنا اوس سے ثواب ہی اور انکے میں روشنی پڑتا ہی قال عم
 اکرموا عممتکم الخلة فاعلموا خلقتم من بقیة طینة ادم اس کتاب میں
 بسبب اختصار کی اتنی ہی خبریں لکھی گئیں اور ہی ان چیزوں کی شرح و تفصیل مطلوب ہو یا
 خبروں کا معلوم کرنا منظور ہوا اوسے کتاب صولۃ الضیفہ کہ طیف رجوع کرنا چاہی فصل
 نصاریٰ کہتی ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی ششہ من ہب ہلاکم جاری کیا لیکن خدا کی غیبی
 ہستی خلافت ہی کہ زبردستے سے ہی ہب حق کو دنیا میں جاری کری اور اوسے ہی سبب سے لاکھوں
 ٹوہجان کری اور ابتدائی ہی خدا کی کسی کلام سے ثابت نہیں ہو سکتا کہ اللہ تعالیٰ کی کسی بھی
 یا بادشاہ کو کہی فرمایا ہو کہ میری ہب کو دنیا میں زور و ظلم سے جاری کر گئے ہوں حضرت

نوح کو گنہگار ٹھہرا کر انہیں نلامی سوخدا فی تمام آدمیوں کو چنڈون پرندون درندون سمیت غرق
 کیا اور چنڈی معدود کو چنانچہ پیدائش کی زمین ہی پر اسکو خدا کی خوبی سے کوئی خلاف
 نہ مل سکتا ہی اور اوسکی ۱۴ امین ہی کہ ابراہیمؑ کی گذر لاغور مراد شاہ وغیرہ کو قتل و غارت کیا
 اور ۱۹ امین کی لوط کی امت پرگاہ اور گندھاک برسی اور مشہور ہے کہ فرعون نے موسیٰ کی ہاتھ سے
 ہلاک ہوئی اور سفر انحر و ج کی ۱۴ امین ہی کہ موسیٰ کی حکم سے یوشعؑ فی عمالقہ کو تلوار سے
 شکست دی اور سفر احساب کی ۱۳ امین ہی کہ موسیٰ نے فی فحاس کو سردار بنا کر بارہ بار
 اسے یسویٰ کی ساتھیہ یانیوں کی مقابلہ کو بھیجا اور ہون فی ساری یانیوں کو قتل کیا اور انکا
 مال و متاع و دو اب و مویشی سب لوٹ لیا اور انکی ساری سستیوں اور کمروں کو چھوڑ
 دیا اور استتاک کی ۱۴ امین ہی کہ تیرا خداون سب کرو ہون چہرے بی ڈرتا ہی نبور و نکو مسلط کر گیا
 نالہ و نہینج باقی و پہنان ہین تیری حضور سی ہلاک کری تیرا خداونکی بادشاہوں کو تیری ہاتھوں
 کڑفنا کر دیا گیا اور تو اونکی نام آسمان کی تلی سی مٹا دیا اور ۱۶ امین ہی کہ جب تو قتال کی
 لیکسی شہر نمنی دیکھ ہو تو پہلی صلح کا پیغام ہی اگر وہ صلح قبولین تو سب سے خراج لے اور نہین
 تو ہر ایک مرد کو قتل کر کے عورتوں اور لڑکوں کو اور مال و مویشی کو لوٹ لی اور صحیفہ یوشع
 ۱۴ امین ہی یوشع نے حکم خدا تیسرا از آدمی لیکری پر چڑھائی کی اور وہاں کی لوگوں کو کشت
 تہ تیغ کیا اور سب مقتول بارہ ہزار تھی اور کتاب سمویل کی ۲۴ امین ہی کہ داؤد نے چار
 اسی مصر تک سیر کی اور یوشع نے ہین کی لوگوں کو قتل کیا اور صحیفہ ارمیا کی ۱۴ امین ہی ارمیا نے
 تجھی تم و استیصال اہلاک کی وسطی گرو ہون اور پادشاہوں پر قائم کیا اور عبرت یہ کی
 ہین ہی کہ جہون اور بارق و سوسون اور یفتاح اور داؤد اور سمویل وغیرہ فی ایشی
 ملکوں کو سخر کیا اور عدالتین کین و شیرینی موندہ بند گئی اور لگ کی شدت کو توڑ دیا تو لڑ

دہارون کو لکھ دیا وہی سستی سستی ہی ہوئی ایک مہینہ ہا درہوئی اور غیفر کی فوج کو بھیجا اور
 سمویل کی امین بھی داؤدنی جلیات فلسطینی اپنی ہاتھی ہارا اور کتاب قضاۃ کی ا
 مین ہی کہ سمون فی ایک گدی کی ہڈی ہی ہزار آدمی مار ڈالی اور تسلیقہ ثانیہ کی ۲ مین
 علیہ ابن الملائک کو عیسیٰ اپنی موندگی دم سی فنا کر دیکھا **فضل** نصاریٰ کہتی ہیں محمد صلی
 اللہ علیہ وآلہ وسلم فی معجزی اندکمانی اور شپین کی ٹی کی کہتا ہوں مین ہماری حضرت صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم سی تین ہزار معجزہ ظاہر ہوئی اور دوبارہ ہونا قمر کا بر ملا ہزاروں کافرون اور
 مسلمانوں کی سامنی بیکٹ شبہہ سی واقع ہوا اور روایت کیا اسکو سیکڑوں صحابہ
 اور تابعین نے اور روایت کیا اونسی ایک جم غفیر فی ایملہ حدیث سی اور یہ خبر تواتر ہی اور
 مروی ہی صحیحین مین اور اور کتابوں مین طرق کثیرہ سی شبہہ کو قطعاً وہاں دخل نہیں اور
 لکھ لیا تھا اس حدیث کو جا بجا کی مورخوں فی اور اجماع ہی مفسرین کا اسہ کہ **اَقْتَرَبَتِ**
السَّاعَةُ **وَأَنشَقَّتِ السَّمَاءُ** ہی اشتقاق مراد ہی بدیل اس بیت کی **وَأَنَّ يَوْمَ آيَٰتِنَا**
يَعْرَضُونَ **وَيَقُولُوا لَوْ أَنَّا كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِي أَصْحَابِ السَّاعَةِ** چاند بوج
 توڑ دینی جائیں گی سوا و سکا نمونہ نمایان ہو اور اس نمونہ فی ظہور
 قیامت کو قریب القیاس کر دیا کفار کو چاہی کہ اب قیامت قیامت کو نبید از قیاس بخانین
 بیونکہ جسٹی سہر کو آج اپنی ہی کی ہاتھ سی شوق کرایا وہ قادر ہی کہ ایک دن شمس قمر و نو کو بگڑ
 فی طرح لپیٹ ڈالی اور جب اوسکی بند و نسی ایسی مرہوئی تو اوس سی جو رب الارباب ہی
 عیا عجیب اور کیا بعید لیکن بظاہر جب ہی سطح کی نشانیاں دکھتی ہیں حماقت سی موندہ پیر
 لیتی ہیں اور کہتی ہیں کہ یہ معجز ہی نظر بخدی ہی یا یہ معنی ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی دعا
 ئی ہی کہ میری ہاتھ سی شوق قمر کا معجزہ ظاہر ہو سو اس دن عالمی قبولیت کی ساعت اپنے ہی اور

خیر ہو گیا پس اے لام الساعۃ میں حمد کا ہی اور ماضی کا صیغہ صریح دلالت کرتا ہے
 شق ہونا واقع ہو چکا اور ایک مشت خاک آپؐ کی کافر و نکوہینک ری تھی سو بسبب پیشین
 پیری ہو گئیں نہیں تب حق تعالیٰ نے فرمایا صَارَ صَبِيَةً ذَرَعِيَّتَ وَلَا كِبْرًا لِلَّهِ رَحْمَى
 اور اس طرف جامی نے اشارہ کیا ہے **سبح** مسبت ربک پشت جملہ شکست اور آپؐ کی
 انکلیو سنی سیکروں اور مینکی سامنی چشمہ جاری ہوا اور بکری کی ایک ان سی آپؐ کی چالیس آدمیوں کو
 اسودہ کیا اور عکاشہ بن محس کی تلوار بدر کی دن ٹوٹ گئی سو آپؐ نے اوسے خرمی کی ایک االی
 پڑا دی تھی تلوار بنگلی اور قوادہ بن نعمان کی انکھہ و سنی ان پھوٹ گئی اور معاذ بن عفرہ
 کا ہاتھ کٹ گیا سو آپؐ نے دو نوکو فوراً چکا کر دیا لہذا فی المشکوۃ اور آپؐ کی آب دہن سی
 تمہاری پانی منیٹھی ہو جاتی تھی اور آپؐ کی بدن مبارک کا پسینا مشک سے زیادہ خوشبو تھا
 یہاں تک کہ آپؐ کلیو نمین چلتی تھی اور ہوا میں خوشبو بہر رہتی تھی اس سبب ہی لوگ
 جان جاتی تھی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس گلی میں بشریف لائی تھی اور گر میون میں
 آپؐ کی اوپر ہمیشہ برکاسا یہ رہتا تھا چنانچہ یہی یکہ کہ حضرت خدیجہؓ نے آپؐ سے شادی کی
 اور آپؐ کی کپڑوں پر کئی پٹی تھی اور کٹ مل اور چہرہ کو ایذا دیتی تھی اور ہزاروں فر
 بدر کی ان آپؐ کی ساتھ ہو کر کافر و سنی لڑی چنانچہ فرمایا ہی **وَاذْ نَقُولُ لِلْمُؤْمِنِينَ**
الَّذِينَ يَأْتِيهِمْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ **أَنْ يَمْلِكُوا بِكُمُ الشَّلَاةَ الْأَفْرَافَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ**
مَنْزِلِينَ بَلْ أَنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا وَيَأْتُوكُمْ مِنْ فُورِهِمْ هَذَا يَمْذَرُكُمْ
بِحِشَّةِ الْأَفْرَافِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُسَوِّمِينَ یعنی یاد رکھیے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 جب تو کہنی کا بدر کی دن مسلمانوں سے کیا تم کو کفایت نہیں تمہاری خدا کا نکو مدد ہیجنا
 تین ہزار فرشتوں کی آسمان سے آبری ہوئی ہیں البتہ اگر تم تمہری ہو اور لڑائی کی تھہ

میں جو کچھ میں بتی کہوں اوسکے مخالفت سے پرہیز کرو اور وہ یعنی دشمن تمہاری آواز
 آوین تو مدد بھی نہ ماریا رب پانچ ہزار فرشتی بانی والی القہر و یمن ہے کہ حضرت صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم نے بدر کی نبرد میں ہذا فرشتی اور تری چنانچہ حضرت
 علیؑ منقول ہے کہ پہلا ایک ہزار ہفتاد و تری چنانچہ از ان پہرہ و سہ انا ہر
 پہلا ہر توری یہ بعد تیسرا ہزار چلا سولہ پہلی تین ہزار فرشتی سمیت تھا دوسری
 میں میکائیل تیسرے میں سرائیل پکڑیاں اور کی باندھی شملی کا ندھون پر چھوڑی ابلق اور
 پر سوار ت سول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اسی مسلمان تین ہزار فرشتی
 تمہاری مدد کو اور تری ہیں کیا تم کو انکی مدد کفایت نہیں مسلمان اس سبب سے کہ
 کافروں کی کثرت سے ہر اسان تہی کنی لگی کہ ہاں ہر قدر کفایت تو ہیں لیکن خدا کیا
 اور فرشتی زیادہ نہ بھیجے گا ت سول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بلی ان تصدیر
 ہا اور یعنی ہاں کہ تم ٹہری رہو کی اور میری مخالفت نہ کرو گی تو خدا دو ہزار فرشتی اور
 بھیجے گا اور سب پانچ ہزار ہوا تنگی سے مسلمانوں کی جیکو مضبوط کیا اور لڑائی پر قدم کاڑ
 تب خدائی موحب قول سول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی و ہزار فرشتی اور بھیجے چنانچہ جلا
 میں کہما ہی قَدْ صَبَرُوا وَابْتَجَرُ اللَّهُ الْوَعْدَ يَا مَنْ قَاتَلْتُمْ مَعَهُمُ الْمَلَائِكَةُ عَلَى
 خَيْلٍ اَبْلَقَ عَلَيْهِمْ عَمَّا يُعْنِي مُسْلِمَانِ ٹہری ہی سو خدائی وعدہ لیا کیا اور فرشتی
 ابلق کہورون پر سوار عمامی باندھی اونکی مدد کو اور تری فقط اور شرک لوگ فرشتوں
 ٹہروں کا ہنہانا اور کورونکی آوار سنتی تھی لیکن کہورون کو نہ دیکھتی تھی اور جب کوئی
 مسلمان کسی کافر کی بھی لڑنے کو ڈرتا تھا پھنچے ہی کی ہی اوسکا سر زمین پر پڑا دیکھتا تھا
 اور خندق کی لڑائی میں حضرت عالی نے با د صبا کو بھیجا کہ اوسنی کافروں کی لاؤ لشکر میں

کہتے ہیں ڈولا ڈال دیا اور فرشتے کو بھیجا کہ اونہوں کی جیموں کی طنابیں کاٹ دین اور مہین
 اوکھا کر پہنک دین اور کافروں کی دل میں رعب ڈال دینا اور منی ہاگنی کی سوا کچھ نہ
 بن پڑا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نَصْرْتُ بِالضَّبَا وَأُهْلِكَ
 عَادُ بِاللَّبْوِ یعنی چھٹی پڑو یا سیدہ اولیٰ اور قوم عاد پہنساوسی ہلاک کی گئی **شعبہ**
 باد صبا بیست کہ نصرت تیرا لہو دیدی چراغ ترا کہ دہریا دیوری ہا اور حق تعالیٰ
 یہ آیت بھی یا ایہذا الذین امنوا اذکروا نعمة اللہ علیکم اذ جاء تکم جنود
 فارسلنا علیکم جریرجا و جنودکم تر و ہا یعنی امی مسلمانو یاد کر و نعمت خدا کی
 جب چڑھ آیا تم پر کافروں کا لشکر بس بھیجا مہنی و پیر اندھی کو اور ایسی لشکر کو جو تمہارے
 نظر ونسی پوشیدہ تھا صحیح سنائی و مجھ کبیرین ہی ایک ندھی نی آپ سی بنا ہونی
 استدعا کی آپ نی اوس ہی و کعت نماز پڑھوانی اور فرمایا کہہ اللہ صرانی اسئلک
 و اوجه الیک سنیک محمد نبی الرحمة یا محمد انی اتوجه الیک اللہ
 فی حاجتی ہذہ اللہ فشقعة فی ثیبتی ہذا وکی انکھین تارسی کل کین اور
 رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعد صحاب نی اس نماز و دعا کو آزما یا اور پورا پایا
 اور حضرت علی رضہ کو خبر دی کہ ابن ملجم مکو قتل کر لگا اور وسیا ہی ہوار واہ احمد اور
 امام المحدثین مولانا عبد الغزیز رحمہ فی اپنی تفسیر میں لکھا ہی کہ جب علی رضی وفات پایا
 اور شلیم کی ہر ایک پتھر کی نیچی سی خون بلینی لکھا مینی کہا سبب اسکا یہ تھا کہ اونکی وفات
 پانی سی خلافت نبوت کی منقطع ہوئی سوا اونکا قاتل کو یا سبب اسکا مینی پیغمبر و نکا قاتل ہوا
 کیونکہ بنی اسرائیل کی نبوت عیسیٰ کی وقت سی منقطع ہوئی اور بنی اسمعیل کی نبوت ہمارے حضرت
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات سی منقطع ہوئی تھی صرف نبوت کی خلافت و جاہنی باقی

رہے تھے ہوا و سدن ہ بھی معدوم ہوئی اور امام حسینؑ کی شہادت کی آپؑ نے خیر فرمایا
 ابوہریرہؓ نے بیان کرتے تھے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلمؐ نے مجھے خبر دی ہی کہ ہجرت
 سے ساتھین برس کی شروع میں یہ ہنگامہ ہوگا اور ہمیشہ ابوہریرہؓ دعا کرتے تھے کہ خدا وہ
 سال مجھے زندہ کلائی سو جیسا آپؑ نے فرمایا تھا ویسا ظہور میں آیا اور ثابت بن قیسؓ نے
 قتل ہونیکے اور مصر و فارس کی فتح ہونیکے اور مسیلمہ کی خروج کی اور اسکی قتل ہونیکے اور نجاشی
 کی مریکی اور عبداللہ بن رواحہ اور جعفر کی قتل ہونیکے خبر دی اور ویسا ہی ہوا اور قرآن
 میں خبر دی گئی کہ ابولہب کی جو روڑی کی پہنسی مئی سی گی اور ویسا ہی ہوا اور سوزاروما
 میں فرمایا گیا کہ **لَمْ يَنْجِبْهُمْ مِنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُونَ فِي بَعْضِ سِنِينَ** یعنی رومی قریب
 ہیں کہ فارسیوں پر غلبہ پائیں گی سو قریش کی کافروں نے کہا فارسی بڑی شوکت والی
 ہیں ہر مونسوی ہرگز مغلوب نہ ہوں گی شہر کہ ایرانی از رومی تیش جزو بقا کم بجاریزد اندر
 آخر ابو بکر صدیقؓ اور ابی بن خلف سے یہ شرط ہوئی کہ اگر نو برس کی بیچ میں رومی غلبہ پائیں
 تو ابی سواونٹ دی نہیں تو ابو بکر دین سو حدیبیہ کی دن خبر پہنچے کہ رومیوں نے پارسیوں
 پر غلبہ پایا تب صدیقؓ نے ابی سے سواونٹ پہر لی اور بضع کا لفظ تین عدد سے لیکر نو تک
 بولا جاتا ہی اور سورہ الفتح میں فرمایا گیا **لَتَدْخُلَنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَاءَ اللهُ**
اُمْنَيْنِ مُخْلِطَيْنِ رُؤُوسَكُمْ وَمُقَصَّرِينَ لَا يَخَافُونَ یعنی تم ہمیں تم حضورؐ
 مسجد حرام میں خل ہونگی جو چاہا ہی خدا نے اس طرح سے کہ دشمنوں سے نہڑ ہوگی یعنی غلبہ
 ساتھ اور حج کی وسطی سر کی بال منڈاؤ گی اور کتراؤ گی اور کسی سے نہ ڈرو گی سو ویسا
 ہوا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلمؐ کی جیتی جاگتی مکہ فتح ہو گیا سو یہ سب صحیح بتواتر ثابت
 ہیں اور بعضی بروایت احاد ہی ثابت ہیں لیکن عیسیٰؑ کی کثر معجزی بروایت احاد ہی ثابت

پچھنے پر شہر متواتر اتفاق ہو شہر مذکور کی یقینات سی ہی لکھو ایک محلی کی لوگ متسی کہہ
 دتی ہیں کہ فلانا تمہارا باپ ہی سو تم ایسا یقین کر لیتی ہو کہ گویا سو بار آنکھوں سے دیکھا
 ہو پھر اگر متسی کی کہی کہ یہ تمہارا باپ نہیں تو تمرو اور حال یہ ہی کہ حقیقت کار کی معلوم
 نہیں شاید کہ یہی چور کچھ اور قباحت وقع ہو گئی ہو اور شاید کہ خبر دینی والی جانتی ہوں کہ
 تم ذیہ کی بیٹی ہو اور کسی صلحت کی واسطی ایک کر کی اوہوں نے کہا ہوا کہ تم عمر کی بیٹی ہو جس
 ایک محلی کی آدمیوں کا قول جبکہ اتفاق کرنا جو شہر پر ممکن ہی مفید یقین کا ہوا تو لاکھوں
 گرو روئے دست دشمن کا قول جبکہ اتفاق کرنا جو شہر پر ممکن کیونکر مفید یقین کا ہو گا
 اور عرب کا اجداد و زانوا خاندہ ہونا مشہور ہی ممکن نہ تھا کہ وہ بن مجرہ دیکھی ایمان لاتی
 اور شیخ و تفصیل معجزوں کی اگر مطلوب ہو تو شواہد النبوة و معارج النبوة و روضۃ الاحباب
 و عجائب القصص و صولہ الضیغ و جاذب الفواد وغیرہ کو دیکھو اور منصفی پر نظر کیا جا ہی ہے
 ہماری حضرت صلی اللہ علیہ الہ وسلم فی باوجود کہ ہزاروں معجزی کہانی صاف صاف
 فرمادیا کہ میں فقط ڈرائی والا ہوں اور راہ دست بتانی والا اور معجزوں کی طاقت جو وجود مجرب
 نہیں سب اللہ کی نین ہی ہے چاہی مجھ سے کچھ نہ ہو سکی سو یہ اس لیے فرمایا کہ احمق لوگ لکھو
 خدا کی کارخانہ کا مالکت سمجھنی لگیں اور بار بار معجزہ کی تکلیف ندین سو یہ عیسیٰ نے ہی کیا ہی
 متسی کی ہم میں ہی کہ شیطاں نے عیسیٰ سے کہا اگر تو خدا کا بیٹا ہی تو اچھو پھیل کی گنگری سے
 پیچھی گرا دی کیونکہ خدا اپنی فرشتوں کو حکم کرے گا کہ تجھی ہاتھوں پر اوٹھالیں عیسیٰ نے کہا
 خدا کو ازمانا اچھا نہیں اور یہاں تک یہ ہی معلوم ہوا کہ عیسیٰ ختمی اور ۱۲ اور ۱۶ میں ہی کہ
 بعضی کاتب و فریسی عیسیٰ سے معجزہ کی طالب ہوئی سو عیسیٰ نے کہا کہ اس زمانے کی شریر قوم
 معجزہ دہوند ہی ہیں پر اوہیں کوئی معجزہ نہوا یوسن ہی کی نشان کی کہا با نجا بگا ہی

۸۲
 میں تین تین کی اندر رہو نگا پس معلوم ہوا کہ عیسیٰ ہی ہر وقت معجزہ نہ کہما تے تھے
 بلکہ یہاں ہی نہ نکلتا ہی کہ عیسیٰ نے مر کز جی وٹھنی کی سوز اور کوئی معجزہ نہیں نہ کہا یا نہ
 یہ بھی نہ فی ندیکھا صرف اونکی گیارہ حواریوں نے دیکھا یا اور دو تین شخصوں
 نے اور کاتب فریسی تو یہی کہا کی کہ عیسیٰ کی لاش اونکی حواری کہو دیکھی اور ۹۰ میں
 ہی کہ عیسیٰ نے فرمایا مجھے شہادت کہہ چھا تو کوئی نہیں مگر ایک جو خدا ہی اور محمد صلی
 اللہ علیہ آله وسلم نے فرمایا کہ مجھے علم غیب کا نہیں مگر جو خدا چاہی وحی الہام ہی
 بنا دیوی اور اگر میں غیب کی باتیں جانا کرتا تو اپنی اپی بہت خوبیان جمع کر لیتا ہو
 یہ بات اکل کتابوں ہی بت ہی دیکھو اسحاق سی بڑی پیغمبر کو جو نبی اسرائیل
 کی داد اپیر تھی اپنی فریسا دن معلوم نہوا اور اونکی انگہیں نہ ہندی ہو گئی تین سو
 عیص و یعقوب میں فرق نہ کر سکی اور اونکا ارادہ تھا کہ عیص نبی ورس ہو سو
 نہونی پایا یہ بات تفصیل پیدائش کی ۲۰ میں ہی و یعقوب کا حال تورت و
 قرآن میں لکھا ہی کہ بن خدا کی بائی یوسف کی جینی فریسا حال و نہیں معلوم نہوا
 اور اگر کسی نبی کو خدائی کارخانہ میں اختیار ہوتا تو تمام عالم کو اپنا استی بنا لیتا ہو
 سی فرعون کو اور عیسیٰ سی یہود کو اور محمد صلی اللہ علیہ آله وسلم سی بوہل کو نبی بہرہ
 ہوئی سو کچھ بہرہ نلا ع تہستان شہادت اپہ سوا ز رہہ کامل اور عیسیٰ کو اگر علم
 غیب ہوتا تو یہود کو جسے آخر دغا کی اپنی بارہ اصحاب کی مسلک میں ہنسک
 نہ کرتی اور متی کی امین ہی کہ عیسیٰ نے اون شہر و نکو جنہیں و سکی بت معجزہ ظاہر ہوئی
 تھی یعنی کوزین وغیرہ کو ملامت کی کیونکہ اونہوں نے توبہ نہ کی اور لو کا کی ۲۳ میں ہی
 لہ ہرودیس نے عیسیٰ سی بہت سوال کی کہ کوئی معجزہ دیکھی عیسیٰ نے نہ کہا یا یہ سچے

کہ پہنچاؤ نہ ہوگا انتہی یہاں ہی معلوم ہوا کہ کوزرین وغیرہ کی اطاعت وغیرہ اطاعت
 کا حال عیسیٰ کو معلوم نہ ہوا سو اسی شہسہ میں وہیں معجزہ دکھائی کہ شاید تو بہ کرین لیکن
 وہ ثابت نہوئی اور یہ وہی حال وہیں معلوم ہو گیا کہ یہ تو بہ کر نیوالی اسامی نہیں
 اور تھی کی بہین کہ ایک نڈمی فی عیسیٰ ہی کہا میں یہ چاہتی ہوں کہ میری بیٹی ابھی
 بائیں بیٹھیں عیسیٰ نے فرمایا کہ یہ میرا کام نہیں کہ تم کو بخشوں بلکہ یہ وہیں جنکی لپی میرا باب
 نے تیار کیا ہے یا جائیگا یہاں ہی ثابت ہوا کہ عیسیٰ خداداد نو ایک چیز تھی وگرنہ دوسرا کو
 تھا جسکی فرمان کی منتظر تھی اور یہ ہی ثابت ہوا کہ عیسیٰ عیشک بی اختیار تھی جو بات حقیقتاً
 چاہتا تھا اونکی کی ہو سکتی تھی اور وہی ہی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امتوں میں سچی آج باقی با
 ایک فی تھی سو اسی ایک نا پختہ نانابائی نے ہٹ کی کہ مجھی اپنا سنا باد و آخر بعد رد و گد کی
 خواجہ صاحب ناچار ہو کر اوسی حجر کین لیکنی اور اوسپر توجہ کی جب حجر جیسی نکلی خواجہ صاحب
 اور نانابائی کی شکل و صورت میں کچھ فرق نہ رہتا مگر اتنا تھا کہ خواجہ صاحب ہٹ یا تھی
 اور نانابائی مست السن آخرتین کی بعد اوسی ہیوشی میں انتقال کر گیا یہ حال صولہ
 تضییغ اور تضییغ غریزی میں تفصیل ہی لیکن اس سے باقی اب بدکی فضیلت عیسیٰ پر ثابت نہیں
 ہو سکتی لیکن یہی سید تھا کہ یہ بات حقیقتاً فی چاہی تھی سو ہوئی اور وہ نچا ہی تھی سو ہو
 اور ۲۰ میں ہی کہ عیسیٰ کو ہو کہ لگی تہہ ایک بخیر کا درخت اہ میں دیکھا اوسکی نزدیک آیا
 لیکن تیونکی سوا اوسپر کچھ نہ پایا تہا اوسی بد عداد وہ فوراً سو کہ گیا سو عیسیٰ کو اگر علم غیب
 ہوتا تو جان جاتی کہ اس درخت میں پہل نہیں اس میں پہل ہونڈ ہنا عشت ہی اور یہاں ہی
 ہی معلوم ہوا کہ آدمی بہت محتاج ہی کیونکہ اوسکو ہو کہ دیکھی ہی اور اوسکا دفعیہ اپنی باز
 نہیں کہتا حاج اوسکی لاش نہ رہی اور یہ ہی معلوم ہوا کہ ہو کہہ کی برداشت کہ نہایت شکل ہی

اور یہود کہتی ہیں کہ یہ فعل عیسیٰ کا نبیوں کا ساتھ اس میں نہایت غضب و نفرت سے ہے
 ثابت ہوئی کیونکہ محل غصہ کا انسان حیوان ہی نہ تھا اور درخت نصدہ صابوہ مبارک
 درخت کہ شریف و خوش میوہ و دافع الامراض تھا اور قصور اس کی ذمہ داری نہ تھی اور
 خود بخود بن خدا کی بی پہل نلا سکتا تھا اور غصہ کرنا اون چیزوں پر جو نہ ہمیدین عاقون
 ظاہری کہ عاقون کا کام نہیں ہے نہ اسے ہتا کہ فرمائی الہی اسپین پہل نکل آوین اور
 ہمیشہ لگی زمین تا میں بھی فائدہ پاؤں اور ہر کوئی اس سے فائدہ پایا کرتی اور وہ بھی جنگ
 سرسبز ہی خدا کا ذکر کرتی اور جواب یہ کہ شاید رضاری کی بندش اور اگر سچ ہی تو موسیٰ
 نبی بھی ریت کی تختیان گرا دی تھیں اور روضۃ الاحباب عجائب القصد وغیرہ تواریخ
 و تفاسیر میں ہے کہ ہماری حضرت صلی اللہ علیہ آہ وسلم ایک بار ہوئی اور اس
 جگہ کہ سوا ایک بکری اور چند آدمیوں کے ساتھ سو آپ نے بکری الی سی فرمایا کہ اسکا دود
 دہ لاؤ اوسنی کہا یا رسول اللہ یہ تو بظہیر ہی تھی تک گجاہن نہیں ہے نبی آپ نے بسم اللہ کہہ
 اوسکی بظہیر ہا تپیر اور فرمایا دہ لی و سنے دہا اور بہت سادو دہ نکلا سو حضرت
 صلی اللہ علیہ آہ وسلم نے پایا اور اسودہ ہو گئی اور سنی فرست لو قاین ہی کہ جب گرفتاری
 رات تھی عیسیٰ نے زمین پر گر کر دعا مانگی کہ اگر ممکن ہے تو یہ گہری محسبی تل جانی درای با سب
 چیزیں محسبی ممکن ہیں اس پالی کو محسبی گدرا لیکن اپنی خواہش کی موافقت میری خواہش کی موافقت
 سو عجم رضاکر تھکانی و ساعت کو نٹالا اور شہادت کا جام و نہیں پلایا پر پلایا اور یہ
 معلوم ہوا کہ عیسیٰ کو اسکا نہ واقع ہونا منظور تھا لیکن تقدیر ہی نا چاری تھی اور جانا
 چاہی کسی خدا کا ارادہ عیسیٰ کو معلوم تھا یا نہ تھا اگر تھا تو دعا مانگنا بیفائدہ تھا بلکہ جان بوجہ
 گرد و ست کی خلاف خواہش پیش کرنا اور اگر تھا تو علم غیب کو نہ تھا اور مینون

انجیل میں ہے کہ یہ عالموں کے تین فہم کی اور زبور کی ۳۵ میں ہے کہ جو بھی گواہ اور مہی ہیں اور محوئی
 سوالات کرتی ہیں جن میں گلاہنیں اور ۳۹ میں ہی ایچ مہی بنا کہ میرا انجام کیا ہی اور
 میری کتنی ہی **فصل** روح اللہ بن اللہ ہونیکا بیان بضاری کتنی ہیں نخل میں ہی
 خدا کی روح عیسیٰ پر اترتی اور سلمان ہی عیسیٰ کو روح اللہ کتنی ہیں پس معلوم ہوا کہ ایک ہی
 اور ایک کی روح جسطرح آدمی اور آدمی کی روح یعنی مرکب کو آدمی کہتی ہیں اور روح اوس
 مرتب کی ایک ہی پس عیسیٰ خدا کا ایک ہی یعنی خدا کی روح فی انسان کی جسم کو استعمال کیا سو
 اویس کا نام عیسیٰ ہی کہتا ہوں روح اترتی ہے یعنی ہر خدا کا نوشتہ آدمی پر ظاہر ہونے کا رنگ
 ایک معنی میں ہیں یا روح اترتی کی معنی کہ خدا کا فیض و اثر آدمی پر ظاہر ہوا ہر جسطرح پرکا
 اثر یعنی آدمیوں پر ہوتا ہی اور ان دونوں میں سب پیغمبر شریک ہیں کتاب القضاة کی ۶ میں
 ہی کہ جدعون پر خدا کی روح اترتی اور ۱۴ میں ہی کہ ہمشون پر خدا کی روح اترتی اور سمویل کی
 سفر اول کی ۶ میں ہی کہ داؤد پر خدا کی روح اترتی اور امین ہی کہ سمویل فی نشاؤل
 سی کہا تھی فلا نی جگہ نمینکا گروہ ملیگا وہاں تہہ پر بھی خدا کی روح اترتی کی اور سفر ثانی
 ۳۳ میں کہ داؤد کی کہا خدا کی روح میر زبان پر کلام کرتی ہی اور وہ کلام جس سی
 میری زبان گویا ہی خدا کا کلام ہی اور اخبار الاایام کی سفر ثانی کی ۲۴ میں کہ زخریا بن
 یویا داع پر خدا کی روح نازل ہوئی اور ۵ میں حلت علی عیریا بن عزار روح من قدام
 اللہ یعنی خدا کی لگی سی و خدا کی طرف سے عزریا پر روح اترتی یہاں ہی معلوم ہوا کہ اکل کتاب
 میں جان حلت علیہ روح اللہ یا نزلت علیہ روح اللہ مذکور ہی ہاں ہی مقصود ہی
 کہ حلت علیہ روح من قدام اللہ اور لوقا کی امین ہی کہ نوشتہ فی زکریا ہی کہا
 یحیی پیدا ہوتی ہی روح قدس می مور ہو جا گیا اور امین ہی کہ یہاں روح قدس سے مورو ہوئی

اور ۶۸ مین ہی کہ زکریا روح قدس سے مہو ہوا حاصل یہ ہے کہ سلام ظاہری عالمون کی نزدیکی
 و روح قدس معنی ملک کی ہے کہ انبیاء پر نازل ہوتا ہے اور وہ ملک جسٹیل ہے جسکا ذکر صحیفہ
 دانیال کی ۸ مین ہے اور روح اللہ کہ حضرت عیسیٰ کا لقب ہی اسمین اضافة باو فی علاقہ
 جس طرح بکری کا گوشت پکتا ہے اور کہتی ہیں سہارا گوشت پکت ہا ہی پس روح اللہ کی اضافة
 ہی اس طرح کی ہے اور یہ اضافة تشريف و تعظیم کی راہ ہے استعمال کی گئی ہے چنانچہ ناقہ اللہ
 اور اکثر معمول ہے کہ امرا و سلاطین کو جس چیز کی تعظیم منظور ہو تی ہے اسی اپنی طرف منسوب
 کرتی ہیں اور حضرت عالی نے آدم کی حق میں ہی فرمایا ہی نفخت فیہ من روحی اور باطنی
 عدا کہتی ہیں کہ روح جسم میں داخل ہی نہ جسم سے خارج جس طرح آفتاب کہ زمین داخل ہی نہ گہری باہر
 اور آفتاب کی شمس پتھر میں پیدا ہوتی لیکن آفتاب یا اسکی روشنی پتھر میں کہ نہیں جاتی اس طرح
 روح کو جسم سے ایک علاقہ اور نسبت ہوتی ہے کہ اسی نسبت و علاقہ کی سبب جسم کا قیام
 ہی اور جہان ہ علاقہ اور توجہ منقطع ہوتی جسم مردہ ہو گیا پس روح کہہ اوسع بالاطلاق
 مٹن ہی اوسنی و سرنی روح کی ساتھ قومیت کا علاقہ اور توجہ ہمہ چی اویہ دوسریے
 روح کہ علاقہ پیدا کرنیوالی ہی بجای روح الروح کی ہو جاوی پس حقیقت الحقائق کہ
 سب و حون کی روح ہی و تمام عالم اوسکی توجہ ہی قائم ہی مٹن ہی کہ اس طرح کا انصر
 شمسی روح پر کری اسی معنی میں معلومی اوم نے فرمایا ہی نظم چون پر ہی غالب شعور بر آدمی
 ہم شود از مرد و صنف مردی ہ چون پرا این دم و قانون بود نگار دکاران پر خود چون
 بود ۶۲ اور ابو بکر بن ابی الدنیانی کتاب من عاش بعد الموت میں اور قاضی ابو بکر بن
 مخلد وغیرہ محدثوں نے روایت کیا ہے کہ زید بن خارجه جب مو ا اور اوسکو دفن
 کر نیکیوں چلی اوسکی روح نے اوسکی بدن سے متعلق ہو کر باواز بلند کہا **محمد رسول اللہ**
 محمد بجا ہوا خدا کا پیغمبر ہے

الْأُمِّيَّ خَاتِمَ النَّبِيِّينَ لَا يَنْبَغُ بَعْدَهُ كَانَ ذَلِكَ فِي الْكِتَابِ الْأَوَّلِ بِرُوحِ
 بُولِنِي وَالِي نِي اوسیکلی بان پرکہا صدق صدق بعد از ان یدکی وح فی کہا اوسیکلی
 خَلِيفَةُ رَسُولِ اللَّهِ الصِّدِّيقِ الْأَمِينِ كَانَ ضَعِيفًا فِي جَسَدِهِ قَوِيًّا فِي
 أَمْرِ اللَّهِ كَانَ ذَلِكَ فِي الْكِتَابِ الْأَوَّلِ بِرُوحِ كُنِي وَالِي نِي اوسیکلی بان پرکہا
 صَدَقَ صَدَقَ تَأْخِرُ فَضْلُهُ طَوْلِيهِ اس سی معلوم ہوا کہ وہاں دو روحوں کا بروز
 ہوا تھا ایک یدکی وح کہ اپنی بنی متعلق ہو کر کلام کرتی تھی دوسری اور ایک روح
 کہ ہر کلام کی بعد اوسیکلی بان پر اوسے تصدیق کرتی تھی القصد روح اللہ کا نزول خاص
 فی ساتھ نہیں پس اگر اس نزول کی سبب نصاریٰ عیسیٰ کو خدا کہتی ہیں تو واجب ہی کہ
 سبب پیغمبر و کو خدا کہیں اور روح اللہ جو عیسیٰ کا لقب پر گیا اس سے نہیں لازم آتا کہ
 اونکی سوا اور کوئی نبی روح اللہ نہ دیکھو یوسف صدیق اللہ کہلاتی ہیں اسی سے
 یہ نہیں لازم آتا کہ اونکی سوا اور کس میں صداقت نہ ہو ورموسیٰ کلیم اللہ کہلاتی ہیں
 لیکن ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہی شب معراج میں حقتعالیٰ نے کلام
 کیا اور آدم و ابراہیم صغی اللہ و خلیل اللہ تھی سوا اور پیغمبر میں ہی صفوت و خلعت تھی بیطر
 ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چار یا صدیق فاروق حلیم و شجاع کہلاتی ہیں باوجودیکہ
 ہر ایک میں چاروں صفتیں موجود ہیں لیکن حسین جو صفت غالب تھی ہی اوسے صفت سے مشہور
 ہو جاتا ہی سو حضرت عیسیٰ میں احکام و جیہ غالب تھی کہ بن باب پیدا ہوئی اور فرشتوں
 طرح کہ بنائی اور جو رو کر نیسی مجرور ہی اور حدیث میں ہی جو رک کا پیدا ہوتا ہی اوسے
 شیطان جو لیتا ہی مگر عیسیٰ کو شیطان نے نہیں کہا اس سبب اونکے بہت وحیات
 تھی اور ہر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بہت القاب تھی جیسی حبیب اللہ و رسول اللہ

و نور اللہ مصطفیٰ و سراج منیر وغیرہ اور قول و نکاح عیسیٰ خدا کا ایک فرد ہی صریح باطل ہی
 کیونکہ اس سے لازم آتا ہے کہ خدا مرکب ہوا اور جزو رکھتا ہونا لاکہ تجزیہ و تبعض خدا میں ثابت
 کرنا کفر ہی کیونکہ اس سے محتاج ہونا اور حادث ہونا خدا کا لازم آتا ہے اور خود وہ لفظانی
 جو دلائل و افیہ کما مؤلف ہی لکھتا ہے کہ جو تجزیہ کا قائل ہو گا فریبی اور عیسیٰ اکثر تمثیل ہی میں
 کلام کرتی تھی چنانچہ متی کی ۱۳ میں ہی لکھتا ہے اور انجیل یونین اکثر اونکی تمثیلین میں عجیب
 ظاہر ہے کہ انہوں نے اپنے کو کرہ بتا گیا ہوا تو تمثیلاً کہا ہوا یعنی خدا کا پیارا اور انجیل کی
 تمامی میں ہی کہ میں جانو الا ہوں اپنی اور تمہاری باپ پاس اور یہ بھی انجیل یونین ہی
 نے میں خدا کا نہیں ہوا ہوں پس اس قرینہ سے معلوم ہوا کہ باپ کا لفظ بمعنی مربی کی ہی اور
 بیضاوی میں ہی کہ بنی اسرائیل خدا کو مربی سمجھ کر مجازاً باپ کہتی تھی لیکن انجام کافسا
 ہوا اسو اسطی ہماری شیعہ میں یہ کہنا حرام و ممنوع ہو گیا اور رومیہ کی ۸ میں ہی کہ جو
 روح خدا ہی تھا بیت یوحنا ابن اللہ ہی اور ملاخیا کی ۱۱ میں نے بتایا باپ کی تعظیم کرنا ہی
 اور غلام میان کی سو میں کرنا ہی ہوں تو میری تعظیم کہاں اور اگر میان ہوں تو میرا خوف
 کہاں اور ۲ میں ہی کہ کیا ایک خدا فی ہتھین نہیں پیدا کیا کیا تم سب کا ایک باپ نہیں
 اور زبور کی ۲ میں ہی کہ خدا فی مجھی کہا تو میرا بتایا اور اشعیا کی ۶۳ میں نے ایخرا تو ہمارا
 باپ ہی اور ہمارا نجات بخشنی والا اور اشعنا کی ۱۴ میں ہی کہ تم اپنی خدا کی بیٹوں کی جگہ
 ہو تم سب کی ہوتی ہی اپنی بد کنونہ کا اور ۲ میں نے کیا خدا تمہارا باپ نہیں ہی ہستی ثابت
 ہوا کہ بیشب بنی اسرائیل خدا کو مجازی باپ کہتی تھی حقیقی اور یہ خاص عیسیٰ سے نہ تھا پس
 انکو اللہ حقیقی ابن اللہ جاننا محض گمراہی ہی اور اگر اسطرح مجاز کو حقیقت سمجھنے کی تو
 ہزاروں ابن اللہ ثابت ہو جائیں گی اور تورات کو نصاوی محرف نہیں کہہ سکتی اور کہنا

کہ اور لوگ مجازی ہیں عیسیٰ حق تعالیٰ کا شخص حکم ہی اور دعویٰ بیدلیل اور دیت اور دلیم پوری
 عیسیٰ نے کہا کہ اور ان کو صرف بیٹا کہا ہی لیکن عیسیٰ کو انجیل میں لکھا تھا
 اور وہ تو انجیل کے مطابق ہی کہا جا رہا ہے وہ وہی کہ انجیل میں آسمانی کتاب نہیں لکھا
 کیا اعتبار اور تبت وغیرہ سے نص صریح نام دہر کر لیا اور وہ عیسیٰ لکھتا اور پہلو ٹھا ہی تو
 ہم پائین اور مسلمانوں کا جواب یہ ہی کہ انجیل میں مجرب ہیں اور ساریہ کہ پہلو ٹھا ہونا ہی
 خاص عیسیٰ ہی نہیں سفر الخروج کی ہم میں ہی کہ فرعون ہی کہ خدا فرماتا ہی کہ اسرائیل
 میرا پہلو ٹھا ہی اور ارمیا کی ۳۷ میں ہی کہ میں اسرائیل کا باپ ہوا اور فرانسیم میرا
 پہلو ٹھا ہی اور عیسیٰ سچ کی بیٹی ہیں تو اسرائیل اور فرانسیم ہی سچ کی بیٹی ہیں اور
 انہیں انجیل میں لکھا تھا تو انہیں ہی تعظیماً کہا تھا ساریہ کہ تو تبت و صحیفہ ارمیا و انجیل تبت
 باہم متناقض ہیں کیونکہ پہلو ٹھا ایک ہی ہوتا ہی تین میں ہو سکتی سو اگر تو تبت سچی
 ہی اور اسرائیل پہلو ٹھا ہی تو کتاب ارمیا و انجیل و نوجو ٹھی ہیں کیونکہ فرانسیم و
 عیسیٰ دوسرو ٹھی تیسرو ٹھی ہیں اور اگر انجیل سچی ہی تو وہ دوجو ٹھی ہیں اگر کہ میں
 باعتبار دوتین جوڑو ٹھی ایک شخص کی دوتین پہلو ٹھی ہو سکتی ہیں کہ میں ہم خدا کی
 جوڑو ہی لغو و باند تو عالم و زمانہ ہی سو اگر عالم و زمانہ تمام فنا ہو جاتا اور سفر
 سنی و سری بار پیدا ہوتا تو اکتبتہ دو پہلو ٹھی ہو سکتی تھی اور سچ ہونے تو سید ہی بات
 ہی کیونکہ اسرائیل کی بارہ فرقی تھی سو دس اون میں سی فرانسیم کہلاتی ہیں اور وہ
 یہو اکملاتی ہیں اور عیسیٰ بیشک بنی اسرائیل سی ہیں اور بن داؤد کہلاتی ہیں پر
 حق تعالیٰ نے صرف بنی اسرائیل کو پہلو ٹھا کہا اور فرانسیم و عیسیٰ اون میں میں داخل
 ہیں پس فرانسیم کو پہلو ٹھا کہا تو بنی اسرائیل کو کہا اور عیسیٰ کو کہا تو بنی اسرائیل کو کہا پس

تناقص ٹ گیا اور چہ جانتی ہو کہ بنی اسرائیل کو پہلو ٹھا کیوں کہا پہلو ٹھا اسو طی کہا کہ
 نبوت و شوکے صلاح و عبادت پہلی و نین میں تہاں و ربی کی ہی نہیں پس ہی سمعہ
 و سرا بیٹا ہی یعنی ان وہ عزیز و مطیع تھا بعد از ان یہ عزیز تر شیع ہوا اور اگر وہی کیا
 و مطیع ہوتا تو پہلو ٹھا کہلانا کیونکہ جب وہ بتائی ہوئی تہاں ہی ایک پہلو ٹھا کہا
 اور عیسیٰ کو اکلوتا اگر کہا ہو تو اسو طی کہا کہ وہ پیغمبری اور خاص تھی اسو طی خاص
 لفظ ان پر اطلاق کیا گیا تا فی الجملہ عوام سی بنی اسرائیل سی ممتاز ہوں اور عیسیٰ
 حقیقی اکلوتی نہیں ہو سکتی کیونکہ لڑکا تھی اکلوتا کہلا تا ہی جب و سکی سواد و سرا نہوا
 جب ثابت ہوا کہ اسرائیل ہی بیٹا ہی اور پہلو ٹھا ہی تو عیسیٰ کا اکلوتا ہوا باطل ہوا
 فافہم اور متی کی ۳۱ کہ عیسیٰ جب بھی سی صطباغ پا چکا آسمان کی دروازی او سپر
 ٹھل گئی اور اوسنی خدا کی روح کو کبوتر کی مانند اپنی او پر اترتی دیکھا اس سی معلوم
 ہوا کہ یہ عیسیٰ تھی روح اللہ تھی بعد صطباغ کی ہوئی اور بیشتر سی اونکو کچھ معلوم نہا
 بعد صطباغ کی جب آسمان کی دروازی کہلی سب کچھ اونون نی دیکھ لیا اور شیہان
 عبودیت و رسالت کی ہی **فضل ثلثت کا بیان** نصاریٰ کہتی ہیں کہ
 توحید ثلثت میں ہی اور ثلثت توحید میں دیکھو یہ ثلثت  ایک ہی اور
 ایک کی تین کو فی تین اور تین کے تین میں اور تینوں کا ایک ثلثت ہی گنتا ہون میں ہی ٹکنا دار
 نہیں جو ٹھانا تا ہی کیونکہ مجموع تینوں کو تو ٹکنا شتل ہی ثلثت واحد کا لیکن ہر ایک ان
 تینوں کو نووسی بانفردہ اوس کھی دائری کی مساوی نہیں اور ثلثت اشکل ہی تینوں
 کو نوکٹا نیٹن ہر کو نا اون تینوں کو نووسی مساوی اوسکا نہیں پس دلیل ہمار سی تمام ہی
 اور جب یہ بات کیا ر و س پوری سی گئی بولا عام لوگوں کی سمجھا نیو سقدر کافی ہی

او متوجہ نہ ہونے سے یہ نہیں کہنا مگر بڑی ہمت سے یہی کہنا اگر اثبات میں ایسی ہی ہوتی
 ہے تو ممکن ہے کہ شخص کو بھی انی میں شامل کر کے مربع دائرہ ہر طرح کا □
 پہنچ کر کہنی لگتی کہ توحید توحید میں ہی اور توحید توحید میں اس دلیل بتا رہی عوام فارسی
 نے انونٹی لپی لپی کافی اور کج ہاں مجھوی چڑھا کر اس حال میں آجائیں تو آجائیں اور صنت
 کا حال پیری کہ اولیٰ تو حضرت عیسیٰ کی شرح میں ٹھنڈے مندیہ مندیہ تھی ہی نہیں
 چنانچہ جو اربو ٹو کمروزہ تک مباح تھا اور کچھ توڑی بہت محنت تھی ہی سو رفتہ رفتہ
 نصرانیوں نے ترک کر دی کام کوشش انکی امور دنیا میں گئی اور دین باکل غافل ہو گئی
 اسی سبب عقل معاش کو زیادہ ہوتی ہے اور انسان فرنگ کہلاتی ہیں اور دین کی تقدیر
 میں فرنگ بفرنگ نہیں صرف عیسیٰ کی خدا جانی ہیں ہی اپنی نجات سمجھتی ہیں اور عمل کو
 محض بچھتہ جانتی ہیں اور کسی چیز کو ناپاک نہیں سمجھتی ہیں سو جب یہ نقشہ ہوا تو یہ
 کا ذکر محض مزید علاوہ اسکی اس طرح کی بات ہندو بھی کہہ سکتی ہیں کہ رام کی خدائی تھا
 تھالی جب ہندوونکی طریق پر شٹ کر اور مینی اولیم پادری سے تلیت کا حال
 پوچھا بولا اس طرح انسان میں چیزوں سے مرکب ہی ایک جسم ایک روح ایک جان اور باوجود
 تلیت کی ایک ہی اس طرح خدا میں مگر ایک یعنی باپ بیٹا روح میں ہیں اور تینوں مگر
 ایک ہی ہیں کہ ہر گرجہ کو محتاج ہوتا ہی اور جو محتاج ہو خدائی کی لائق نہیں
 دوسرا جواب جو مرکب ہوتا ہی محدث ہوتا ہی پس قدم نہوگا مگر جواب انسان
 تین چیزوں سے مرکب ہی اگر اون تینوں میں سے ایک لگے جانی تو باقی بیکار رہ جائیں گے کہ
 لٹو حیات نہو تو بدن خاک ہی اور بدن نہو تو روح سچی ہ کام جو محض بالبدن ہیں ہونگے
 اور روح نہو تو بدن حیات نہو بیکار ہو جاوین پس اگر خدا تین فردوں سے مرکب ہو

اور بیٹی کی فرداؤں میں سب سے لگ ہو کر دنیا میں آدمی نہ کرے اور وہاں کہ بیٹی کو نہ دے اور نہ
بیکار ہو جاوے اور جب بیٹی کی فردا بے جا ملی اور راجہ کی بیٹی نہ ہو کر دوسرا بیٹا
آوی اور حواریوں اور خدا زرعی ساتھ ہو ویاں کا لہجہ تو باہر سے آئی کہ بیٹی کو نہ دے اور نہ
بیکار ہو جاوے پس ناقص و معزول سے چون ہونا خدا کا لانا ہے لہذا نقالی سے لگتے ہیں
علو کا کثیر گچو تھا جواب سے علی مسئلہ میں اللہ تعالیٰ ثابت نہیں ہو سکتا اور محسب سے یہ ہے
کا قیاس کے سال نہیں ہوتا اور اگر دین ثابت کرنا ایسی کچھ مشکل ہے تو ممکن ہی کوئی
شخص کبھی حیطہ چار عنصر متضاد ہلکا ایک مزاج ہوتا ہی اور عناصر کی ترقی سے مزاج
تعدد لازم نہیں آتا اسی طرح توحید سے یہ توحید فی التوحید ثابت ہے اور نہ
ہیں پانچ چیزوں سے مزاج بنتی ہے چار عنصر اور پانچوان کا اس پس تو حید فی التوحید کو بحسب
فی التوحید ثابت ہوئی تو جس علی ہذا اور حیطہ کی مثالیں رضاری علی کی ثبات کو ثابت
میں لائی ہیں ہی طرح ہنود رام و کرشن کی الوہیت میں اور علاءہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور
علیؑ ائمہ کی الوہیت میں لائے ہیں اور رضاری کہتی ہیں یوحنا کی ائین کہ عیسیٰ نے معاز
علی قبر پر جا کر کہا اسی سیری باب میں تیرا شکر کرتا ہوں اسوہطیکہ تو میری سن لیتا ہی اور
قبول کرتا ہی اور میں جانتا ہوں کہ تو میری عاستجاب کرتا ہی لیکن یہ میں اسوہطی کہتا ہوں
تاکہ یہ لوگ جو مجھی کہیری ہوئی ہیں جانیں کہ تو فی مجھی ہیجا ہی یہ کہہ کر چلا گیا کہ کل اسی معاز
پس وہ نکل آیا اور مردہ کا جلا نا خدا کا کام ہی آدمی کا نہیں کہتا ہوں میں یہ بات عیسیٰؑ
ٹی خدا ہونی پر دلالت نہیں کرتی بلکہ اوکی نبوت عام پر ہی دلالت نہیں کرتی لیکن
خدا کا شکر کرنا اور سب بات کا قرار کرنا کہ خدائی او نکو ہیجا ہی خبر دیتا ہی کہ وہ خدا کی
ہمسفر رہتی ہی بلکہ اس کے تر ہی اور اوکی محتاج و دست نگر ہیں اس ہی او کا حدو

ثابت ہے کہ یہ ایک مرتبہ ہے کہ ایسا ہونے والا ہے کہ میری نالی کی آرزو میں نہیں
 ہے ہی کیا، ہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ظاہر میں عامانگی کی احتیاج نہیں لیکن اس وقت
 وہ جو ہو سکتا ہے پر خالو ملی اس وقت کہ تیرا شکل کتا ہوں سو سو سطر ہی کہ مردہ کا جی اٹھانا ہوتا
 ہے عجیب کام ہی نبی خدا کے لئے ہے کہ گئی لیکن کہ یہ صحیح اللہ یا حقیقی ابن اللہ ہی ہو ہی سکتی
 اور یہ یہ عا کرنا ہوں اور اسے خلق بھی کہ جن دشمنان نہیں بلکہ اختیار و ملکیت تجھ ہی اور میں نبی
 تیرا رسول فرستتا ہوں وہ ہوں وہ ہے اس جواب مردہ جلا نا خاص عیسیٰ ہی نہیں مٹی کی این
 ہی کہ عیسیٰ نے کہا کہ اسرا ئیلیوں کو دعوت کرو جا کر اور بیمار و نکو اچھا کرو اور
 یہاں معلوم ہوا کہ جواری ہی ہے اس لئے کہ اس نے کہا کہ اس نے کہا کہ اس نے کہا کہ اس نے کہا کہ
 تھی پر ہماری حضرت صلی اللہ علیہ آہ وسلم نے مکہ سے ہجرت کی تو کیا طعن کی جگہ ہوئی
 اور ایسا ہی اور اسوع نے ہی مردہ جلا یا تھا چنانچہ در اہیا میم وغیرہ میں موجود ہی
 اور صحیفہ حزقیال کی ۲۷ میں کہ حزقیال نے بہت بڑی جماعت کو جلا یا اور بیضاؤں
 ہی کہ وہ دس ہزار تھی اسی ہزار یا ستر ہزار اور تو ریت میں ہی کہ موسیٰ کی عاصی تہ
 آئے جی اور عجائب لقصص وغیرہ میں ہی کہ محمد صلی اللہ علیہ آہ وسلم نے دو بی بی جاڑ
 نے جلا دی اگر رضاری کہیں اور لو کہ حکم خدا جلا تی تھی تو ہم کہیں عیسیٰ ہی اس طرح اور
 حقیقت یہ ہی کہ قیامت کی دن تمام خلق کا مرجی و ٹھنا کفار کی خیال میں نہ آتا اس
 سبب کہ حقیقتی فی بعضی نبیوں کی آہ سے مردی جلا دی اور رضاری کی طرح تصویر کی تھی
 ہے کہ علی خدا ہی کہوں کہ اس نے خلیفۃ الافکار میں فرمایا میں ہی فی موسیٰ کو بچایا اور فرعون کو
 دبا یا اور میں ہی مرد و نکو جلا و نکا اور صورتوں کو نکلا اور آفتاب و نکی و سطر ٹھنا اور خدا کی

لہر میں پیدا ہوئی اور چور کا کتا ہوا ہاتھ درست بنا دیا بیانیہ عطار
 از دم عسکری کسی گزندہ خاست او بدم دست برید ہر دست سے کس
 بہت سخی کو جلا دیا اور عسیمی نئی سولی پر سی نہیں کو چکارا لکھا
 اسی علی ای علی توئی کیوں مجھی کیلا چہ ز چنانچہ منی کہ ہر چیز جو وہی اور قرار
 ھُوَ الْعَلِي الْعَظِيمُ انہیں کہ لہا اور اکل کتابوں میں ایوں علی ایوں کا نام تیرا
 تصوف علی علی کہنی لگی اور جان ایلو ہم تا ہی علی علیہ دو وزیر زمین بیوی جمع از چہ
 میں تین پر بولی جاتی ہی لیکن حقیقت میں جہاں ایک میں ایک ملکہ جیت ثابت ہو گئی اور
 یہی گ مناجات میں کہتی ہیں شہر ماعلان الہیہ انہیں بلو تراب حل شل شل شل وقوع روز
 جزا یوم الحساب اور اس طرح ہنوز در شہر شہرہ ہر چہ کہیں جی سبکی حب احق مگر ان
 اور خطبہ الافتخار کی روایت معلوم نہ ہوئی ہے اور بالفرض اگر ان لیجاوی تقطوع حکایت
 علی اپنی خدمت فریگے کہا ہوگا یا شکہ کی حالت میں حقیقہ الحقائق کی زبان سکھ کیا ہوگا
 اور آفتاب کاٹھ جانا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معجزہ تھا کافی ترجمہ لشکوہ اور مردہ
 کا جلا ناکرست ہی اور اولیا و انبیاسی بھی ہی اور ایل عبرانی میں خدا کا نام ہی اور نام کی
 اشترک ہی حقیقت شکر کہ نہیں ہو جاتی اور ایلو ہم میں ہم کا لفظ تعظیم کیوں ہی عسی یا سی میں اژدہا
 کہ جمع ہی ایک برہمی سانپ کہتی ہیں و عربی میں ہی محن الوارثون و الاکافا و صوفی
 یا اللہ علیہ السلام اور ہندی میں ایک و سیکو ہم اور تم کہتی ہیں یا ایل علیہ لفظ ہی اور ایلو ہم
 علیہ لفظ پس جو کلمہ کا ہی و سر اکلمہ نہیں اور علی ہمیشہ اپنی خالق کی عبادت کیا کرتی تھی
 جس طرح عسیمی نوفا کی امین ہی کہ نماز پڑھتی تھی اور علی نے معاویہ سے ننگہ صلح کی اور
 ابن محمد کی آکلمہ نہیں ہو اور نصاری کہتی ہیں مسیح مو اہر جیا کہتا ہوں مردہ بیت تھا

پانچ تہہ ملکہ کی پانچ تہہ تھا تو حجب اصل لازم آوی اور اگر کہیں وہ تھا تو ہم کہیں مردہ پ
 مخلوق جیہہ نہیں ہے تا غیب اسکا اگر کہیں آپ ہی ونی آپ کو جلا یا تو محال لازم آوی
 و محملی کہ ہرچہ خالق جیہہ نہیں ہو سکتا اور خلق حیات کی قدرت کہیں گاہ و گاہ ہو
 سمہ ہو گا معدوم و خیر ہرچہ ہرچہ کرنا تو موجود گھنٹی کی باقی رکھنی ہی مشکل ہے اور اگر کہیں
 اور یہاں غیر فی اور یہ جلا یا وی غیر حسنی اوسی مرتبت ہی تھی تو لازم ہو جائیگا کہ
 عیسیٰ خدا کا محرق ہوجے ہوا جزیی ہمارا مطلب ہی اور رومیہ کی امین ہی کہ اگر تو
 ایمان نہ ہو کہ خدا فی عیسیٰ کہہ کر کی جلا یا تو نجات پاویگا اور اعمال کی امین ہی
 اور وی عیسیٰ ن جلا یا ہر کہہ کر جلا یا تو وہ بیشک بندہ ہو چکا
 اور دلائل افیدہ کی اول میں ہی کہہ کر کہ بے شک مقدسہ کی اور عقدا تمام مضاری کی
 اللہ واحد ہی احد ہی قدوس ہی فرد ہی صمد ہی نہ اوسنی کسی کو جنانہ اوسی کہنی
 جنانہ اوسکا کوئی ساجھی ہی وہ قدرت والا ہی خالق ہی عادل ہی رحیم ہی حی
 ہی قیوم ہی اپنی کام کا مختاری اور سنی والا اور دیکھنی والا اور صاحب درک
 اور عالم اور چار و قہار و دائم و بیروال ہی نہ اوسکا کوئی ضد ہی نہ غلط نہ
 مانند نہ اوسی جمل ہی نہ غفلت ہی نہ اونگہائی نہ نیندا و صفات اوسکی ایسی نہیں
 نہ ایک و سری پر غالب ہو اسطرح کہہ اوسن و سریکو بند کر کہی اور لغو کڈالی اور
 اللہ تعالیٰ کو واحد احد ہی سوطی کہا تو تصاعدی احتراز ہو کیونکہ تصاعد کا اعتقاد
 نہ کافر ہی اگر کوئی کہی تم باپ بیار و ح قدس ثابت کرتی ہو اور اس سی تصاعد
 لازم تہہ ہی کہیں ہم تصاعد تب لازم آوی جب ہم کہیں کہ ہر ایک ن تینوی الہ
 واحد ہی اور دوسرا الگ ہی لیکن ہم تو یہ کہتی ہیں کہ وہ تینوا کہ واحدین ایک و نہیں

بن و سری کی کچھ نہیں کرتا انتہی کہ کتابہ و غیرہ کی صفتیں بطرح یہاں لکھی ہیں اور یہی صفتیں
اکلی اسمانی کتابوں سے اور قرآن ہی ثابت ہوتی ہیں لیکن یہ خیال کہ ہر جگہ اور ہر جگہ ہر جگہ ہر جگہ
اسی اسمانی کتاب میں ملے نہیں بلکہ اشارہ ہی نہیں ملتا اور خود اس کے بیان کرنے پر
اور انصاف سے کہ جو یہ صفتیں ان لوگوں کی جو نہ گورہوں میں رہتے ہیں انہیں کہاں میں جو کہ
اولیا اور نبیوں میں ہی ہوتی ہیں ہی بلکہ ان میں ہم کی صفت ہے نہ کہ انہی کی ہے
گر کہتا تھا یہاں تک کہ جہاں ہند کو کسی تغیر نہ ہو اور نہ ہی اس میں کچھ خیال میں مسطور
اور یہ نصرانی اگرچہ تصاعدی شکر و اجاتا ہی لیکن کافرانہ چیز اور ایسا ہوا
تصاعدی تیز رفتاری میں اور اس میں یہی کہ تو جس سے گی برینا اور دو ہی چیز
ثابت کرنا یہ دلائل افسوس کہ اس میں اس کے ہر ذرہ اس سے کسی جاننا اور کسی سینی جاننا
اور اس کا کوئی شریک ہی نہیں اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مخلوقات کی سب صفاتوں سے منزہ ہی
اور عسی کہ جو ہم بتا کہ تھی ہیں جو اس معنی سے نہیں کہتی کہ وہ خدا کا مولود ہی خدا کی جو رو
اوسے جہاں نعوذ باللہ لیکن ہٹا ہی اور ہم اسکی کیفیت سے واقف نہیں کہ کس طرح کا ہٹا
جو کچھ کہا ہی وہ سب علم ایمان لائی ہیں اور اسکو ترک نہیں کرتی گو کہ ہماری عقلمندی اسکو
دریافت نہیں کر سکتیں اور یہ بھی ممکن نہیں کہ ہم بعض تجربہ کی قائل ہوں یعنی کہیں کہ
عیدنی کا جزوی کیونکہ جو شخص یہ بات کہی ہٹیک کافر ہی بلکہ ہم پر لازم ہی کہ کتاب اللہ
میں جو کچھ کہا ہی وہی سنیں اور تصدیق کریں انتہی کہتا ہوں ہمیں ہٹا ہی انکی کم نہیں غبار
خیال کیا چاہی ہلا جت ثابت ہوا کہ خدا مخلوقات کی صفاتوں سے پاک ہوتا ہی تو عسی
سطح خدا ٹہرنکی اور ان میں تو سب صفتیں مخلوق کی ظاہر ظہور یا اتفاق موجود نہیں اور ہٹا ہی
حقیقی ہوتا ہی یا مجازی اگر حقیقی کہیںکی تو تولید لازم آوگی اور تولید با اتفاق کفر ہی پر

اور نیکی غریبی بی یاد و نوا انسان سی بین کہتا ہو بخندیں و شہادتیں پرست کہ انہی سے
 یزدان نیکی پیدا کرتا ہی اور ابرہمن بی سوا سہین لازم آتا ہی کہ عالم کو نہایت ہون اور نیکی
 شرک ہی دوسرا جواب یہ ہی لازم آتا ہی کہ جفتالی کو کہ قدرت اور شہادتیں یا اللہ انکو
 بہت بلکہ عالم میں شہرت ہی خیر کم تیسرا جواب یہ ہے کہ فیال کمال میں ہی نیکی گمراہ ہوتی اور کلام کی
 توین ہی ایہوں جسنی وہی گمراہ کہ اور شعیبا کی ۵۵ میں ہی کہ میں کشتی بنا ہوں اور
 تارہلی پیکرنا ہوں میں سلامی بنا ہوں اور حشر لکھ کر ہوں اور رو مید کی میں تبصریح
 تمام ہی کہ بقا جب حق سے عالمہ ہونی بنور لڑکی پیدا ہوئی تھی اور نہ نیک ہی کہ انہی ہم کہ
 اوس سے کہا گیا کہ بڑا چوٹی کی طاعت کر گیا تو ظاہر ہوئی کہ خدا کا ارادہ ہوا اور
 ٹی موافق ہی ہون پر موقوف نہیں بلکہ لکھا ہی کہ نہ ہی لقمہ ہی صحبت کی اور عیص ہی
 عداوت کہی ہیں ہم کیا کہیں کئی نہیں بی انصافی ہی ایسائیں کہ وہ موسیٰ ہی کہتا ہی ٹی
 جس پر رحم کیا اور سپر رحم کر دیا اور سپر مہر کی اور سپر مہر کر دیا پس نہ مرید کی ارادہ پر نہ
 دوندہ کی وہ پر بلکہ خدای رحیم کی رحم پر موقوف ہی کتاب فرعون ہی کہتی ہی کہ میں اپنی لی لی جو
 پڑا یا کہ تیری وسیلہ ہی اپنی قدرت ظاہر کروں اور میرا نام تمام زمین میں مشہور ہو ہی پس وہ
 جس پر سنا ہی ہم کرتا ہی اور جس پر سنا ہی سحت کرتا ہی پس یہ محسبی کہہ گا کہ یہ وہ کیوں ملا
 کرتا ہی کون اوس کے ارادہ ہی بلکہ سکتا ہی ای دمی تو کون ہی جو خدا ہی تکرار کرتا ہی کیا
 مصنوع صانع کو کہہ سکتا ہی کہ تو ہی مجھی کیوں ایسا بنا یا اور کیا کہا کل مختیار نہیں کہ وہ
 ایک ہی ہوتی میں ہی ایچظرف نفیس اور دوسرا خسیس بنا ہی اور کیا ہوا اگر خدائی ان او
 ہی کہ اپنی غضب کو ظاہر اور قدرت کو ہوید اگر ہی غضب کے ظرف کو جو تباہ کر نیکی لائق تھی
 پر دست کی اپنی حشمت کی فراوانی کو اون ظرفوں پر جو اوسنی حشمت کی لی کی بنیاتی ظ

کی

رسی تھی انصاری نے ہستی میں سچی نبی الٰہی یہ نشانی ہی کہ اگلی پیغمبر کو نہ پہلا ویسی واروگی برخلاف
 نبی مگر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن میں خدا کی اگلی کلام سے بہت سا برخلاف کہا ہی
 چنانچہ توریت و انجیل میں ہی کہ لیکھتے روکی سوا اور سکی جیسی تھی و سہی کرنا ماروا ہی سو فرما
 میں ایسے برخلاف چار چار جو روان ایک ساتھ کہ غم پر مرد کو درست کہا اور موسیٰ کی پاکیزگی
 پر بہتر کاری توریت میں ان باتوں سے پائی جاتی ہی کہ جیسا عہدہ تعالیٰ فی ابتداء میں آدم کی نبی
 مقرر کیا تھا اوسے کے موافق موسیٰ فی نبی ایک ہی بناویکی اور عیسیٰ کی پر بہتر کاری مشہور ہی
 پر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بہت سجور وان نہیں کہتا ہوں سچ ہی محمد ہی شرح میں کہتی
 کہ چنانچہ اس طرح ہونے چنانچہ اونٹ کا گوشت اور سب کچھ کی ان شکار کرنا موسیٰ کی عہد
 میں حرام تھا ہمارے وقت میں حلال ہو گیا لیکن سچ الٰہی ہی تھا چلا آیا ہی کیونکہ باتفاق
 ہو دو انصاری و سلیمان کی آدم کی شریعت میں درست تھا کہ بہائی اپنی اوس زمین سے
 جو تو ام نہ نکاح کری بہرہم سے منع ہو گئی کہ بعد آدم کی یہ احرام ہی وارد و ہونو گئی تھی
 اکھا نکاح کرنا یعقوب کی شرح میں و اہتا موسیٰ کی عہد میں منع ہو گیا چنانچہ کتاب
 بیدائش کی ۲۵ اور اخبار کی ۸ میں مسطور ہی و باتفاق ہو دو انصاری کی اللہ تعالیٰ
 فی ابراہیم کو بیٹی کی فتح کرنا حکم دیا بعد از ان سچ کیا اگر انصاری کہیں عیسیٰ فرمایا تھا کہ
 میں توریت وغیرہ کو ضائع کرنی کہیں آیا بلکہ پورا کرنی آیا ہوں کہ ہون عیسیٰ فی توریت
 وغیرہ کی تکمیل کی مگر سب جگہ میں بعضی جگہ تکمیل ہی بعضی جگہ سچ ہی اور اگر سب جگہ
 تکمیل ہی تو شراب کو بہت سا پینا اگلوں فی منع کیا تھا اور نبیوں اور خاص لوگوں
 اور مصلحین شراب پینا منع تھا چنانچہ سفر اسحاب کی ۱۶ میں اور شعیب کی میں اور ۲۸ میں اور
 ۱۷ میں کتاب قضاة کی میں رد انیا کے ۵ میں مسطور ہی ہے چاہی تھا کہ عیسیٰ بالکل

اوس عقل کہونو لیکاپنا منع کردی اگر کہین ہتی کی ۱۴ اور روسیہ ۱۴ اور زونہ کی ۱۴
اور نسیدہ کی ۱۴ میں سی شراب کا حرام ہونا ثابت ہوتا ہی اور رخصت میں ہی کہ علی علیہ السلام
لیا پس لی بی بی وقت شراب لیگئی اور اوسے نہ رہی تو کہیں ہم رضاری گمراہ بلکہ کافرین
تہ باوجود منع کی چوٹی بڑی گئی ایلم الخمرین اور سوا اسکی توریث میں نسبت کی مانی
گی نہایت تاکید ہی چنانچہ خروج کی ۲۰ میں ہی اور حضرت عیسیٰ فی نسبت کا ماننا موقوف
گردیا یہاں تک کہ یہودیوں نے اسی سبب سے انکی بازی کارادہ کیا اور اتنا کہ کہتی ہیں
تہ ہماری توریث میں لکھا ہی بہت کومانتی ہو جب تک آسمان و زمین ہی ہو پس
عیسیٰ کی رسالت ہی باطل ہو تی ہی کیونکہ وہ ہون فی نسبت کا ماننا موقوف کیا پس
اسلی جو اب میں رضاری کو ضرور ہی کہ مستلما نوکی طرح یہودی کہیں تمہاری توریث
ہی اور زید ایش کی ہے این کہ ہذا فی اہر ایم سی فرمایا تو میری عہد کو قائم رکھ اور تیری
بعد تیری اولاد پشت بہ پشت سو وہ عہد یہ ہی کہ تم میں سی ہر ایک فرزند زینہ ختنہ
گراوی سیر اور تمہاری یہ عہد کی علامت ہوگی اور تمہاری فرعونین ہر ایک لڑکی کا خانہ
ہو یا ز خرید یا پر سی ختنہ کیا جائیگا اور میرا عہد تمہاری جسموں میں بدی ہوگا اور وہ فرزند
زینہ جو نامختون جوہ کی بدن کی کہلڑی گئی ہو وی اپنی قوم سی کہتے جانی کہ اوسنی میرا عہد
توڑا ہتی اور یہ سنت موسیٰ کی عہد میں بتا کہ یہ تمام جاری کی گئی اور کتاب یوشع
گی میں ہی اسکی تاکید اور لوفا کی ۲ میں ہی کہ عیسیٰ پیدا ہوئی آٹھ دن کی بعد مختون
ہوا اور چاروں انجیلوں سی ختنی کا امتناع ثابت نہیں ہوتا لیکن رضاری یہ سنت نہیں ادا
گرتی اور موسیٰ کی عہد میں اکثر کبیر گناہوں پر قتل تھا عیسیٰ کی عہد میں موقوف ہو گیا
اور قول اسکا ایک روکی سلو غلط ہی کیونکہ موسیٰ کی وقت میں جو روان لکھا ہے

ہر گز باروا تھا چنانچہ ہشتنا کی اسمی معلوم ہوتا ہی اور اگر ہم بان لین کہ موسیٰ کی عہد میں ذکر کرنا
 روانہ تھا جیسا ہضاری کہتی ہیں تو انہیں گئی زبانی نسخ کا جواز ثابت ہو جائیگا کیونکہ
 یا اتفاقاً ہر اسم کی تین جو روان تین سارہ ہاجرہ قطور اپس معلوم ہوا کہ موسیٰ نے
 اس حکم کو نسخ کیا اور ایک جو رو کا حکم رکھا سو موسیٰ حکم پر عیسیٰ ہی چلی آئی ہر جب
 ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبی ہونی یہ حکم موسیٰ منسوخ ہوا اور پہلا حکم اسے
 بدستور قائم ہوا اور پیدائش کی ۲۹ اور ۳۰ میں ہی کہ تیغوبٹ کی چار جو روان ایکسا
 تہین یا در حیل بلہا وزلفا اور سمویل کی سفر تانی میں ہی کہ داؤد ذی بہت عور لو
 اور ستر تیونہی از دراج کیا اور نہیں میں ہی ہن احنیفا م و اسیغال و مخا و عت
 و ضیطال و اجل سے لے کے انہیں ہی اور ایک جو رو کا حال ہی طرح ہی کیا
 اور سفار الملوک کی سفر اول میں ہی کہ سلیمان کی پاس سو بیان تہین اور تین سو
 ستر تین اور کتاب القضاۃ کی ۸ میں ہی کہ جدمون کی ستر بیٹی تھی سو اسیٹیکہ اونہوں
 نے بہت سی عورتوں سے نکاح کیا تھا اور آدم کا ایک جو رو پر قناعت کرنا اسے
 دلیل نہیں ہو سکتا کہ ایک کی سوامی و سری روانہ ہو کیونکہ اس وقت میں ضرورت
 تھی اور عورتیں کہہ سکتی تھیں جو آدم بیاہ لیتی ہی ضرورت کی عہت اونکی وقت میں جو
 کہ ایک جہول کا بیٹا دو سکر جہول کی بیٹی سی یا با جانی اور عیسیٰ کا بیاہ کرنا مسلمانوں
 نزدیک شذوذ و عدم اتفاق پر محمول ہی اور یہود مرد و دکتی ہیں وہ نامرد ہوں گے
 اور جب انہی کہا جاتا ہی کہ وہ کہوڑ کو چنگا کرتی تھی اور مردہ کو زندہ اپنے کس طرح
 نامردوتی کہتی ہیں تقدیر کی چاک کو عیسیٰ کی سوئی زفونہین کر سکتی اور حق سیر ہی کہ
 ہنادی نامردوتی نہیں ثابت ہوتی سب ہضاری کہتی ہیں کہ ہادی سوانام

تین مسلمان جن میں سے ایک یا دو یا سب کا فریضہ سو وسطیکہ نجات سیح کی سہولت
 برائے لانی پر وقت ہی ہو جو کوئی یہ عقاد کرتا ہی کہ شریف کی اتباع سے نجات حاصل ہوتی ہی
 ہا کا فری کیونکہ شرع نے نجات کو عیسیٰ کی نام پھنکر دیا ہی پس جسا و سکی نام کی ساتھ ایمان
 حاصل ہو نجات حاصل ہونی کہتا ہوں کہ صرف ایمان نجات کی وسطی کافی ہوتا تو مسیح نیک
 سمون پاوریشہ مار پڑی پر نقد نہ کرتی لیکن انہوں نے فیقید کی پس معلوم ہو کہ جس طرح او
 نیک عمل تزکیہ نفس کی سبب سے اجزا ہیں اس طرح مسیح کی ساتھ ایمان لانا ہی تزکیہ کا ایک سبب
 اور جز ہی مٹی کی ۹۹ میں ہی کہ ایک فی عیسیٰ ہی کہا ہی اسی استادمین کو نسا عمل کروں
 جو حیات ابدی پاؤں عیسیٰ ہی کہا تو بھی چپا کیوں کہتا ہی چپا تو سو او اس ایک ہی کوئی
 نہیں لیکن اگر حیات چاہتا ہی قتل نہ کرنا کر چوری نہ کر جو تمہیں گاہ ہی باب کی تنظیم کر
 اپنی جکی برابر دست کلمہ و سنی کہا میں جو انی ہی آج تک ان سبب تو نہ عمل کرتا ہوں سوا او
 چہ میری لائق ہوتا فرمایا اگر تو کمال چاہتا ہی تو اپنا سبب متاع لٹادی پھر اگر میری پرو
 گزشتی سو اس ثابت ہو کہ نجات ہی اتباع شرع کی نہیں مٹی کیونکہ عیسیٰ ہی اس کی حیات
 ابدی پانیکا سبب تا یا ہی سنی معلوم ہو کہ یہ قوم فرنگ را ہی نصرانی پن کا رنگ ہنگ نہیں
 رہتی کیونکہ مسیح کی احکام نہیں ہانتی اور اونکی سنتوں پر نہیں جلتی محض سو وسطی آپ کو عیسیٰ کا
 پیرو مشہور کرتی ہیں تا خلق کی طبیعت کہ اتباع شریعت کی خو کر ہوز ہی ہی ہونی نفرت نہ کریں
 عیا تو نہیں دیکھتا کہ یہ لوگ کلا گنوٹا جانورا و مردہ جانورا و سورا در خون اور ہون پر کی قربان
 مانی ہیں باوجود کہ نفس صیح حلت فریج و حرمت وغیر فریج پر واقع ہی اعمال میں نہ لپڑاں
 شمعوں بلع کی مکان میں تا نہ ناگاہ ایکٹان آسمان سے اوڑا کہ او میں بسطرح کی بھی ہی اور
 پرندی ہی اور آوازائی کہ ای بطرس فریج کر اور کہا اور موسیٰ گاہ شہر سے ~~کنا~~ آواز آتا

اور کتب تک تو ریت میں موجود ہی کہ تو ہمزکھا اور جا نور کا خون کہا کیونکہ یہ اس کی جان
 ہی پس ثابت ہوا کہ ہستی خون کی نکال دینا ہی اس کی فح کرنا ضروری اور اعمال میں ہی کہ تون بہ
 کی و با نیاں اور خون اور گلا گنوٹھا جا نور کھا اور زنا کر و اگر تم اسنی بچو گی تو نیک ہو گی لیکن
 یہ لوگ ہوا ہی نفس کی پیرو ہیں اعمال شرعی جو کچھ وہ اسکی مرضی کی موافق ہی کرتی ہیں
 جو نہیں موافق نہیں کرتی اور اکثر انکی پادری تو ریت و خیل کی ورفولسی استبخا کرتی ہیں
 اور کسی چیز کو ناپاک نہیں جانتی اور آیدست نہیں لیتی اور نبی سب لجنہائی کتابین جو مروج و
 مشہور ہیں کہ میں سب انکا نشان نہیں کہ نجات مسیح کی ساتھ ایمان لانی پر منحصر ہی
 اور اگر کچھ پتھر ہو تو لازم آوی کہ اگلی آئین سب یا اکثر کافر و کراہ ہوں کیونکہ وہ مسیح ہی پتھر
 ہیں اگر قطع نظر اس نقصان ہی تسلیم کیا جاوی کہ نجات مسیح کی ساتھ ایمان لانی پر موقوف
 ہی تو اس سے کافر ہونا مسلمانوں کا ثابت نہوگا کیونکہ ہم ہی مسیح کا ایمان کہتی ہیں اور انکی
 مرسل جانتی ہیں اور ایمان لانی میں یہ ضرور نہیں کہ جسکا ایمان لاوی وہی خدا جانی دیکھو
 مسلمان و نصاری سب اگلی پیغمبر کی اور فرشتوں کی ساتھ ایمان کہتی ہیں اور سیکو خدا میں
 کہتی ہاں یہود و یہود کہ مسیح کا ایمان نہیں کہتی البتہ کافر ہیں اور انجیل جو قائم ہی کہ عیسیٰ
 فی صلیب فرمایا اسی پانکی مغفرت کر کیونکہ نہیں جانتی ہیں کہ کیا کرتی ہیں ایمان معلوم ہوا
 کہ وہ باپ ہی کہ تم ہی نہیں تع و عا ناما گتی اور تامل کیا جا ہی کہ جب قابل عیسیٰ کی مغفور ہوئی تو ہم
 اوکو بزرگ جانتی ہیں کہ سطح معہور ہوئی انجیل فرس کی تمامی میں ہی کہ عیسیٰ فی فرمایا
 جو میری ساتھ ایمان لاوگی اوکی ساتھ یہ علامتیں ہونگی کہ میری نام ہی یو و نکو ہکا و نیکی
 سا پنوکو اوٹھا لینگی اور اگر کوئی کشندہ چیز میں گی انہیں ضرور نکر گی و حسن ہمارے ساتھ ہرگز
 چکا ہو جاوگا مسیح انجیل کی نسخہ ہوسی پتھر ہی ایماندار عیسائیوں میں موجود ہی جانی

کتاب درود کا دربرازان میں موجود ہی لیکن اب جس نے نصرانی سنی کی کرمت اور مسیح کی
 بنائی ہوئی کوئی علامت ظاہر نہیں ہے تی یہی امر ان کی شرع کی منسوخ ہونی پر زور رکھ کر
 ہونی پر دلالت کرتا ہی اس کتاب میں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عیسیٰ کی دشمنوں کی اسی ایک
 طرف تولا سادہما کہ ہی اس قدر بیان کیا گیا اور جسبی نایدہ شرح و تفصیل کی غلبہ ہے وہ صولۃ ایضاً
 طرف رجوع کری و سوقت انٹی گرا ہی سی بخوبی آکا ہی حاصل ہوگی اور اکل فیتہ میں اس
 سبب سے کسی نصاریٰ کا عمل تھا اور زور و شور اس میں منسوخ کا پھان تھا اکل عالمون نے
 انٹی فرکی طرف کم توجہ فرمایا لیکن اس میں انکی عالمون پر فرض و وجہ ہے کہ انکی دین کی اطاعت
 گوشک میں لارفتہ رفتہ ہی ک خلق کثیر کو گمراہ کر ڈالین گی اور یہ کمان بچا ہی روکھنی ہی کفار خا
 نہیں ہونی پھر کیا فائدہ کیونکہ جب میں صولۃ ایضاً لکھ چکا اور دس پانچ جگہ یہ امر مشہور ہو گیا اور کون
 ویٹ اور یوم پادریوں اور مجسبت کراہی آخر میں خد اکی ہونی اون پر فالت عاتب کی فریقوں میں سی
 جوئی تھی کہ شان فی ہین و شخص میری پاس اگر مسلمان ہوگی و الحمد للہ رب العالمین

نظم عاشقا مختصر کر اپنا کلام پہنچ احمد پر اب درود و سلام

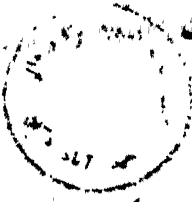
کہ تو در زبان اوسیکانام نانا ہو ایمان پرتیر انجام ہا

لرا و معجون بفضل خدای عزوجل فیتہ

ترتیب میں سبالہ خوبت گفت ہفت

کتاب بخوبت ال تاریخ

بود مرخو ۱۲۷۸



احمد رضا خان

اور ۱۱۲۷ بولین ہی مبارک بند ہی جو خدا سی ستان میں اور اوسکی فرمائشوں سی نہایت خوش
 ہی و سکا تخم زمین پر زور آور ہوگا پھر ہیر کار و کی نسل مبارک ہوگی سیکرین ال اور دو